ضمیمہ

محمدن ایجوکیشنل کانگریس

متعلق اجلاس چہارم منعقدہ بمقام علیگڈھ

اس ضمیمہ مین مندرجہ ذیل تحریرات نظم و نثر شامل ہین

لکچر جناب مولانا مولوی نذیر احمد صاحب * ترکیب بند اردو جناب مولوی
الطاف حسین صاحب حالی * ترکیب بند فارسی جناب مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی
قصیدۂ فارسی آغا کمال الدین سنجر * قصیدۂ فارسی مولوی محمد عبد اللہ صاحب فخری
لاہوری * نظم اردو منشی محمد مرتضی علیصاحب کاکوروی * مسدس اردو حافظ
سید فضل حق صاحب آزاد پٹنوی * قصیدۂ عربی مولوی محمد عبد المجید صاحب لاہوری
قطعات عربی و رباعیات و نظم اردو مولوی محمد احسان علیصاحب احسان شاہجہانپوری
مضمون نوشتۂ حاجی محمد اسمعیل خان صاحب رئیس دتاولی ضلع علیگڈہ

قیمت اس ضمیمہ کی متفرق خریدار کے لئے ۱۲/

یکمشت دس جلد کے خریدار کے لئے فی جلد ۱۰/

یکمشت پچاس جلد کے خریدار کے لئے فی جلد ۸/

محصول و خرچ ویلیو پی ایبل پارسل ہر حالت مین بذمہ خریدار رہیگا

مطبع مفید عام آگرہ مین طبع ہوا

لکچر

جناب مولانا و بالفضل اولینا جناب مولوی حافظ نذیر احمد صاحب

متعلق

اجلاس چہارم محمدن ایجوکیشنل کانگریس

منعقدہ

۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ دسمبر سنہ ۱۸۸۹ء

بمقام علیگڈھ

مطبع مفید عام آگرہ مین چھپا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُہرِ خاموشی تھی مدت سے مرے مُنہ پر لگی
ہر برس لکچر کے دینے کی یہ کیسی کر[۱] لگی

سید احمد خان کی خاطر ہے وگرنہ مین کہان
اور کہان یہ بھیڑ جو ہے اندر اور باہر لگی

پھر خدا جانے ملے کب موقع اظہار حال
بات اب کوئی نہ رکھیو اسے دل مضطر لگی[۲]

رحم کر یا رب کہ اب اُمت ترے محبوب[۳] کی
اسکی حالت دمبدم ہونے بہت ابتر لگی

نسل شاہانِ سلف عبرت کی جا ہے دیکھو تو
بھیک کے ٹکڑے نکل کر مانگنے در در لگی

کیا پنپ سکتے ہین بے امدادِ غیبی یہ غریب
مفلسی کی جنکو ایسی بھاری اک ٹکر لگی

بچ گیا ہے کوئی جسپر قہر کی بجلی گری؟
کوئی سنبھلا ہے کہ جسکو دہر کی ٹھوکر لگی

علم ہے بالخاصہ گرچہ علاجِ دردِ قوم
لیکن اوسمین بھی تموّل کی ہر اک پچر لگی

---

۱ کر کہتے ہین خراج کو مراد یہ کہ لکچر کا دینا کر کی طرح لازم ہو گیا ہے ۱۲ ۲ بات کو لگا رکھنا یعنی اُٹھا رکھنا

۳ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم ۱۲

کچھ نہو تو بھی کتابون کی تو قیمت چاہئے	اور سے پہلے فیس جو اکثر سے ہے اکثر[ف۱] لگی
پڑھ چکا مفلس کہ جون لی ہاتھ مین اسنے کتاب	قُل ھُوَ اللہ[ف۲] پڑھنے انتڑی پیٹ کی از بر لگی
علم سے دولت ہی اور دولت سے ہی سب علم و فضل	کشتی تقدیر کھانے دور کے چکر لگی

جو قوم سلطنت جیسی نعمت اور رحمت کو اپنی نالایقی کی وجہ سے کھو بیٹھی ہو۔ جو تمام اقوام معاصر[ف۳] کے مقابلے مین دولت اور عزت اور لیاقت اور اقتدار اور اعتبار سب باتون مین ہیٹی ہو۔ اور جسکے اکثر افراد کے دلون مین وللاکثر حکم الکل[ف۴]۔ منافست[ف۵] کی ذراسی گدگدی بھی نہو۔ مین نہین سمجھتا کہ ایسی قوم کا کوئی شخص کسی بات پر بھی فخر کرسکتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ ہم مسلمانون مین بالنسبۃ[ف۶] الی اقوام آخر۔ شخصی عزتین کم بہت کم ہین۔ مگر ہین۔ لیکن چونکہ قوم سے عزت سلب ہوگئی ہے۔ شخصی عزت والے اس شعر کا مصداق ہین ف

طاؤس را بہ نقش و نگارے کہ ہست خلق	تحسین کنند و او خجل از پاے زشت خویش

کوئی اسکو یقین کرے یا نکرے مین نے اپنے لئے روپیہ کمانے کی تو کوشش کی وہ بھی تعزز کی نظر سے نہین بلکہ فارغ البالی کی غرض سے۔ شخصی عزت کی طرف سے میرا دل کچھ ہمیشہ سے ایسا بجھا ہوا سا ہے کہ مین نے کبھی ایک لمحے کے لئے بھی اوسکا خیال نہین کیا۔ کیونکہ مین قومی عزت کے بدون شخصی عزت کو اصلی عزت نہین بلکہ عزت کا مُلَمّع سمجھتا ہون۔ شخصی عزت تو درکنار مجھکو تو روپیہ سے بھی وہ خوشی نصیب نہین جو ایک معزز قوم کے آدمی کو ہو سکتی ہے اور ہوتی ہے۔ مال سے کیا متمتع ہو سکتا ہے وہ بدبخت جسکے بعض

ف۱ زیادہ سے زیادہ ۱۲ ف۲ خالی پیٹ مین جو قراقر ہو اوسکو انتڑی کا قُل ھو اللہ پڑھنا کہتے ہین ۱۲
ف۳ ہم عصر۔ ہم عہد ۱۲ ف۴ جب اکثر لوگون کا ایک حال ہو تو کہا جاتا ہے کہ سب کا وہی حال ہے ۱۲
ف۵ سب سے آگے بڑھجانے کی خواہش ۱۲ ف۶ دوسری قومون کے مقابلے مین ۱۲

مصیبت مند رشتہ دار دلّی مین دستکاری سے اور بجنور مین کاشتکاری سے اپنا پیٹ پالتے ہین - ان سب کی دستگیری کرون اتنی توفیق نہین - انکی مصیبت کا مطلقاً احساس نہو ایسا دل نہین - مین تو خیر ایک متوسط الحالت آدمی ہون - جو لوگ بڑی لمبی چوڑی شخصی عزتین رکھتے ہین مین تو اونکے عیش کو بھی ایسی کدورتون سے صاف نہین پاتا - کچھہ اس طرح کا ٹیڑھا وقت آگیا ہے کہ اس زمانہ کے اسلام اور خوشدلی مین مانعۃ الجمع[۵۱] کی سی نسبت قایم ہوگئی ہے لعض وقلیلٌ ماھم[۵۲] جنکو خوش ہونے کا موقع ہے خدا کا فرمودہ انما المؤمنون اخوۃ[۵۳] انکو بھی چین سے نہین رہنے دیتا - لیکن دنیا کا کارخانہ اسیطرح چل رہا ہے کہ دنیا خوشی کی جگہہ نہین - خاص کر اس زمانے کے ہم مسلمانون کے لئے (الدنیا سجن المؤمن[۵۴]) لیکن اسی مین لوگ خوشی بھی منا لیا کرتے ہین مگر میری طبیعت اسطرح کی واقع ہوئی ہے کہ خوشی سے بہت ہی کم متاثر ہوتی ہے ؎

جہان مین ہون غم و شادی بہم - ہمین کیا کام		دیا ہے ہمکو خدا نے وہ دل کہ شاد نہین

تاہم جیسی ناقص - ناتمام - ادھوری - اڑ عائی - مصنوعی خوشی کسی مسلمان کو ہونی ممکن ہے مجھکو اسوقت حاصل ہے - کیونکہ مین اس عالیشان دلکش ہال مین ایسے معزز اور لایق اور باوقار آڈیئنس (حاضرین) سے خطاب کر رہا ہون - چار دانگ ہندوستان مین اس سے کہین زیادہ نمود اور تیاری کی اور بہت یادگارین مسلمانون کی ہین ؎

از نقش و نگارِ در و دیوارِ شکستہ		آثار پدید است صنادید عجم را

لیکن یہ عمارتین ہمکو یاد دلاتی ہین بُرے یا بھلے شخصی ولولے - شخصی تقاضے مسلمانونکی

---

۵۱ منطق کی اصطلاح ہے - مطلب یہ ہے کہ اسلام اور خوشدلی یکجا نہین ہو سکتی ۱۲ ۵۲ ایسے کم ہین ۱۲
۵۳ مسلمان آپسمین بھائی بھائی ہین ۱۲ ۵۴ دنیا مسلمان کے لئے قید خانہ ہے ۱۲

ایسی شاندار قومی عمارت سارے ہندوستان مین شاید یہی ایک عمارت ہے جسمین اسوقت ہم لوگ جمع ہین۔ مُلک کو فائدہ پہنچانے کے اور بھی طریقے ہین۔ مگر جس غرض سے یہ عمارت بنائی گئی ہے۔ قومی بہبود اور قومی ترقی کا اصل الاصول ہے۔ مین نے متعدد آدمیون کے مُنہ سے سُنا ہے کہ علیگڈہ محمڈن کالج جسکا اسقدر ڈھنڈورا پیٹا جارہا ہے۔ بیش برین نیست کہ ایک کالج ہے اور بس۔ بیشک علیگڈہ محمڈن کالج ایک کالج ہے اور بس۔ لیکن ہمارا اپنا مسلمانونکا جو فرق سلوک وستعار اور جو تفاوت خویش وبیگانہ مین ہوتا ہے وہی اس کالج اور دوسرے کالجون مین ہے ۵

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است	رفتن بہ پائمردی ہمسایہ در بہشت

جسکو اسلام کے ساتھ محبت ہے اس کالج کا نام ہی اوسکے گرویدہ کرنے کے لئے کافی ہے ومن شیمتی[١] حب الدیار لاهلها۔ وللناس فیما یعشقون مذاهب۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ محمڈن کالج کو انٹیٹی[٢] Quantity یا کوالیٹی[٣] Quality کسی اعتبار سے بھی مسلمانون کے درد کی کافی دوا نہیں۔ لیکن کیون کافی نہین؟ اسلئے کہ فنڈ[٤] نہین۔ فنڈ کیون نہین؟ نہ اسلئے کہ مسلمانونمین مقدور نہین۔ اس گئی گذری ہوئی حالتین بھی اگر کرنے پر آئین تو بہت کچھ بلکہ سب کچھ کرسکتے ہین۔ مگر دبی زبان سے کہنا کیا ضرور ہے۔ سیدھی اور صاف اور سچی بات یہ ہے کہ فنڈ کا توڑا اسوجہ سے ہے کہ مسلمان نہین۔ میرا یہ کہنا آپ سب صاحبون کو ناگوار معلوم ہوگا بلکہ جو مسلمان سنے گا اوسپر ضرور گران گزرے گا۔ اور مین نے بھی بڑی ہی مجبوری سے یہ الفاظ مُنہ سے نکالے ہین لیکن انشاء اللہ تعالیٰ پانچ منٹ نہین گزرنے پائینگے

ف١ میری عادت یون ہے کہ جن لوگون کو دوست رکھتا ہون اُنکی وجہ سے اونکے شہرون کو بھی دوست رکھنے لگتا ہون۔ عشق مین اپنا اپنا شیوہ ہی تو ہے ١٢ ف٢ مقدار ١٢ ف٣ صفت ١٢ ف٤ رقم ١٢

کہ مین آپ لوگون کے مُنہ سے نہین تو دل سے ضرور اس بات کو تسلیم کرا لونگا - اس کہنے سے
کہ مسلمان نہین خدانخواستہ میرا یہ مطلب نہین کہ کسی کی تکفیر کرون - میرے مذہب مین کسیکی
تکفیر خود کفر ہے - اور کلیہ مسلمان نہین ہین - مین اپنے تئین بھی مستثنے نہین کرتا - مجھکو معلوم
ہے کہ اس ہندوستان مین ہم پانچ کرور سے زیادہ ہی زیادہ مسلمان ہین اور ان پانچ کرور
مین ہزارون نہین تو سیکڑون رنگ ہین - شیعہ ہین - جنکی عزاداری سے ظاہر ہوتا ہے کہ
جہان نسل پیغمبر مین سے چھوٹون کیبکا پسینا گرے وہان سچّون بے دریغ اپنا خون بہانے کو
موجود ہین - سُنّی ہین - اُنمین مشائخ ہین - علماء ہین - و و الّین ہین[51] - ذوالّین ہین - مقلد
ہین غیر مقلد ہین - اور دی لاسٹ دو ناٹ دی لیسٹ[52] (The last though not the last)
بڑے غل غپاڑے - بڑے شور و شغب - بڑے دم دعوے اور بڑے جوش و خروش کے
نئی قسم کے مسلمان نیچری ہین سید احمد خان کی اُمّت - لیکن جو جس شان مین ہے
فی زعمہ[53] اسلام پر فدا ہے - کُلُّ حِزْبٍ[54] بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ - مگر محال عقل ہے کہ اتنے آدمی
حقیقت مین سچے مسلمان ہون بلکہ انکے آدھے تہائی چوتھائی کا کیا مذکور ہے - انمین سے
ایک چھوٹی سی کسر اعشاری کی برابر بھی سچے مسلمان ہون جیسا کہ مُنہ سے کہتے ہین اور اسلام
یون ٹھوکرین کھاتا پھرے - یہ ایک مسلمان کی کوششون کا نتیجہ ہے کہ آج دوسرے ملکون کا
ذکر نہین اس کفرستان ہند مین پانچ کرور آدمی اُنکا کلمہ بھرتے ہین اور تا قیام قیامت
بھرتے رہینگے ولو کرہ[55] الکافرون - مگر وہ مسلمانون مین فرد اکمل تھے نہ اُن جیسا ہوا اور
نہوگا - ماکان[56] محمّد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبیین - اُنھون نے

---

[51] ضالّین کے پڑھنے کے دو طریقون کی طرف اشارہ ہے ۱۲
[52] سب کے بعد گو وقعت مین کسی سے کم نہین ۱۲
[53] اپنی پندار مین ۱۲
[54] ہر شخص اپنے خیال مین مست ہے ۱۲
[55] اگرچہ کافرون کو بُرا لگے ۱۲
[56] محمد تم مردون مین سے کسی کے باپ نہین وہ تو خدا کے رسول ہین جنپر رسالت کا خاتمہ ہوگیا ۱۲

اپنی سچائی کے بل بوتے پر معدودے چند کو اپنا ہم خیال بنایا - پس اگر مسلمان پوچھتے ہو
تو وہ تھے خیر القرون قرنی[1] - جو نہ ہماری طرح صرف زبان سے اسلام پر فدا تھے - بلکہ
اونھون نے اسلام کے لئے گھر چھوڑے اہل و عیال چھوڑے - مال و اسباب چھوڑے
عیش و آرام چھوڑے - دنیا کے کام کاج چھوڑے - مین قرآن کی ایک آیت پڑھتا ہون جس سے
معلوم ہوگا کہ مسلمان کی کیا پرکھ ہے - قل ان کان اباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم
وعشیرتکم - واموال اقترفتموها وتجارة تخشون کسادها - ومساکن ترضونها - احب
الیکم من اللہ ورسوله وجهاد فی سبیله فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لا یهدی القوم
الفاسقین - اللہ اللہ کیا بیان ہے - کیا جامعیت ہے - کیا احاطہ ہے کہ ان چند لفظون مین
دنیا و مافیہا سب کو سمیٹ لیا ہے - پیغمبر تو فرماتے ہین کہ اگر تم کو خدا اور اوسکے رسول اور خدا
کی راہ مین جان لڑا دینے سے باپ اور بیٹے اور بھائی اور بیبیان اور کنبے قبیلے کے لوگ
اور مال جو تمنے کمائے ہین اور سوداگری جسکے مندا پڑ جانے کا ڈر ہے اور گھر جنکو تم پسند کرتے ہو
غرض یہ چیزین تمکو خدا اور رسول سے زیادہ پیاری ہین تو اچھا ٹھیرے رہو اور خدا کے حکم کا
انتظار کرو - یارو - منہ سے کہنے کی سند نہین - معاملہ خدا کے ساتھ ہے یعلم[2] خائنة الاعین
وما تخفی الصدور - کوئی ایک تو بول اوٹھو - کہ اس جانچ مین پورا اوتر سکتا ہے - اگر یہ
اسلام ہے (اور اگر کا کیا محل ہے حقیقت مین اسلام اسی کا نام ہے) تو مین اپنی نسبت پکارکے
کہتا ہون کہ مجھکو اسلام کے ساتھ ادنی ملابست بھی نہین - اور ہونے کی امید بھی نہین مین
کسی دوسرے کے دل کا حال نہین جانتا اور نہ کوئی کسی کے دل کا حال جانتا ہے - مگر جہانتک

---

[1] اہل زمانہ مین سب سے بہتر میرے ہمعصر - ۱۲
[2] آنکھون کی چوری اور دلون کے راز اوسکو سب معلوم ہین ۱۲

ظاہری اعمال و افعال کی بنا پر تحری اور فراست کیجا سکتی ہے مین تو ایسا ہی سمجھتا ہون کہ کبریت احمر ملے تو ملے ۔ عنقا کا پتا لگے تو لگے ۔ کیمیا کا نسخہ دستیاب ہو تو ہو مگر قرن اول بلکہ ثانی بلکہ ثالث بلکہ رابع کے سے مسلمان خدا پیدا ہی نہین کرتا ۔ ہون تو کہانسے ہون ۔ جیسے قرون اولی کے سچے پکے مسلمان تھے ۔ جیسے پاک اونکے دل تھے ۔ ویسا ہی اونکے وقت کا اسلام تھا ۔ جملہ ادیان پر غالب معزز ۔ موقر ۔ محترم ۔ غنی ۔ جیسے ہم وہ دلے متنزل العقیدہ نام کے مسلمان ہین ۔ جیسے ناپاک ہمارے دل ہین ویسا ہی ہمارے زمانہ کا اسلام ہے مغلوب ۔ ذلیل ۔ خوار ۔ محتاج ۹

جسکو اسوقت مین اسلام کا دعوی ہے کمال جسطرح سے کہنا دینے کو بے دینون کے	دیکھتا ہون نہین اب اسے ذوق یہ اونکا احوال نقل کرتا ہو مسلمان کی کا فرنقال

اسلام ایک مفہوم کلی ہے ۔ کوئی چیز منفرد مستقل بالذات موجود فی الخارج نہین ۔ وہ ہم مین ہے اور ہمارے ساتھ قایم ہے ۔ ہماری ہی عزت اوسکی عزت ہے ۔ اور ہماری ہی ذلت اسکی ذلت ۔ اور اسمین بھی شک نہین کہ عزت اور ذلت سے دنیاوی عزت اور ذلت مراد ہے ۔ وہ دنیاوی ہی عزت تھی جسپر قرون اولی کے مسلمان مرتے تھے ۔ جسکے لئے تمام زحمتین اوٹھاتے تھے ۔ یہود پر خدا کا قہر نازل ہوا ۔ تو وہ دنیاوی ہی عزت تھی جو اونسے ہمیشہ کے لیئے سلب کرلیگئی ۔ ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ وباؤ بغضب من اللہ ۵۱ ۔ اب پرانے فیشن کے مولوی ہمکو سمجھاتے ہین کہ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ۵۲ سے اخروی عزت مراد ہے ۔ اسطرح کی تعلیم نے دوڑتے ہوئے مسلمانون کو کھڑا کردیا ۔ کھڑے ہوؤن کو بٹھا دیا ۔ بیٹھے ہوؤنکو لٹا دیا ۔ لیٹے ہوؤن کو سلا دیا ۔ سوا ان مولویون کے اور سوا چند سادہ لوح مسلمانون کے جو ان کٹھ ملاؤن کے دام تزویر مین ایسی بری طرح پھنستے ہین جیسے دلدل مین گدھا ۔

۵۱ لادوی گئی انپر ذلت اور مفلسی اور نازل ہوا انپر خدا کا غضب ۱۲
۵۲ عزت خدا کی اوسکے رسول کی اور مسلمانون کی ۱۲

کہ اس گروہ کے نزدیک اسلام نہ کبھی ضعیف ہوا ہے نہ ہوگا - باقی ساری دنیا - اپنے اور پرائے دوست اور دشمن - سب جانتے اور مانتے ہین کہ ضعف اسلام حد غایت کو پہنچ گیا ہے - ابتدائی شیوع مین بھی اسلام ضعیف تھا - مگر اوسوقت ضعف قلت تھا اور اب ضعف علت ہے - اُسوقت مسلمان کم تھے - اور جو تھے یا پہلے سے بمقدور تھے - یا اسلام کی وجہ سے اُنکو بڑے مالی نقصان پہونچے تھے - غرض نہ تو اعوان و انصار تھے - اور نہ کچھ ایسے مالدار تھے - نتیجہ اس خستہ حالی کا یہ تھا کہ جو ضعفا تھے اونکی مصیبت کی کچھ انتہا نہ تھی - حضرت بلال کے حال مین لکھا ہے کہ یہ امیۃ بن خلف کے غلام تھے - وہ ظالم صرف اسلام کی وجہ سے انکو گرمی کے دنون مین (اور گرمی بھی مکّہ کی گرمی) جلتے ہوئے کنکرون پر لٹا کر اوپر سے بھاری پتھر رکھدیتا اور سارے سارے دن اسیطرح انکو دھوپ مین لٹائے رکھتا - مگر اللہ رے صبر اور اللہ رے استقلال کہ شام کو رہائی پاتے تو اپنا وہی احد[۱] احد کا راگ گاتے - بعض ان نومسلمون مین ایسے بھی تھے جنکو اونکی مقدرت وجاہت - رعایت یا حمایت کی وجہ سے کفار زیادہ ایذا نہین دیسکتے تھے - بس ان ہی کو کسیقدر مطمئن سمجھ لو - جب پیغمبر صاحب نے دیکھا کہ مسلمانون کو امن نہین - مجھکو مقاومت کفار کی قدرت نہین - تو آپ نے ہجرت اولی کی اجازت دی - اور جس جس سے نکلتے بن پڑا نجاشی کی عملداری مین چلا گیا - قرن اول کے مسلمانون کے ساتھ ہمکو اور کسیطرح کی مماثلت نہین تو یہی ایک بات سہی - کہ اونھون نے بھی ایک نصرانی بادشاہ کے پاس پناہ لی تھی اور ہم بھی امپرس وکٹوریا کے مستامن ہین ؎

گرچہ خوردیم نسبتی است بزرگ	ذرۂ آفتاب تابانیم

ترک وطن کچھ آسان کام نہین - ہجرت اولی پر بھی بہتیرے مسلمان تھے جو نہ نکل سکے - اور کفار مکّہ

۱ یعنی خدا ایک ہے کوئی اوسکا شریک نہین ۱۲

کے ہاتھ سے بدستور ایذائین اوٹھاتے رہے یہانتک کہ پیغمبر صاحبؐ کے قتل کے مشورے ہونے لگے
واذ یمکربک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک او یخرجوک ویمکرون ویمکراللہ واللہ[1]
خیرالماکرین۔ آخرکار مجبور ہوکر پیغمبر صاحبؐ کو بھی مکّہ چھوڑنا پڑا۔ توکسطرح کہ رات کے وقت چھپکر
بے سروسامان حضرت ابوبکرؓ کو ساتھہ لے رستہ کتراتے ہوئے مدینے جا پہونچے۔ جب
مکّے سے پیغمبر صاحبؐ کے پائون اکھڑے تو اونھون نے بہت چاہا کہ مکّے کے آس پاس ہی
لگا رہون۔ کیونکہ مکّہ بڑی مشہور زیارتگاہ ہے۔ اسکے قرب مین اسلام کی منادی کا خوب موقع
ملتا ہے اور اسی غرض سے پہلے طائف گئے۔ وہانکے لوگون نے بے حرمتی کی اور مارکر نکالدیا
مدینے کے لوگ دینی اور دنیادی ضرورتون سے مکّے آتے جاتے رہتے ہی تھے اور پیغمبر صاحبؐ کے
مواعظ سُنکر پہلے سے ایمان لاچکے تھے اونھون نے پیغمبر صاحبؐ کو ہاتھون ہاتھہ لیا۔
مہاجرین حبشہ پیغمبر صاحب سے آملے۔ اب پیغمبر صاحب کو کفار کی ایذادہی سے پوری پوری
تو نہین مگر پھر بھی بہت کچھہ نجات ملی۔ پوری پوری نجات کیونکر ہوسکتی تھی۔ ادہر تو ضعفاء مسلمین
جنمین عورتین اور بچے بھی تھے مکّے مین گرفتار عذاب تھے۔ ادہر ہرچند انصار یعنی اہل مدینہ نے
مہاجرین کی خاطرداری اور مدارات مین کسیطرح کی کمی نہین کی۔ مگر اس خدائی لشکر کو خدا کے سوا
کون سنبھال سکتا تھا۔ انصار کی حالت مہاجرین سے بہتر تھی مگر اسیقدر کہ مہاجرین کے پاس رہنے کو
جھونپڑا تک نہ تھا اور انصار غریبا مئو گھر کے مکان رکھتے تھے۔ مہاجرین بے معاش محض تھے۔
انصار بعض کھیتی کرتے تھے بعض کو باغون کی آمدنی تھی۔ مہاجرین گھر سے بے گھر اہل وعیال سے
بچھڑے ہوئے پردیس مین آکر پڑے تھے۔ انصار وطن اور کس وکو مین تھے۔ ہم اپنے ہندوستان
مین دیکھتے ہین کہ جوگیون اور سناسیون کے گروہ کے گروہ دیہات مین دورہ کرتے پھرتے ہین۔

---

[1] اور یاد کر وہ وقت کہ کافر تیرے لیئے تدبیرین کر رہے تھے کہ تجھکو پکڑ رکھین یا مار ڈالین یا نکالدین۔ وہ بھی تدبیرین لگے تھے اور اللہ بھی تدبیر مین لگا تھا۔ اور اللہ سب سے بہتر تدبیر کا کرنیوالا ہے۔ ۱۲

جس گانؤن مین دو دن کے لئے بھی ٹھیر جاتے ہین اُنکی بزرگ داشت مین گانؤن والون کا بُھرکس نکلجاتا ہے - کیا حال ہوا ہوگا انصار کا جنکے سرپر سیکڑون مہاجر ڈھئی دئے پڑے رہے - دودن چار دن نہین - مہینون برسون - غرض کچھہ عجب طرح کا ابتلا و آزمایش کا وقت تھا کہ جو مسلمان جہان تھا مصیبت مین تھا - کچھہ تو مکّے مین گھرے ہوئے تھے جنکی تکلیف کی حد و غایت نہ تھی کچھہ مدینے مین تھے - جو مہاجر تھے اونمین اکثر کا یہ حال تھا کہ پیٹ کو روٹی نہین - تن کو کپڑا نہین رہنے کو گھر نہین - جی کے بہلانے کو زن و فرزند نہین - غمگساری کو یگانہ و قرابت مند نہین - عن[۵۱] ابی هريرة قال لقد رايت سبعين من اصحاب الصفة ما منهم رجل الا وعليه اما رداء واما كساء قد ربطوا فى اعناقهم فمنها ما تبلغ نصف الساقين ومنها ما تبلغ الكعبين فيجمعه بيده كراهة ان ترى عورته - رہے انصار اونکی یہ کیفیت تھی کہ سمائی ہے دو کی اور مہاجرین ملاکر آبھرے دس - اونسے نہین ہوسکتا تھا کہ مسلمان کہلائین اور دینی بھائیون یعنی مہاجرون سے آنکھین چُرائین - پس کھاتے تو سب ملکر کھاتے ورنہ آپ بھی بھوکے رہجاتے - لیکن اسلام اِن ہی مصیبتون اِن ہی تکلیفون - اِن ہی مزاحمتون - اِن ہی مخالفتون مین جڑ پکڑ چکا تھا -

مین چاہتا ہون کہ جس تدریج کے ساتھہ اسلام نے ترقی کی ہے اوسکی کوئی مثال بیان کرون خلق انسان سے بہتر کوئی مثال سمجھہ مین نہ آئی - جس تدریج کے ساتھہ انسان بنا ہے -

سورۂ مومنون مین مذکور ہے - و[۵۲]لقد خلقنا الانسان من سلالة من طين ثم جعلناه نطفة فى قرار مكين ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا العلقة مضغة فخلقنا المضغة عظاما فكسونا العظام لحما ثم انشاناه خلقا اخر فتبارك الله احسن الخالقين - اس آیت مین خلق انسان

---

[۵۱] ابوہریرہ سے روایت ہے کہ مین نے اصحاب صفہ مین سے ستّر آدمیونکو اس حال مین دیکھا کہ یا ایک چادر اوڑھے ہین یا ایک کملی اور اوسکو گردن مین باندہ رکھا ہے سو بعض کی تو آدہی پنڈلیون تک اور بعض کے ٹخنون تک اور ستر عورت کئے تھے اوسکو دونون ہاتھون سے روکے ہوئے تھے۔

[۵۲] ہمنے آدمی کو پیدا کیا مٹی کے لب لباب سے پھر اسکو نطفہ بنا کر محفوظ جگہہ مین رکھا پھر نطفے سے پھٹکی پیدا کی پھر پھٹکی سے لوتھڑا پھر لوتھڑے کو ہڈیان بنائین پھر ہڈیونکو گوشت سے مڑھا پھر اوسکو دوسرا مخلوق بنا کھڑا کیا - پس اللہ بڑا برکت والا ہے سب سے بہتر پیدا کرنے والا -

کے سات درجے بتائے ہین - اگر اسلام کو جنین سے تشبیہہ دیجائے تو مین ایسا سمجھتا ہون کہ شروع سے بدر کی لڑائی تک وہ پہلے پانچ درجے طے کر چکا تھا - غرض اسکی فارمیشن یعنی بناوت کا اکثر اور ضروری حصہ ضعف اور مغلوبیت کے زمانے مین واقع ہوا - حبشے اور مدینے کی ایک چھوڑ دوہری دوہری ہجرتین جسکا دوسرا نام جلاوطنی ہے - طائف کا واقعہ مسلمانون کا عموماً اور ضعفاء مسلمین کا خصوصاً کفار مکہ کے ہاتھون سے انواع و اقسام کی اذیتین اوٹھانا - مہاجرین مین سے اوس گروہ کا جو اصحاب صفہ کہلاتے تھے نہایت درجے کے فقر و فاقے کے ساتھہ زندگی بسر کرنا انصار کی زیرباری - یہ سب واقعات تاریخی ہین - اسپر کہا جاتا ہے کہ اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا سبحانک ھذا بھتان عظیم[1] - اب ہم اوسوقت کے اسلام کو اسوقت کے اسلام سے یعنی اوسوقت کے مسلمانونکی حالت کو اسوقت کے مسلمانونکی حالت سے مقابلہ کرتے ہین - ممکن نہین کہ ہم اون جیسے مسلمان ہوسکین - اونہون نے پیغمبر صاحبؐ کو آنکھون سے دیکھا - ہمنے کانون سے سنا ہ

ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ	شنیدہ کے بود مانند دیدہ

یون آنکھہ اور کان مین چند انگل کا فاصلہ ہے مگر دیکھے اور سنے ہوئے مین گزون کا تو ضرور اور کبھی کوسون کا بھی - عبداللہ بن سلام فرماتے ہین کہ جس روز پیغمبر صاحبؐ اوّل بار مدینے مین تشریف لائے تو سارے مدینے مین غل تھا اور لوگ حضرتؐ کے دیکھنے کو جوق جوق اُمڈے ہوئے چلے جاتے تھے - مین اُسوقت تک مسلمان نہین ہوا تھا (عبداللہ بن سلام کہتے ہین - مین نہین کہتا کبھی مجھکو سمجھہ جاؤ) مین نے کہا کہ چلون دیکھون تو سہی کیسے پیغمبر ہین - جاکر دیکھا تو بے اختیار میرے دلمین آیا واللہ ماھذا بوجہ کذاب[2] ہ

دردل ہر امتے کز حق مزہ است	او و آواز پیمبر معجزہ است

[1] سبحان اللہ اس سے بڑھکر بھی اور کوئی بہتان ہوگا ۱۲ [2] خدا کی قسم اس شخص کے چہرے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جھوٹ کہنے والا نہین ۱۲

یہ اور ایسی اور چند در چند خصوصیتین ہین جو ہمکو نصیب نہین ہو سکتین - بس یہی ایک بات ہے اختیار سے
خارج جسمین ہم قرون اولی کے مسلمانون سے ہیٹے ہین لیکن جیسے ہم قرون اولی مین ہونے کی نعمت
سے محروم رہے ویسے ہی آفت ابتلا سے بچے - کیا اوسوقت کا اسلام آج کل کیطرح بچون کا کھیل تھا
کہ کلمہ پڑھ لیا - اولٹی سیدہی چار ٹکرین مارلین - لگے فردوس برین کے خواب دیکھنے - ام حسبتم[۵۱]
ان تدخلوا الجنۃ ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستھم البأساء والضراء
و زلزلوا حتی یقول الرسول والذین اٰمنوا معہ متی نصر اللہ - اسیے بھی توی تر اس مضمون
کی ایک آیت اور ہے - احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون[۵۲] ولقد فتنا الذین
من قبلھم فلیعلمن اللہ الذین صدقوا ولیعلمن الکاذبین - ٹرے شکر کا مقام ہے کہ ہم
ایسے امتحانون مین نہین پکڑے گئے ورنہ خدا کی قسم کٹے کافر ہو گئے ہوتے - اس مقام پر مجھکو
ایک بات یاد آئی کہ مین ایک شہر مین ڈپٹی کلکٹر تھا اور وہان شیعہ کسیقدر زیادہ تھے - آیا محرم
تو شیعہ عزاداری کی ٹری ٹری تیاریان کرنے لگے - مین بھی مجالس مین بلایا جاتا تھا - اور
یہ سمجھکر بے عذر شریک ہوتا تھا کہ گھر پر میرا وقت کونسے نیک کامون مین صرف ہوتا ہے - یہی کہ
ان مجلسون مین رلانے کے لئے اکثر جھوٹی اور ضعیف روایتین بیان کیجاتی ہین - مگر آخر ایک
مذہبی رنگ تو ہے - ایک دن ایک مجلس مین خوب ہی رقت ہوئی میرے پہلو مین ایک صاحب
بیٹھے تھے وہ سب سے زیادہ روتے تھے اور بار بار کہتے تھے - یا لیتنی کنت معھم[۵۳] - یا لیتنی کنت معھم

---

۵۱ کیا تمکو یہ خیال ہے کہ جنت مین جا داخل ہوگے اور تمکو اگلے لوگونکا سا معاملہ پیش نہین آیا کہ انکو تکلیفین اور مصیبتین پہنچین
اور لڑکھڑا اُٹھے یہانتک کہ رسول اور جو اوسکے ساتھ ایمان لائے تھے بول پڑے کہ دیکھین خدا کب مدد بھیجے ۔۔
۵۲ کیا لوگون کو یہ خیال ہے کہ مفت سے اٰمنّا کہنا کافی ہے اور اونکو آزمایا نہ جائے گا - اگلون کی تو آزمایش
ہو ہی چکی ہے پر لی تو ضرور ہے کہ خدا سچون کو جانکر رہے اور جھوٹون کو بھی جانکر رہے ۔۔
۵۳ اے کاش مین اُنکے ساتھ ہوتا ۔۔

مجھکو یہ انکا یالیتنی کنت معھم کا رٹنا بہت ہی بُرا معلوم ہوتا تھا - کیونکہ اوس سے استماع مین خلل واقع ہوتا تھا - اور چونکہ وہ ضمیر ھُم کا مرجع معین نہین کرتے تھے - مین اپنے دلمین کہتا تھا کہ یہ کیا بیہودہ آرزو ہے - کون جان سکتا ہے کہ تم اوسوقت ہوتے تو کیا کرتے آخر فریق مقابل بھی تو اپنے تئین مسلمان ہی کہتا تھا ہ

اترجوا امۃ قتلت حسینا[۱]		شفاعۃ جدہ یوم الحساب	
فلا[۲] واللہ لیس لھم شفیع		وھم یوم القیمۃ فی العذاب	

جب دوسرے ذاکر صاحب (یعنی لکچرار کیونکہ نئی روشنی والے تعلیم یافتہ ذاکر کو کیا جانین) ممبر پر تشریف فرما ہوئے تو رات گئی تھی زیادہ مین اُٹھہ آیا - میرا آنا تھا کہ وہان مار کٹائی ہوگی پولیس نے بہت سے لوگون کا چالان کیا اونمین وہ یالیتنی کنت معھم بھی تھے - اونھون نے لکھوایا کہ مین اس مجلس مین گیا ہی نہین - مین نے سُنکر کہا کہ اسی برتے پر آپکو معرکہ کربلا مین ہونیکی آرزو تھی - الغرض خدا کا کوئی فعل حکمت اور مصلحت سے خالی نہین - جیسے ہمارے دل بودے ہماری ہمتین پست - ہمارے ارادے متزلزل - ہمارے ایمان ضعیف ہین - ویسے ہی زمانہ مین ہمکو پیدا بھی کیا گیا ہے کہ پردہ ڈھکا چلا جاتا ہے - جیسے اُسوقت کے مسلمانون کے اجر بڑے تھے ویسی ہی اُنکی ذمّہ داریان بھی سخت تھین ع جنکے رتبے ہین سوا اُنکو سوا مشکل ہے + مین نے جو قرون اولی کے مسلمانون کا تذکرہ کیا تو اس غرض سے کہ باوجودیکہ اونکی ذمّہ داریان بہت سخت تھین مگر وہ لوگ کچھہ ایسے مضبوط ارادون کے تھے کہ کڑے سے کڑے (مولوی فریدالدّین صاحب پریزیڈنٹ ساکن کڑہ مانک پور کی طرف مخاطب ہوکر) آپکا وطن کڑہ مراد نہین اور نہ میرحسن کی مثنوی کا کڑہ ع کڑے سے کڑے کو بجاتی چلی + بلکہ میری مراد سخت سے سخت

[۱] جن لوگون نے حسینؑ کو قتل کیا کیا اسکے امیدوار ہین کہ اُنکے نانا قیامت کے دن اونکی شفاعت کرینگے ۱۲ [۲] بخدا وہ اونکی شفاعت کرنے والے نہین اور اونکو قیامت کے دن عذاب ہوگا پر ہوگا ۱۲

امتحان مین بھی کامل العیار نکلتے تھے - اُنکے مقابلے مین بہت سی باتون مین ہماری ہی جیت ہے
ہم اونسے شمار مین بے انتہا زیادہ ہین - امن و عافیت سے اپنے گھرون مین بیٹھے ہین - کامل
آزادی کے ساتھ اپنے فرایض مذہبی کو ادا کر سکتے ہین - مہاجرین کا کوئی لشکر ہمارے سر پر
نہین پڑا کہ ہمکو لوٹے کھاتا ہے - کسی جیش کی تجہیز ہمارے ذمہ نہین پشتین گزر گئین کسی کی
نکسیر تک نہین پھوٹی - ہم اگر مفلس و محتاج ہین تو یہ ایک امر اضافی ہے - دوسری تو مین ہمسے
بہت زیادہ مالدار ہین - زندگی کے مصارف بڑہ گئے ہین - مگر پھر بھی قرون اولی کے مسلمانون سے
ہمارا غنا کہین بڑھ چڑھ کر ہے - نصاب زکوٰۃ سے ہم اونکے تمول کا اندازہ بخوبی کر سکتے ہین -
اونہین چالیس[۵] روپیہ کسی کے پلے ہوئے تو غنی سمجھا جاتا تھا - اب چار چار پانچ پانچ چالیس والے
کو بھی کوئی نہین پوچھتا - خلاصہ یہ کہ نہ معذوری ہے نہ مجبوری ہے - نہ بیمقدوری ہے وہی ایک چیز
کا پیٹنا ہے کہ درد اسلام نہین - اونسے کچھ بحث نہین جو نہین سمجھتے یا نہین کر سکتے - معارضہ تو اُنسے
ہے جو سمجھتے ہین اور کر بھی سکتے ہین اور پھر کچھ نہین کرتے یا کرنا چاہیئے مَنّ اور کرتے ہین چھٹانک
وہ بھی بہ ہزار مشکل - کانما یساقون الی الموت وھم ینظرون[۵] - قرون اولی کے مسلمان جو اعلاے
کلمۃ اللہ کے پیچھے اپنی جانین کھپاتے تھے - آخر وہ کلمۃ اللہ تھی کیا چیز - کیا اہرام مصر کی طرح
کا کوئی مینار تھا جسکے بلند کرنے کی فکر مین تھے - جیسے ان دنون فرانس اور امریکہ کے لوگ -
یا کوئی جھنڈا تھا - اعلاے کلمۃ اللہ - سواے اسکے کچھ نہ تھا کہ مسلمانون کا بول بالا ہو -
حکومت ہو تو انکی ہو - **دولت** ہو تو انکی ہو - **عزت** ہو تو انکی ہو - **شان** ہو تو انکی ہو -
مین پوچھتا ہون کہ کیا مسلمانون کو اب حکومت اور دولت اور عزت اور شان درکار نہین -
کیا واقع مین جیسا دہلی اور لڈفیشن کے مولوی سکھاتے سمجھاتے ہین - ان چیزون کے لیئے کوشش

[۵] گویا موت کی طرف ڈھکیلے جاتے ہین اور دیکھ رہے ہین ۱۲

کرنے سے ایمان جاتا رہتا ہے - دنیا ان ہی چیزون سے عبارت ہے اور جبتک دنیا مین رہنا ہے ہم کیا کوئی بھی ان چیزون سے بے نیاز نہین ہوسکتا -

اس سے بڑھکر بھی کوئی تعجب کی اور بات ہوگی کہ ان چیزون کے لئے کوشش کرنا قرون اولیٰ مین اعلیٰ درجے کا ایمان سمجھا جاوے اور ہمارے زمانے مین - کفر یا گناہ - نہین معلوم مولویون کی تعلیم کا اثر ہے یا خود نفوس مین دناءت آگئی ہے کہ اسوقت کے مسلمان - سبیل اللہ - کلمۃ اللہ - اور اسلام عمومی سے کچھ غرض ہی نہین رکھتے - اور ایسے فارغ اور بیفکر ہوکر بیٹھے ہین کہ گویا اس باب مین اونکو کچھ کرنا ہی نہین - جسکو دیکھو اپنی ہنڈیا کی خیر منا رہا ہے - اور دوسرے مسلمانون کیطرف سے اوسکے کان پر جون نہین چلتی - یہ بات ہر ایک کی سمجھ مین آنے کی نہین ہے بلکہ مین تو کہتا ہون کہ ہم مین سے کوئی بھی نہین سمجھتا - الا ما شاء اللہ[1] - کہ قومی ترقی ایسی برکت ہے جس سے اوس قوم کا کوئی فرد محروم نہین رہ سکتا - قوم بھی ایک مجموعۂ اشخاص کا نام ہے - یہ تو نہ کبھی ہوا ہے اور نہ ہوسکتا ہے - کہ کسی قوم کے تمام اشخاص کی حالت کسی ایک بات مین بھی یکسان ہوجاوے - تفاوت حالات منجانب اللہ ہے - اور دنیا اور دین دونون کا مدار اسی پر ہے - پس جب ہم قوم پر من حیث القوم کسی بات کا حکم لگائین تو اوسکے یہی معنی ہوتے ہین کہ دوسری قومون کے مقابلے مین اوس قوم کے اکثر افراد کا یہ حال ہے - انگریز جنکے تمول کی مثالین دیکھ دیکھکر اور سُن سُنکر (مسلمان تو ایسے کیون ہونے لگے تھے) ایک بنگالی یا پارسی ملونیر یعنی لکھ پتی کی بھی آنکھین پھٹی کی پھٹی اور منہ کھلا کا کھلا رہ جائے - کیا تم سمجھتے ہو کہ اونمین غریب نہین - ایک وہ ہین کہ سلطنتون کو مول لیکر چھوڑ دین اور اوسی شہر مین بلکہ اونھین کے پڑوس مین وہ بھی ہین جنکی مصیبت ہم کو اپنے ہی دکھڑے سے فرصت نہین - کون بیان کرے - ہان تو میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ

---

[1] مگر جب کہ خدا چاہے ۱۲

اگر مسلمان سب نہین (اورسب تو ہو بھی نہین سکتے) بلکہ اونمین سے اتنون کی حالت بھی درست ہوجاتی کہ اونکی وجہ سے قوم پر وقعت کی نگاہ پڑنے لگتی (اے خدا ! کب وہ دن ہوگا - پس از سر من - کن فیکون شدشدہ باشد) توجو لوگ خستہ حال رہ جاتے وہ بھی سر برآوردگان قوم کی شادحالی سے ڈرکٹلی Directly (بلاواسطہ) یا ان ڈرکٹلی Indirectly (بواسطہ) فائدہ اوٹھاتے پراوٹھاتے - ہندوستان مین کوئی انگریز اگر لوفر ٹکر گدا بھی ہے تو کہلائیگا صاحب ہی - یہ ہے تعزز قومی - کہ انگریز اور صاحب دو لفظ ہوگئے ہین مترادف ہمدگر - ہماری گئی گذری قومی عزت کی یادگار بھی ابھی تک گفتگو مین باقی چلی جاتی ہے - کہ ہندو ہم مسلمانون کو - میان لوگ پکارتے ہین - لیکن جب مسلمان اپنی عزت کو خود نہین سنبھالنا چاہتے تو بزرگون کی حاصل کی ہوئی عزت بزرگون کے ساتھ گئی گذری - اب اس بات کا خیال کرنا بھی داخل بے عزتی ہے - ہمارے رفارمر جہان اور تدبیرین کرتے ہین انمین سے ایک یہ بھی ہے کہ مسلمانون کو انکے بزرگون کی عظمت یاد دلائی جاتی ہے - بیشک غیرت کے مشتعل کرنے کو یہ دیواسلائی بہت ہی مناسب تھی - مگر مین دیکھتا ہون تو بزرگون کے کارنامے سُنکر - مسلمان بجاے اسکے کہ اپنے تئین خیر الاخلاف بعد الاسلاف[له] - وردی آف دیر فورفا درز بنانے کی کوشش کرین - اولٹے شیخی مین آجاتے ہین - اور شیخی ایسی بُری بلا ہے کہ جتنے رفارمر اب ہین وہ اور عشر امثالہ معہم سب ملکر ایک انچھ بھی تو مسلمانون کو ترقی کیطرف نہین کھسکا سکینگے - مین دیکھتا ہون کہ مسلمانون کے مادّے اس مُہلک بیماری کے اخذ کرنے کو تیار ہین - پھر انگریزی تعلیم جو شرط معاش شرط آبرو تواب ہے - کوئی دن جاتا ہے کہ شرط زندگی ہونے والی ہے - خدا جانے کیا آفت ہے - جسکو چھوگئی اپنے آپے سے باہر

[له] اگلون کے بعد بہتر پس ماندے ۱۲

ہو جاتا ہے - حتی کہ بقولات کے کھانیوالے ہندو دیکھو تو کیا آپدرو مچا[۵۱] رہے ہین - ہر ایک
خیرخواہ اسلام کا فرض ہے کہ مسلمانون کو اس پہلو پر نہ آنے دے - اور انکو سمجھائے کہ ساری برتری
اور فوقیت تو سلطنت کی ہے وہ تو گئی اور ایسی گئی جیسے گدھے کے سر سے سینگ - اب اوسکی
یادگار تازہ رکھنے سے ہمکو کوئی نفع نہین - ہمکو اور ہماری نسلون کو محکوم ہوکر رہنا ہے -
انگریزون نے بزور شمشیر ہم سے ملک لیا ہے - ہمارا کوئی حق اونپر نہین - اگر انگریز ہماری ساتھ
ویسی مدارات کرین جیسی فرعون - بنی اسرائیل کے ساتھ کرتا تھا یذبح[۵۲] ابناءھم ویستحی نساءھم
تو ہم ان کا کیا کر سکتے ہین - مگر نہین جیسا خدا یتعالی اپنی نسبت فرماتا ہے کتب[۵۳] علی نفسہ الرحمۃ اوسکی
رحمت کا پرتو ہے کہ انگریزون کو انصاف و مہربانی کی توفیق دے رکھی ہے - ہمارا دینی اور دنیاوی
مفاد اسی مین ہے کہ ھل[۵۴] جزاء الاحسان الا الاحسان کے مطابق - خوشدلی اور شکرگذاری کے ساتھ
ادب حکومت ملحوظ رکھکر اپنی حالت کو درست کرین - وہ زمانے گئے کہ ساری دنیاوی برکتین
اور منفعتین سلطنت مین محصور تھین - اور اسیوجہ سے سلطنت بڑی چیز سمجھی جاتی تھی - اب علم کا
فروغ ہے اسنے وہ زور پکڑا ہے کہ سلطنت بھی اسی کی دست نگر ہے - مین ذرا مطلب سے دور
ہوگیا - مین یہ کہنے کو تھا کہ بزرگون نے کیونکر عزت حاصل کی تھی اور ہمنے اوسکو کیونکر کھویا -
اگر کوئی - بیمار - طبیب کی طرف رجوع کرے وہ اوسکو کسی نہ کسی طرح کا سوء مزاج بتائیگا
عامل پاس جائے تو ارواح خبیثہ یا جنات سے ڈرائیگا - نجومی ومن یماثلھم من الرمالین
والجفارین والمتقیفین ہر ایک اپنا اپنا راگ گائیگا ٥

پس از صد سال اینمعنی محقق شد بہ خاقانی	کہ بورانی است بادنجان و بادنجانست بورانی

۵۱ فساد ۱۲ ۵۲ انکے بیٹون کو حلال کرتا اور عورتون کو زندہ رکھتا ۱۲ ۵۳ اپنے اوپر رحمت کو لازم کرلیا ۱۲
۵۴ احسان کا بدلہ احسان کے سوائے کچھہ اور بھی ہے ۱۲

انگریزی عملداری سو برس کی بڑھیا ہونے آئی کہین اب جاکر۔ مسلمانون کو (وہ بھی سبکو نہین)
معلوم ہوا کہ ہماری قوم کی قوم بیمار رہی۔ جنکو بیماری کا ادعان ہے وہ بھی اکثر تعیین سبب مین غلطی کرتے ہین اور تعیین
سبب مین غلطی ہوئی تو علاج مین بطریق اولی۔ مین صاف دوٹوک بات کہتا ہون کہ اگر صرف یہی
ایک سبب نہین تو بہت بڑا سبب ضرور ہے کہ جن بزرگون نے عزت حاصل کی تھی۔ اعلے
درجے کے قومی اتفاق۔ اعلی درجے کی قومی ہمدردی۔ اعلی درجے کی قومی اخوت کے زور سے
حاصل کی تھی۔ ہمنے کھوئی ڈبوئی تو اسی سبب سے کھوئی ڈبوئی کہ یہ صفتین ہم مین سے نکل گئین
مسلمانون مین سُنّی۔ شیعہ کے اختلاف کی وجہ سے اگلے بزرگون یعنی قرون اولی کے
مسلمانونکی نسبت بھی یہی بات شہرت پکڑ گئی ہے کہ ہماری طرح اونمین بھی بغض و نفاق تھا۔
پھوٹ اور کشمکش تھی۔ عداوتین اور خودغرضیان تھین۔ لیکن موٹی سی موٹی عقل کا آدمی
بھی سمجھسکتا ہے کہ اگر انکے دلونمین کپٹ ہوتی تو اسلام آج کہین دوا کے لئے بھی تو روی
زمین پر ڈھونڈا نہ ملتا۔ خصائص بشری کے اعتبار سے وہ بھی ہم جیسے آدمی تھے۔ اور ہمکو
اس بات کے کہنے مین کیون مضائقہ ہونے لگا جبکہ پیغمبر صاحب نے انا بشر مثلکم[ف۱] فرمایا ہے
پس اگر انمین اختلاف تھا بھی (اور ضرور تھا۔ بیشک تھا۔ اور ہونا چاہیئے تھا۔ اور ہوا ہی
کرتا ہے۔ وہ تو آدمی تھے۔ دو برتن ایک جگہہ رکھے ہوتے ہین تو وہ بھی کبھی نہ کبھی ٹھکرا ہی
اوٹھتے ہین) تو اونکے اختلافات ایسے تھے جیسے آجکل انگریزی پولیٹکل گروہون کے۔
لڑتے بھی ہین۔ جھگڑتے بھی ہین۔ بگڑتے بھی ہین۔ مگر ساری جنگ زرگری ہے مفاد
سلطنت کے لئے مثلاً ایک کی رائے ہے کہ سویز کینل یعنی نہر کی طرف سے پورا پورا اطمینان
حاصل کرکے مصر سے بالکل دست بردار ہوجانا چاہیئے۔ دوسرا کہتا ہے مصر سے ہٹے اور

ف۱ مین بھی تمہاری طرح کا بشر ہون ۱۲

ہندوستان ہاتھہ سے گیا۔ تیسرا یہ صلاح دیتا ہے کہ جبتک خدیو کو اتنی قوت ہو کہ اپنا گھر آپ سنبھالے ہمکو اوسکا ساتھہ دینا ضرور ہے۔ چوتھا اصرار کر رہا ہے کہ بات کو ڈبدے مین ڈالنے سے قباحتین پیدا ہوتی ہین۔ ہمت کر کے فوراً انکسیشن یعنی ضبطی کا اشتہار جاری کر دیا جاے مین مصر پر لکچر دینے کے لئے کھڑا نہین ہوا۔ مینے تمثیلاً ایک بات بیان کی۔ تو کیا جس فریق کی یہ راے ہے کہ مصر سے دست بردار ہو جانا چاہیئے۔ برٹش گورنمنٹ کے نقصان کا خواہان ہے ہرگز نہین۔ بلکہ وہ دست بردار ہونے ہی مین گورنمنٹ کا فائدہ سمجھتا ہے۔ اسیطرح مسٹر گلیڈسٹن اور لارڈ سالسبری۔ وزارت کے دو ہمسر دعویدار ہین نہ اپنے فائدہ کی نظر سے بلکہ اسلئے کہ نیک نیتی سے ہر ایک اپنی وزارت کو گورنمنٹ کے حق مین مفید خیال کرتا ہے۔ لیکن ہم لوگ ذاتی اغراض سے اسقدر مغلوب ہو رہے ہین کہ ہمکو اسکا سمجھنا اور سمجھین تو یقین کرنا دشوار ہے۔ تاہم ایسے نفوس (ایسے نفوس قدسی) خدا پیدا کرتا ہے جو قومی اغراض کے آگے ذاتی اغراض کی کچھہ بھی حقیقت نہین سمجھتے۔ اور ایسے ہی نفوس۔ بزرگان دین کے تھے۔ اونکو بھی لوگون کے ساتھہ دوستی اور دشمنی تھی۔ مگر اونکی دوستی الحب لله[۵۱] تھی اور دشمنی البغض لله[۵۲]۔ مولانا ے روم نے حضرت علی (کرم اللہ وجہہ) کی ایک حکایت لکھی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان بزرگون کے کام ذاتی اغراض کے شائبہ سے کسقدر پاک اور منزّہ ہوتے تھے۔ فرماتے ہین ؎

او خدو انداخت بر روے علی	افتخار ہر نبی و ہر ولی
او خدو انداخت بر روے کہ ماہ	سجدہ آرد پیش او در سجدہ گاہ
در زمان انداخت شمشیر آن علی	کرد او اندر غزایش کاہلی
گشت حیران آن مبارز در عمل	از نمودن عفو و حلم بے محل

۵۱ دوستی خدا کی وجہ سے ۱۲ ۵۲ دشمنی خدا کی وجہ سے ۱۲

گفت برمن تیغ کین افراشتی	از چہ افگندی مرا بگذاشتی
گفت امیر المومنین باآن جوان	کہ بہنگام نبرد اے پہلوان
چون خدو انداختی برروے من	نفس جنبید وتبہ شد خوے من
نیم بہرِ حق شد و نیمے ہوا	شرکت اندر کار حق نبو د روا
گبر این بشنید و نورے شد پدید	در دلِ او تاکہ زنّا رے برید
گفت من تخم جفا میکاشتم	من ترا نوعی دگر پنداشتم
عرض کن برمن شہادت راکہ من	مر ترا دیدم سرافراز زمن
قرب پنجہ کس ز خویش و قوم او	عارفانہ سوے دین کردند رو

اسیطرح حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے اسلام کی ترقی اور ترویج اور تشئید اور مسلمانوں کی اعانت وامداد وتائید کے لئے جہان اور بہت سے کارنمایان کئے اونمین تحسبونہ ھنیا[۵۱] وھو عند اللہ عظیم - یہ بھی تھا کہ اسلام شروع ہوا غربا سے - مساکین سے - اگر غبار تعصب چشم دل کو تیرہ وتار نہ کرے - فانہا[۵۲] لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور - تو اسلام کی ساری ہسٹری (تاریخ) شروع سے آخر تک اوسکی صداقت پر گواہی دے رہی ہے - اسنے پہلے پہل جڑ پکڑی ایسے دلون مین جو سچ کے قبول کرنے کے لئے تیار تھے - دنیاوی مال ودولت - دنیاوی جاہ وحشمت - دنیاوی نام ونمود - دنیاوی فخر وعزت - دنیاوی رشتہ وقرابت کوئی چیز نہ تھی جو اونکو صراط مستقیم کے اختیار کرنے مین سدراہ ہوسکے - انمین کچھ لونڈی غلام بھی تھے - کافرون کے غلام اور

[۵۱] تم تو اوسکو ہلکا سمجھتے ہو اور اللہ کے نزدیک وہ بڑا ہے ۱۲ [۵۲] بات یہ ہے کہ آنکھین اندھی نہین ہوجاتین بلکہ دل جو سینون مین ہین اندھے ہوجایا کرتے ہین ۱۲

ہم مسلمانون کے آقا اور سرتاج - مشرکین جنکے یہ لوگ مملوک تھے اِنکو صرف اسلام کی وجہ سے طرح طرح کے عذاب دیتے - وما نقموا منھم الا ان یؤمنوا باللّٰہ العزیز الحمید الذی لہ ملک السموات والارض[1] - چنانچہ حضرت بلال کے قصے کی طرف مین پہلے اشارہ بھی کرچکا ہون - حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے پاس ایک غلام تھا نسطاس وہ بڑا سلیقہ مند آدمی تھا اُسنے تجارت سے اپنی حالت یہانتک درست کرلی تھی کہ دس ہزار درم تو اوسکے پاس نقد تھے - اور باوجودیکہ خود غلام تھا - آپ بھی لونڈی غلام رکھتا تھا حضرت ابوبکرؓ نے چاہا کہ وہ اسلام لے آئے - اوس نے سختی کے ساتھہ انکار کیا - تو وہ حضرت ابوبکرؓ کے دل سے اُتر گیا - جب حضرت بلال کو دیکھا مبتلاے عذاب - تو حضرت ابوبکرؓ نے بہ تقاضاے اخوت اسلامی - امیہ سے سفارش کی کہ اے شخص ڈر خدا کے غضب سے تو امیہ بولا - اگر تمکو ایسا ہی ترس آتا ہے - تم ہی نے اسکو بگاڑا ہے - اپنی بلا کو لے نہین جاتے حضرت ابوبکرؓ کو اگر ذرا بھی معلوم ہو کہ اسکا منشا حضرت بلال کے جدا کرنے کا ہے تو کبھی کی حضرت بلال کی مخلصی ہوگئی ہوتی - اب اشارہ پاتے ہی بول اوٹھے کہ بیچنے لیا - امیہ نے کہا نسطاس کے بدلے حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا ہان جی ہان - نسطاس اور جو کچھہ اوسکے پاس اثاثہ ہے وہ سب اسیطرح حضرت ابوبکرؓ نے حضرت بلال سمیت سات مسلمان لونڈی غلامونکو اُنکے مالکون کے مُنہ مانگے دام دے دے کر خریدا اور آزاد کیا اُنکے والد کو اسکی تو خبر نہ تھی کہ اس خریداری سے کچھہ اور ہی مطلب ہے - سُنکر کہنے لگے کہ یہ کیا ہارے تھکے از کار رفتہ لونڈی غلام مول لیتے پھرتے ہو - لینے ہین تو ایسے غلام لو جو تمکو کچھہ فائدہ بھی پُہنچا سکین - تب حضرت ابوبکرؓ نے باپ کو سمجھایا کہ مین انکو حسبۃً للّٰہ آزاد کرنے کے لئے خریدتا ہون

[1] اونکی یہی ایک بات اونکو بُری لگی کہ وہ ایمان لے آئے اللہ پر عزت والا قابل حمد آسمانون اور زمین کا مالک ۱۲

مفسرین کہتے ہین کہ اسی کی طرف اشارہ ہے قرآن شریف کی اس آیت مین یؤتی ماله یتزکی[51]
وما لاحد عنده من نعمة تجزی الا ابتغاء وجه ربه الاعلی ولسوف یرضی۔
مین نے یہ دو باتین تمثیلاً بیان کی ہین سیر صحابہ پڑہو تو معلوم ہو کہ سب کے سب ایک رنگ مین
رنگے ہوئے تھے۔ صبغة الله[52] ومن احسن من الله صبغة۔ مگر ہان اتنا ضرور ہے کہ ع
ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است ٭ کسی مین حلم غالب ہے۔ کسی مین غیرت۔ کسی مین
سخاوت۔ کسی مین شجاعت۔ کسی مین کچھ۔ کسی مین کچھ۔

ایک آدھ مرتبہ مجھکو شبہہ ہوا کہ بزرگان دین کے حالات جو لوگون نے منضبط کئے ہین
اور جنکے پڑھنے سے اپنے اور اپنے زمانے کے مسلمانون کے حال پر سخت افسوس ہوتا ہے۔
اور جبتک خیال کرتے رہو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دل کو کوئی نچوڑے ڈالتا ہے۔ از قبیل
پیران نمے پرند و مریدان مے پرانند۔ تو نہون۔ لیکن یہ ایک وسوسۂ شیطانی تھا۔ انکے
زمانے مین اور انکی کوششون سے اسلام کا ترقی پانا یہ ایسا زبردست ثبوت انکی فیورین ہے
کہ کسی احتمال مخالف کو جمنے ہی نہین دیتا۔ جسطرح انسان اشرف المخلوقات ہے اسیطرح
مسلمان کامل افضل الناس ہے۔ صرف دین کے اعتبار سے نہین بلکہ میرا نہایت مستحکم عقیدہ
ہے کہ جن صفتون کے مجموعے کا نام اسلام ہے نحجرلّی اس بات کے مقتضی ہین کہ
دنیا مین بھی مسلمانون ہی کو فضیلت اور برتری ہو۔ بلکہ مین تو دنیاوی ترقی و تنزل کو
اسلام یعنی دین اسلام کے کامل و ناقص ہونے کا معیار قرار دیتا ہون۔ وہ مسلمان بڑی
غلطی پر ہین اور افسوس ہے کہ ایسے بہت ہین جو خیال کرتے ہین کہ پیغمبر صاحب صلعم کی رسالت
کا مقصود یہ تھا کہ ہندو جوگیون اور سنیاسیون یا عیسائی راہبون کی قسم کا ایک گروہ تیار

[51] اپنے مال کی زکوة ادا کرتا ہے اور اوسپر کسی کا احسان نہین کہ اوسکا بدلہ اوتارتا ہو مگر طلب رضائے پروردگار ۱۲
[52] اللہ کا رنگ اور اللہ سے بھی کیسا رنگ بہتر ہوگا ۱۲

کیا جائے - نرے خدا پرست - دنیا سے بے نصیب محض - اگر پیغمبر صاحب کا یہ مقصد رہا ہو
اور مین کہتا ہون کہ نہین رہا - والذی نفسی بیدہٖ - نہین رہا - ہرگز نہین رہا - تو معاذ اللہ -
پیغمبر صاحبؐ کی رسالت کی نسبت فیلیور - ٹوٹل فیلیور کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے -
پیغمبر صاحب نہین چھوڑ کر مرے - خدا پرست جوگی - خدا پرست سنّیاسی - خدا پرست راہب - خدا پرست
آجکل کے سے ٹکڑ گدے - بھک منگے عُلَمَا اور مشایخ - بلکہ خدا پرست امپررز (شاہنشاہ)
خدا پرست کنگز (بادشاہ) - خدا پرست منسٹرز (وزیر) خدا پرست اڈمنسٹریٹرز
(مدبران ملک) - خدا پرست کمانڈرز (سپہ سالار) خدا پرست ججز - خدا پرست آریٹرز -
(فصحاء) خدا پرست مرچنٹس (سوداگر) خدا پرست دنیا دار آف اور ہی کامنگ اینڈ
پروفیشن (ہر ایک پیشے اور ہر ایک مشغلے کے) اولٰئک هم المؤمنون حقا لهم درجات[۵۱]
عند ربهم ومغفرة ورزق كريم - پیغمبر صاحب کو تو مسلمانونکی ظاہری شان و شوکت کا
یہانتک خیال تھا کہ کعبے کا طواف کرو تو جہانتک ہو سکے اکڑو - صفا اور مروہ مین زور سے
دوڑو - جمعہ - اور عیدین یعنی مجامع مین بہتر سے بہتر ہیئت بناکر شامل ہو - نماز عید کو ایک
رستے سے جاؤ تو دوسرے رستے سے آؤ - اِن باتون سے آخر ایک اٹکل تو ملسکتی ہے
کہ پیغمبر صاحب کا دلی منشاء کیا تھا - اب ہمنے ذلت و خواری کو شعار اسلام بنا لیا - گر گئے
اسلئے کہ گرنا گرنا منا رہے تھے - پھسڈی ہو گئے کیونکہ پھسڈی ہونیسے خوش تھے - مجھکو تو
غصّہ اس بات پر آتا ہے کہ ذلیل ہوئے تو خیر - غضب تو یہ ہے کہ بزرگان دین سے اس ذلت
کی سند پکڑتے ہین - بنام کنندہٴ نکونامے چند - کبھی انسان عزت کے ایسے اعلیٰ درجے پر
پہنچ جاتا ہے کہ عزت اسکو لازم ہو جاتی ہے گویا اسکا خاصۂ غیر منفک ہے تو ایسی حالت مین

[۵۱] یہی ہین سچے مسلمان انکے لئے خدا کے یہان درجے ہین اور معافی ہے اور عزت کی روزی ۱۲

اوسکو ظاہری سامان تعز زدرکار نہین ہوتا۔ مثلاً گلیڈسٹن جسنے بیسیون لارڈ اور سر (یہ نہین (اپنے سر کی طرف اشارہ کیا) بلکہ وہ سر (سید احمد خان صاحب کی طرف اشارہ کیا) اور کیا اور کیا بنا دئے کونسی خطابی عزت تھی جو وہ اپنے لئے حاصل نہین کرسکتا تھا۔ مگر اوس نے سمجھا اور ٹھیک سمجھا کہ گلیڈسٹن اور خطابی نامون مین وہی نسبت ہوگی جو نیچرل بیوٹی (قدرتی خوبصورتی) اور بنائی ہوئی بیوٹی مین ہوتی ہے ؎ لا لتکحل فی العین کالکحل۔ سید احمد خان کو چاہے برا لگے۔ میری نظر مین جو عزت سیّد احمد ان دو لفظون کی ہے نہ ڈاکٹر کی ہے نہ سر کی ہے۔ نہ ان حروف کی ہے۔ جو انگریزی ابجد سے بے ترتیب لیکر ان کے نام کے بعد لگائے جاتے ہین۔

یہی حال تھا صحابہ کا۔ رضوان اللہ علیہم۔ انکو وہ عزت حاصل تھی کہ دنیا مین اس سے بڑھکر کوئی اور عزت ہو نہین سکتی۔ کہ جسطرف کو توجہ کی سلطنت انکے آگے ہاتھہ باندھے کھڑی تھی۔ یہ عزت سادگی اور بے تکلفی اور زہد کے ساتھہ ملکر ایک حسنِ خاص پیدا کرتی تھی جسکے آگے دنیاوی حشمتین اور طمطراق سب ہیچ ہین۔ ہم نے حرمان اور تسلی عن الیاس کو زہد قرار دے رکھا ہے اور وہ دنیا کے حاصل کرنے پر حریص تھے۔ مگر حاصل ہوئے پیچھے اوسکی ذرا بھی قدر نہین کرتے تھے۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے ہارون الرشید کی ایک حکایت لکھی ہے کہ۔ ہارون الرشید را چون ملک مصر مسلم شد۔ گفت بر رغم آن طاغی کہ بہ غرور ملک مصر دعوی خدائی کردہ بود نہ بخشم این ملک را مگر بہ خسیس ترین بندگان ✤ قیصر روم نے حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کے پاس ایک سفیر بھیجا۔ سفیر سمجھا کہ ایسے زلزلے کا شخص ہے تو اوسکی کوئی بڑی بارگاہ ہوگی۔ یہان مدینے مین آکر دیکھا تو رہنے تک کا جھونپڑا بھی ٹھیک نہین۔ اور امیر المومنین صاحب ہین کہ اونکا

۵۱ کاجل لگی ہوئی آنکھہ کہین قدرتی سرمگین آنکھہ کو پہونچتی ہے "

کہین پتا نہین ملتا - آخر ایک بڑھیا نے بتایا کہ ابھی تھوڑی دیر ہوئی فلان نخلستان مین
چھوڑے چلی آتی ہون - سفیر نے جاکر دیکھا تو واقع مین اکیلے ایک درخت کے تلے پڑے
سوتے ہین - جاگے تو اپنا مطلب عرض کرنا چاہا - مگر مارے ہیبت کے نہ قدم آگے کو اٹھتا تہا
اور نہ بات منہ سے نکلتی تھی - سر سے پانؤن تک کھڑا تھر تھر کانپ رہا تہا ؎

ہیبتِ حق است این از خلق نیست	ہیبتِ این مرد صاحب دلق نیست

وہ آسمان عزت کے آفتاب تھے اگر پانی کی تہ مین بھی انکا عکس تہا تاہم چمک دمک اسکے ساتھ تھی
مگران کی سی عزتین صرف تمنا کرنے یا بیوہ عورتون کیطرح منہ ڈہانک کر رونے یا
دعائین مانگنے سے تو نصیب نہین ہوتین - کیونکہ انکو بھی ہاتھہ پر ہاتھہ دہرے بیٹھے رہنے سے
نہین ملگئی تھین - انھون نے اس عزت کے پیچھے مال اور جان اور خویش و اقارب کسی چیز
کی کچھہ پروانہین کی - ہم یہ کہنے کو تو موجود ہین کہ مسکین این نہ دارد آن ندارد - مگر کرنے کے
نام میرے دیکھنے مین تو اتنا ہی ہوا ہے کہ سید احمد خان کے غل شور مچانے سے قومی مرثیہ
خوانون کا ایک گروہ پیدا ہوگیا ہے - جبتک لکھنؤ مین نوابی رہی مرثیہ خوانی کا بڑا زور شور
تھا - اور اس طرز خاص کو انیس اور دبیر نے حقیقت مین معجز بیانی کی حد تک پہنچا دیا - نہ کسی
نے ان جیسا کہا اور نہ کوئی ان جیسا کہہ سکیگا - اب جو نئی قسم کے مرثیہ خوان چلے تو اسکے موجد
ہوئے - ہمارے مولوی الطاف حسین صاحب - حالی - انھون نے ایک بڑی دہوم کا
مسدس لکھکر کچھہ ایسا بگل پھونکا - کہ جہان جہان موزون طبع تھے سب لگے ان ہی کی لے
مین گانے اور گنگنانے - گنگنانے والون مین یہ آپکا نیازمند بھی ہے - کہ شعر تو
نہین کہسکتا - مگر ٹنگ سے ٹنگ ملا لیا کرتا ہے - مین نہین سمجھتا کہ مولوی الطاف حسین نے
مسدس اس غرض سے کہا تھا کہ ایشیائی شاعری مین ایک طرز جدید داخل کرین بلکہ اونکی

غرض اصلی یہ تھی کہ سوتی ہوئی قوم جاگے - اور دیکھے کہ تباہی کا سیلاب انکے سرون پر آپھونچا - مگر قوم نے جاگنا تو درکنار کروٹ تک بھی تو نہ لی - اور انکے مسدس کا ایک کھیل بنا کھڑا کیا - کوئی اُسکو اسلئے نہین پڑہتا - کہ سمجھے اور عمل کرے - نظر پڑتی بھی ہے تو وہی محاسن شاعری پر - اور سید احمد خان صاحب بُرا مانین تو مانین - قریب قریب یہی حال ہے اس کانگرس کا - اکثر تو تماشائی ہونگے - بعض اسکو ایک طرح کی محفل مشاعرہ سمجھکر شریک ہوئے ہونگے - کہ سر سید لکچر دین گے - مولوی الطاف حسین حالی - مولوی شبلی - منشی احمد علی شوق - اپنے اپنے افکار تازہ پڑھین گے - ذرا چلکر سُنین توسہی کیا کہتے ہین - بعض صرف سید احمد خان کے لنگیکی ہونگے - اور بعض شہدا ہونگے - لڑنے بھڑنے کے نہین - لہو لگا لینے کے - جو چاہتے ہین کہ محض کانفرنس مین شریک ہونے کی وجہ سے انکا نام دردمندان قوم کی فہرست پر چڑھ جائے - جتنے صاحب شریک محفل ہین سب بدترین ہون - کہنے کو آندھی کرنے کو خاک - جب آدمی خود ایک بات کا عامل نہین دوسرے پر اوسکا اثر کیا ہو - غرض کیا مستمع کیا لکچرار - ہین سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے - بھلا پھر ایسے مجمعون سے کیا فلاح ہونی ہے - روتے آئے مرتے کی خبر لیکر چلے - قوم کا تو یہ حال ہے کہ ایک ایک منٹ اور ایک ایک سکنڈ کی دیر مین - برسون نہین عمرون کا نقصان ہو رہا ہے - اور یہان ہنوز روز اوّل ہے - مجھکو ایک بات کا اور بھی ڈر ہے کہ انسان کی خلقت اسطرح کی واقع ہوئی ہے کہ جب وہ کوئی نئی بات سُنتا یا غیر معمولی حالت دیکھتا ہے تو اول بار سُننے اور دیکھنے سے اسکی طبیعت مین ایک جوش پیدا ہوتا ہے - لیکن اگر بار بار وہی بات سُنا - اور وہی حالت دیکھا کرے تو اوسکا احساس مدّھم پڑجاتا ہے - ع چو حلوا یہ یکبار خوردند ولس * کچھہ سیّد احمد خان ہی کو توقع ہوگی - خدا ہی ہے کہ ان پتھرون مین جونک لگے - کہنے

اور سُننے کی تو کوئی حد باقی نہین رہی - ضرورت سے بہت زیادہ کہا جاچکا - اور ضرورت سے بہت زیادہ سُن چکے - اب یا تو قومی ہمدردی - قومی رفارم - قومی ترقی کا تذکرہ موقوف کرو - کیون بیٹھے بٹھاے مفت مین اپنی ہنسائی کراتے ہو - اور اگر فی الحقیقت تمہارے دلمین قوم کا درد ہے - تو کچھ کرکے دکھاؤ - بیشک کام بڑا اہم ہے - لیکن سچے دل سے ہمت کرو تو خدا کی قسم - پانی سے زیادہ پتلا - روئی سے زیادہ ملایم - ریشم سے زیادہ نرم - آئینے سے زیادہ چکنا - ہمارے سامنے ہمارے ہی بزرگون کی مثال موجود ہے - ہمکو ویسی مشکلین درپیش نہین - اور نہ ہمکو ویسی مہم درپیش - سمجھ چکے ہو تو خیر - اور نہین سمجھے تو اب سمجھ لو - کہ بدون اعلیٰ درجہ کی انگریزی تعلیم کے مسلمانون کی حالت حشر تک درست ہونیوالی نہین - اور اسکو چاہیئے قارون کا خزانہ - وہ تو بڑے شکر کا مقام ہے کہ ہم مین ایک ایسا شخص موجود ہے کہ اوسکو روپے کی مدد ملے تو تعلیم کے جہاز کو کھے کر پار لگادے - وہ کون ہے ؟ سمجھ تو گئے ہو گے - پھر کیون مجھسے کہلواتے ہو - خدانخواستہ یہ شخص نہوتا تو روپیہ کو لیکر چاٹا کرتے - یہ نعمت خداداد ہے ورنہ جتنا روپیہ تعلیم کے لئے فراہم کرتے اس سب کے بدلے بھی تو سید احمد کا سا ایک دماغ ڈھونڈا نہ پاتے خیر تو غرض یہ ہے کہ ہمکو روپیہ چاہیئے جتنا ہو سکے اور جسقدر ہو سکے - روپیہ آئے تو کہان سے آئے - جنکو قوم کا درد ہے مقدور نہین رکھتے اور جنکو مقدور ہے اونکو درد نہین ؎

	خداوندان نعمت را کرم نیست		کریمان را بدست اندر درم نیست	

اس مشکل کے حل کرنے کی ایک تدبیر میرے خیال مین آتی ہے - امیرونکو تو مارو گردن - ان سے تو کچھ ہونا ہوانا نہین - جب کسی قوم پر وبال آنے کو ہوتا ہے تو سب سے پہلے امرا سے قوم ہی بگڑتے ہین - حقتعالی جلشانہ فرماتا ہے - واذا[۱۶] اردنا ان نھلک قریۃ امرنا مترفیھا ففسقوا فیھا فحق علیھا القول فدمرناھا تدمیرا - پس جن لوگون کے فساد سے ہماری قوم کی خرابی کی ابتدا ہو

اُن سے اصلاح کی توقع ایسی ہے جیسی زہر سے نوشدارو کی تاثیر کی امید ٥

پوچھ مت راہِ وفا اوس نگہِ پُرفن سے ۔۔۔ رہنمائی کی نہ رکھ چشم ۔ دلا ۔ رہزن سے

یون کرو کہ جو جو قومی ہمدردی کا دم بھرتے ہون سب ایک گروہ بن جاؤ ۔ اور گروہ کو ضرور ہے لیڈر یعنی سرگروہ اوسی فرد متعین کو (سمجھے یا نہین ۔ ضرور سمجھے اور خوب سمجھے) لیڈر بنالو ۔ صرف چندہ فراہم کرنے اور اسکو اپنی راے سے اعلیٰ درجے کی انگریزی تعلیم مین صرف کردینے کا اور اس امام کے ہاتھ پر فارملی Formally (سچ مُچ کی) بیعت کرو کہ ہم منفرداً و مجتمعاً روپیہ بہم پُہنچانے مین سعی کا کوئی دقیقہ نہین اوٹھا رکھین گے ۔ لیکن اس بیعت کے بعد یہ نہین کرنا ہوگا کہ چلتی سی ایک بات کہدی ۔ اور اپنے سر سے چھدّا سا اُتار الگ ہوگئے ۔ سَتُّو باندہ کے چندے کو پیچھے پڑنا ہوگا ۔ گھر گھر جاکر بھیک مانگنی پڑے گی ۔ یا ایک چھوٹا سا ضلع ۔ کیف ما اتفق اختیار کرو ۔ اور تحقیقات کرکے ایسے لوگون کی فہرست بناؤ جو صاحب زکوٰۃ ہین ۔ لڑکر ۔ جھگڑکر ۔ منّت سے خوشامد سے ۔ سمجھانے سے ۔ الحاف سے ۔ ابرام سے ۔ غرضکہ جسطرح بن پڑے اُن سے زکوٰۃ وصول کرو ۔ کچھ خبر بھی ہے ۔ یہی صدقات ابتدا مین اسلام کا کیپٹل (سرمایہ) رہے ہین ۔ اِنکے وصول کا بڑا اہتمام ہوتا تھا ۔ یہانتک کہ حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) منع زکوٰۃ کو ارتداد سمجھکر جہاد پر آمادہ ہوگئے تھے ۔ حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) نے اپنی خلافت مین اِن ابواب کی تحصیل موقوف کردی کیونکہ مسلمانون کو خدا نے سلطنت کی وجہ سے غنی کردیا تھا ۔ مگر میرے نزدیک حضرت عثمانؓ نے غلطی کی ۔ دینا سبھی کو ناگوار معلوم ہوتا ہے ۔ پیغمبر صاحب کے عہد مین بھی لوگ دیتے وقت بُڑبُڑاتے تھے ۔ حضرت عثمانؓ کے دست بردار ہوجانے سے رہے سہے اور بھی ڈھیلے پڑگئے ۔ اب جو لوگ دیتے ہون وہ جانین اور اونکا ایمان جانے ۔ لیکن اگر کسیطرح اس رقم کا ضبط کرنا ممکن ہو تو بہت بڑی آمدنی کی چیز ہے ۔ اسمین بھی دقّتین پیش آئینگی ۔ بعض تو صاف

ٹکا سا جواب دین گے - کہ تم ہمارے محتسب نہین - تم کو ہمارے معاملات مین کیا دخل - بعض حیلہ کرینگے کہ تعلیم انگریزی مصرفِ زکوٰۃ نہین - بعض نصاب کو چھپائینگے - بعض دیتے وقت ہیچ پیچ کرینگے - ان مشکلات پر غالب آنا سچی قومی خیر خواہی ہے اور نہ اپنی گرہ سے دو - نہ دوسرے سے دلواؤ - نرا زبانی جمع و خرچ - ہم تو ایسے ادّعائی خیر خواہی کے قائل ہین نہین - مثل مشہور ہے کہ جتنا گُڑ ڈالوگے اوتنا ہی میٹھا ہوگا - جیسی ہماری کوششین ہین مضمحل - اوپری دل سے ویسے نتیجے ہین کہ آج بیس برس سے تعلیم کا غُل سُنتے سُنتے کان بہرے ہو گئے - سرُو کھینے لگا - جی اُکتا گیا - اور کسی ایک ضلع کی تعلیم کا انتظام بھی کافی اور اطمینان کے لایق نہین ہوا - آؤ تھوڑی دیر کے لئے اس بات پر بھی تو نظر کرین کہ ہمارے بزرگان دین - ہمارے پیشوا - کیا کمال کرتے تھے کہ ہتیلی پر سرسون جما گئے - دوست دشمن سب اس بات پر متفق ہین کہ جسقدر جلد اسلام کی سلطنت قایم ہوئی اسطرح چٹکی بجاتے ہین کوئی اور سلطنت قایم ہی نہین ہوئی - انمین ایک کمال ہو تو بیان کیا جاے - سرتاپا کمال ہی کمال تھے ؎

زفرق تا بہ قدم ہر کجا کہ مے نگرم	کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

تاہم مین چند ایسی باتین بیان کرونگا جنکو میرے نزدیک اسلام کی ترقی مین بڑا دخل تھا - اور اب بھی مسلمانونکی حالت کے درست کرنے کے لئے اونکی سخت ضرورت ہے - انمین ایک بڑی صفت نفس کشی کی تھی - اور یہی صفت ہے جڑ - ہمدردی کی - جود و سخا کی - ایثار کی -

جب انسان خود اپنی حاجتون کا مغلوب ہے اسکے دلمین دوسرے کی امداد و اعانت کی تحریک پیدا ہو ہی نہین سکتی - اب سب سے پہلے اپنے پیغمبرؐ کا حال سنو -

حضرت عائشہؓ فرماتی ہین کہ پیغمبر صاحب کبھی تین دن متواتر شکم سیر نہین ہوئے - ولو شئنا لشبعنا ولکن کان یوثر علی نفسہ ولا یدخر شیئًا لغد یعنی چاہتے تو پیٹ بھر کر کھاتے

مگر حضرتؐ کی عادت تھی کہ بھوکون کو کھلا دیتے اور آپ بھوکے رہتے - اور کل کا فکر تو کبھی کیا ہی نہین

ہرچہ آمدت بدست بہ وادی تو پیش ازان	۵	این جود آنکس ست کش از فقر عار نیست

ابوطلحہ بیان کرتے ہین کہ ہم جب فقر و فاقے سے بہت تنگ آئے تو کئی آدمی ملکر حضرت پاس گئے - اور اپنے اپنے پیٹ دکھائے - سب نے ایک ایک پتھر باندہ رکھا تھا - تاکہ بھوک کی ایذا محسوس نہو - پیغمبر صاحبؐ نے اپنا شکم مبارک دکھایا تو اکھٹے دو پتھر بندہے ہوئے تھے -

حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ مین ایکدن پیغمبر صاحبؐ کی خدمت مین حاضر ہوا - دیکھا کہ تہمد باندھے بورئے پر پڑے ہین - اور بورئے کی تیلیان جو جو بدن مین چبھی ہین تو نشان پڑ پڑ گئے ہین - پھر جو میری نگاہ طاقون کیطرف جا پڑی تو دیکھتا کیا ہون کہ ایک طاق مین کوئی آدہ سیر کے قریب جَو ہین - ذرا سا پنیر دہرا ہے - اور وہین پاس کو پانی کا ایک مشکیزہ لٹک رہا ہے حضرت عمرؓ کہتے ہین کہ یہ ایذا اور بے سامانی دیکھکر مجھسے نہ رہا گیا - اور مین بے اختیار رو دیا -

حضرت عائشہؓ ذکر کرتی ہین کہ ایک دن میرے میکے سے بکری کی ران آئی - رات کا تھا وقت - مین نے اور پیغمبر صاحبؐ نے ملکر مشکل سے اسکو بنایا - جسکے سامنے یہ مذکور تھا - اُسنے پوچھا کیا چراغ نہ تھا - تو حضرت عائشہؓ بولین " تیل ہوتا تو ہم اپنی ہنڈیا ہی نہ بگھارتے "

حضرت انسؓ کہتے ہین کہ پیغمبر صاحب کو تمام عمر چپاتی کے دیکھنے کا اتفاق نہین ہوا -

سہل بن سعد نے چھلنی کے باب مین بھی ایسی ہی روایت کی ہے مع شئے زاید - وہ یہ کہ مینے اپنے راوی سے پوچھا - کہ بھلا چھلنی نہ تھی تو جَو کا آٹا کسطرح کھاتے ہونگے - راوی نے کہا کنّا نطحنہ[۱] وننفخہ فیطیر ماطاد وما بقی ثرینا ہ فاکلنا ہ حضرت کی غالب غذا تھی چھوارے وہ بھی قسم جید نہین اور شکم سیر نہین -

۱ ہم جَو کو پیس کر اوپر سے پھونک مار دیتے بھوسی جو اُڑنی تھی اُڑ جاتی پھر آٹا گوندھا پکایا کھا لیا - ۱۲

امیّہ بن صفوان مولّفۃ القلوب مین تہا۔ حضرت ؐ نے اوسکو اتنا دیا کہ جود دیکھکر مسلمان ہوگیا اور کہنے لگا کہ سخی بہتیرے دیکھے۔ مگر اس درجے کی سخاوت کا سوائے نبی دوسرے کا نفس متحمل ہو ہی نہین سکتا۔ حضرت کی مدح کا یہ شعر کچھہ مبالغۂ شاعرانہ نتھا۔ بلکہ حکایت نفس الامری ہے

ماقال لا قط الا فی تشہدہٖ ۔۔۔ لولا التشہد کانت لاءہ نعم

بعض شاعر بھی بلا کے چور ہوتے ہین۔ ایک عجمی نے اسکا لفظی ترجمہ کرکے کسی بادشاہ کے مدحی قصیدے مین داخل کردیا۔ شعر

نرفت کلمۂ لا بر زبانِ او ہرگز ۔۔۔ مگر بہ اشہد ان لا الٰہ الّا اللہ

کمبخت کو نہ چوری کرتے شرم آئی اور نہ دنیا دار بادشاہ کی اسقدر بیجا اور نامناسب خوشامد کرتے۔ ہم صرف جود کو نہین دیکھتے۔ بلکہ اتنی باتون کو کہ خود حاجتمند اور سخت درجے کے حاجتمند اور اسقدر داد و دہش اور کشادہ دلی کے ساتھہ آپ فرماتے تھے لوکان لی مثل احد ذھبا[۵۱] لیسرنی ان لا یمرّ علیٰ ثلث لیال وعندی منہ شیٔ۔ اور یہی کیفیت تھی تادم مرگ کہ مرض الموت سے پہلے کہین حضرت عائشہ رضؓ کو چھہ یا سات دینار دیئے تھے کہ مساکین کو تقسیم کردینا۔ علالت مین خیال آیا۔ تو پوچھا۔ حضرت عائشہ رضؓ نے عذر کیا شغلنی وجعک۔ آپ نے منگوا کر ان دنانیر کو ہاتھہ مین لیا۔ اور فرمایا ماظن[۵۲] محمد بنبی اللہ لو لقی اللہ عزّوجل وھذہٖ عندہٗ۔ مینے اوپر بتا کر حدیث کی کتابون مین دیکھا ہے کہ مال دنیا پیغمبر صاحب کی نظر مین نہ صرف بے قدر تھا بلکہ اپنے اور اپنے اقارب اور متعلقین کے لئے مبغوض۔ اونھون نے صدقات کو جو ہمارے زمانے کے مولویون اور مشائخون کی معاش کا بڑا ذریعہ ہے نہ صرف اپنی نسل پر بلکہ بنی ہاشم پر ہمیشہ کے لئے قطعاً حرام کردیا۔ یہانتک کہ ایک بار آنحضرت۔ بیت المال مین بیٹھے ہوئے نقد و جنس مستحقین کو

---

[۵۱] اگر میرے پاس کوہ احد کی قدر سونا ہوتا تو مجکو بڑی خوشی اسی کی تھی کہ تین راتین نہ گزرنے پائین سب خرچ کر دوں ۱۲

[۵۲] اوس نبی کی نسبت کیا خیال کیا جاسکے جو یہ اشرفیان لئے ہوئے خدا پاس جائے ۱۲

تقسیم کر رہے تھے - امام حسین رضؓ نے (بچے تو تھے ہی) ایک چھوارا مُنہ مین ڈال لیا حضرت
کی نظر پڑ گئی فرمایا کخ کخ یعنی چھی چھی - یہ لوگون کے مال کا میل ہے - آل محمدؐ پر حرام - اور آخر وہ
چھوارا تھکوا دیا - اس داد و دہش کا ضروری نتیجہ تھا کہ آپ نہ صرف اپنے نفس پر سختی جھیلتے تھے -
بلکہ تمام اہل و عیال - یہانتک کہ ایک بار ازواج مطہرات نے توسیع نفقات پر ضد کی تو آپ ناخوش
ہو کر سب کے چھوڑ بیٹھنے پر آمادہ ہو گئے - اسی کا تو بیان ہے سورۂ احزاب مین - یا ایہا النبی
قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا - وزینتھا فتعالین امتعکن واسرحکن
سراحا جمیلا وان کنتن تردن اللہ ورسولہ والدار الاخرۃ فان اللہ اعد للمحسنات
منکن اجرا عظیما - اسطرح کی بیبیون باتین ہین جنسے ثابت ہوتا ہے کہ پیغمبر صاحب نے شروع سے
آخر تک حد درجے کی نفس کشی کے ساتھ زندگی بسر کی - اور اسکے بہت سے شواہد ہین کہ نہ ریا کاری
تھی نہ ناداری تھی نہ خست نہ کفایت شعاری تھی بلکہ وہی کہ اپنے تئین ایذا ہو تو ہو مگر دوسرونکو
فائدہ پہونچے - ابتدائے عمر مین دادا اور دادا کے بعد چچا انکے متکفل تھے - پھر خدا نے ان کو
خدیجۃ الکبریٰ کے مال سے غنی کر دیا تھا اور اسکے بعد تو بادشاہ تھے صاحب ملک و لشکر و مالک
اموال غنیمت یتصرف فیھا کیف یشاء - مگر انتقال ہوا تو تیس صاع جَو کے بدلے اپنے پہننے کی زرہ
رہن تھی - اپنے لئے تو اس درجے کی تنگی اور مسلمانون کے ساتھ کسی طرح کا دریغ نہ تھا - یہانتک
کہ جب ملک فتح ہونے لگے تو آپ نے منادی کر دی کہ انا اولی بالمؤمنین من انفسھم من توفی
من المؤمنین وترک دینا فعلی قضاؤہ ومن ترک مالا فھو لورثتہ - اب اسی نفس کشی

۵۲ اے نبی اپنی بیبیون سے کہدے کہ اگر تمکو دنیا کی زندگی اور اوسکی زینت درکار ہو تو آؤ مین تم کو کچھ دے دلا کر بھلی طرح رخصت کر دون اور اگر تم کو درکار رہو اللہ اور رسول اور آخرت کا گھر تو جو تم مین نیکو کار ہین اونکے لئے خدا نے بڑا اجر طیار کر رکھا ہے ۱۲ ۵۳ جسطرح چاہتے اوسمین تصرف کرتے ۱۲ ۵۴ مجھسے بڑھکر مسلمانو نکا کوئی خیر خواہ نہین جو مسلمان قرضدار مرے اسکا قرضہ میرے ذمے اور جو مال چھوڑ مرے تو مال اوسکے وارثون کا ۱۲

کے متعلق چند باتین صحابہ کی سنو۔ حضرت عمرؓ کے بیٹے اپنے والد کے حالات مین بیان کرتے ہین کہ اُنھون نے جابر بن عبداللہ کے ہاتھہ مین ایک درم دیکھا۔ پوچھا کہ کیسا درم ہے۔ جابر نے کہا۔ بہت دنون سے بال بچے گوشت کو ترس گئے۔ آج ارادہ ہے اسکا گوشت لیکر پکواؤن یہ سُنکر حضرت عمرؓ بولے کیا تم لوگون کا یہ حال ہوگیا ہے کہ جس چیز کو جی للچایا۔ گئے اور مول لے آئے۔ تم سے اپنے چچازاد بھائی اور پڑوسی کی خاطر بھوک کی سہار نہین ہوسکتی معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت یاد سے اُترگئی ہے۔ اذھبتم[۵۱] طیباتکم فی حیوتکم الدنیا واستمتعتم بھا۔

مالک دارمی سے منقول ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے زمان خلافت مین ایک غلام کو عبیدہ بن الجراح کے پاس چارسو دینار دیکر بھیجا اور کہا یہ دینار اونکو دیکر ذرا ٹھیرا رہیو۔ دیکھہ تو کیا کرتے ہین۔ غلام نے دینار پہنچا دئیے اور حکم کے مطابق ٹھہرا رہا۔ عبیدہ نے حضرت عمرؓ کا شکریہ ادا کیا اور لونڈی کو بلاکر کہا کہ سات وہان اور پانچ وہان دیکر آ۔ یہانتک کہ اسیطرح کُل چارسو کے چارسو تمام ہوگئے۔ غلام نے جو دیکھا تھا جاکر عرض کردیا۔ اتنے مین حضرت عمرؓ نے چارسو کی ایک تھیلی اور بھر رکھی تھی۔ اسیطرح غلام کو معاذ بن جبل کے پاس بھیجا وہان بھی عبیدہ کا ماجرا پیش آیا۔ اتنی بات زیادہ ہوئی کہ جب معاذ دینار تقسیم کررہے تھے۔ انکی بی بی نے آکر کہا کہ بخدا ہم بھی حاجتمند ہین۔ کچھہ تو ہمکو بھی دو۔ شعر

گُل پھینکے ہے اورون کیطرف بلکہ ثمر بھی	اے خانہ برانداز چمن کچھہ تو ادھر بھی

اوسوقت صرف دو دینار باقی تھے۔ معاذ نے بی بی کے حوالے کئیے۔ حضرت عمرؓ نے عبیدہ اور معاذ کا حال سُنا تو بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ ہان یہ ہین المومنون[۵۲] اخوۃ بعضہم من بعض۔ حضرت عمرؓ کو اسیطرح کا معاملہ سعید بن عامر کے ساتھہ پیش آیا۔ سُنا کہ

۵۱ تم دنیا مین مزے اوڑا چکے اور فائدے اُٹھا چکے ۱۲ ۵۲ مسلمان بھائی آپسمین ایک ہین ۱۲

انکے ہان آگ تک نہین سُلگتی۔ اکھٹے دس ہزار بھیجدیئے۔ اونھون نے تھیلیان اور پوٹلیان باندھ باندھکر بانٹنے شروع کئے۔ بی بی نے کہا یہ روپیہ جو خلیفہ نے ہمارے لئے بھیجا ہے تم کس کس کو دیئے ڈالتے ہو۔ کہا اُن لوگون کو جو اسکے ہم سے زیادہ حاجتمند اور حقدار ہین۔

حضرت انس کہتے ہین۔ مینے حضرت عمرؓ کو انکی امارت یعنی خلافت کے زمانہ مین دیکھا کہ عین مونڈھون کے بیچ مین اوپر تلے تین پیوند لگے ہوئے تھے۔

عبداللہ بن شداد کہتے ہین مینے حضرت عثمانؓ کو دیکھا ممبر پر کھڑے خطبہ ٹرھ رہے ہین اور چار یا پانچ درم کی قیمت کا عدن کا بنا ہوا موٹا تہمد باندھے ہوئے ہین۔ یہ وہ عثمان تھے جنکا لقب تھا غنی۔ اور جنھون نے پینتیس۳۵ ہزار درم کا ایک بیر رومہ خرید کر وقف کردیا تھا۔ تجہیز جیوش اور دوسرے مواقع پر جو خرچ کیا اوسکا مذکور نہین۔

حضرت عمرؓ کے حالات مین لکھا ہے کہ خلافت پر مسلط ہوئے پیچھے مدت تک اونھون نے بیت المال سے ایک کوڑی نہ لی۔ آخر تنگ ہوئے تو اصحاب کو بلا کر کہا کہ میرا سارا وقت اس کام مین صرف ہوجاتا ہے۔ مین بیت المال سے لون تو کیا لون۔ حضرت علی نے فرمایا صبح و شام دو وقت کے کھانے کی قدر۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے بھی اسکو پسند کیا اور اسی پر کاربند رہے۔

حضرت علی (کرم اللہ وجہہ) کی ایک مشہور حکایت ہے کہ کھانا لیکر لقمہ اوٹھاتے ہی تھے کہ ایک مسکین نے آواز دی۔ آپنے سارا کھانا اوسکے حوالے کیا۔ دوبارہ کھانا پکا۔ اور اتفاق سے عین وقت پر یتیم آنکلا۔ پھر تیسری بار قیدی۔ جسپر یہ آیت نازل ہوئی۔ ویطعمون الطعام علی حبہ[۵۱] مسکیناً و یتیماً و اسیراً انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاءً و لا شکوراً۔

[۵۱] کھانے کے خود حاجتمند ہین اور آپ نہین کھاتے غریب اور یتیم اور قیدی کو کھلا دیتے ہین کہ ہم تمکو خدا کے لئے کھلاتے ہین تم سے بدلہ یا شکرگذاری درکار نہین ۱۲ منہ

حضرت علی کی سخاوت کی ایک مثال کا میںنے خاص نوٹس لیا - کہ قرض تو بہت بڑی بلا ہے -
پیغمبر صاحب نے اپنا یہ قاعدہ رکھا تھا کہ جو شخص قرضدار مرتا اوسکے جنازے کی نماز نہ پڑہتے -
اور مقصود یہ تہا کہ لوگون کو عبرت ہو اور قرض سے بچین - چنانچہ ایک شخص نے وفات پائی - لوگون نے
پیغمبر صاحب سے نماز جنازہ کی درخواست کی آپنے پوچھا - ھل علی صاحبکم دین قالوا نعم -
قال ھل ترک من وفاء قالوا لا - قال فصلوا علی صاحبکم - قال علی بن ابی طالب علیّ
دینہ یا رسول اللہ فتقدم فصلّی علیہ - اس صورت مین ایک مرا ہوا مسلمان نماز پیغمبر کی
برکت سے محروم رہا جاتا تھا - حضرت علیؓ سے اسکا حرمان نہ دیکھا گیا اور اسکا سارا قرضہ
اپنے اوپر اوٹ لیا - تو وہ زندہ مسلمانونکی ایذا کو کیون برداشت کرنے لگے تھے - سیر کی کتابون
مین یہ بھی نظر سے گزرا ہے کہ حضرت علی کے اپنے عزیز - یہانتک کہ اِنکے بہائی عقیل اِن سے
ناخوش رہتے تھے اسلئے کہ حضرت علی اِنکے دینے مین مضائقہ کرتے تھے -

ایسا ہی معاملہ حضرت عمرؓ کو بھی پیش آیا تھا کہ اُسامہ بن زید کو زیادہ ملا - تو عبداللہ بن عمر نے باپ سے
گلہ سا کیا - حضرت عمر نے فرمایا کہ تم اور اُسامہ برابر نہین ہو سکتے - مجھکو معلوم ہے کہ پیغمبر صاحب
اُسامہ کے باپ کو تمہارے باپ سے زیادہ دوست رکھتے تھے - حقیقت مین ان لوگون کے کچھ
عجیب حالات ہین - حضرت عمرؓ نے سولہ دینار حج مین صرف کیے اور بیٹے سے کہا کہ ہمنے بیت المال
کا روپیہ زیادہ اوٹھا دیا - حضرت عمر کی خلافت اور سولہ دینار کا خرچ - اور اوس پر افسوس -

حضرت ابوبکرؓ کے باب مین تو پیغمبر صاحب پکارے فرماتے تھے کہ جسقدر انکا روپیہ میرے کام

ف۱ پوچھا کہ اس شخص کو کسیکا کچھ دینا ہے - لوگون نے کہا ہان - پوچھا کہ ادا سے قرض کے لئے بھی
کچھ چھوڑ مرا - لوگون نے کہا نہین - فرمایا تو تم اسکے جنازے کی نماز پڑہ لو - حضرت علی نے کہا یا رسول اللہ
اسکا قرض میرے ذمے - تب آپنے نماز جنازہ پڑھائی - ۱۲

آیا ہے اور کسی کا نہین آیا۔ مالاحد عندنا من ید الّا وقد کافینا ۵۱ ما خلا ابی بکر فان له عندنا یداً یکافیه الله بها یوم القیمة وما نفعنی مال احدٍ قط ما نفعنی مال ابی بکر۔ حضرت عمرؓ کہتے ہین کہ ایک بار پیغمبر صاحب کو روپئے کی ضرورت تھی یعنی وہی مسلمانون کے عام فائدے کے لئے۔ کیونکہ ان کے ہان ذاتی ضرورت سے تو کچھ بحث ہی نہ تھی۔ خیر تو پیغمبر صاحب نے صحابہ کو جمع کر کے وعظ فرمایا۔ حضرت عمر کہتے ہین مینے تو اپنا آدہا مال لا حاضر کیا اور پیغمبر صاحب سے کہہ بھی دیا اور دل مین سمجھا کہ آج حضرت ابوبکرؓ سے مین ضرور بازی لیجاؤنگا۔ دینگے تو وہ بھی ضرور مگر شاید آدھا نہ دے سکین۔ اتنے مین حضرت ابوبکر بھی اپنا چندہ لئے ہوئے آپہونچے۔ پیغمبر صاحب نے مجھسے بھی پوچھا تھا۔ ما ابقیت لاهلك ۵۲ تو مین نے عرض کر دیا تھا۔ مثله ۵۳ حضرت ابوبکرؓ سے پوچھا۔ تو اونھون نے کہا۔ ابقیت لهم الله ورسوله ۵۴ اسکے بعد سے حضرت ابوبکرؓ کا حال یہ ہو گیا تھا کہ بند اور تکمون کی جگہہ کانٹے اور تسنکے لگائے پہرتے تھے۔ اور اسی سے لوگ انکو ذوالخلال کہنے لگے تھے۔ اگر کسی کو چندے کی مقدار پر گھمنڈ ہو تو ان بزرگون مین مقدور والے خدا کے فضل سے اسمین بھی کسی سے ہیٹے نہ تھے۔ السابقون السابقون۔ عبدالرحمن بن عوف غزوۂ تبوک مین نہ جاسکے اسکے کفارے مین ستّر ہزار دینار خدا کی راہ مین صرف کئے۔ ایک بار پانسو اونٹ اور پانسو گھوڑے خیرات کر دئے۔ یہ حضرت عشرۂ مبشرہ مین سے ہین۔ اس بشارت کی خوشی مین قافلے کا قافلہ جو شام سے انکا مال تجارت لا رہا تھا سب خیرات کر دیا۔

۵۱ جس کسی کا ہم پر کچھ احسان تھا ہم سب کا بدلہ اُتار چکے مگر ابوبکرؓ کا ہم پر ایسا احسان ہے کہ اوسکا عوض قیامت مین اونکو خدا کے یہان سے ملیگا اور مجھکو کسی کے مال نے ایسا نفع نہین دیا جیسا ابوبکر کے مال نے ۱۲

۵۲ تمنے اپنے اہل و عیال کے لئے کتنا باقی رکھا ۱۲

۵۳ جتنا حاضر لایا ہون اوسیقدر اہل و عیال کے لئے چھوڑ آیا ہون ۱۲

۵۴ مین نے اللہ رسول کے سوا اہل و عیال کے لئے کچھہ نہین چھوڑا ۱۲

حکیم بن حزام نے سو غلام - عرفے کے دن آزاد کیئے - جنکے گلے مین چاندی کے طوق تھے -
اور طوق پر کندہ تھا - عتقاء اللہ[51] - ساٹھہ ہزار کو معاویہ کے ہاتھہ رہنے کا مکان بیچکر سارا زر
ثمن خیرات کیا - کمال تو ابوطلحہ انصاری نے کیا کہ پیغمبر صاحب پاس کوئی سائل آیا - حضرت
نے پہلے ازواج طاہرات سے کہلا بھیجا - کہ کچھہ ہو تو دو - سب سے جواب صاف ملا - آخر
پیغمبر صاحب نے حاضرین سے فرمایا - کیون بہائی تم مین سے کسی کو ہمت ہے کہ اس غریب کو
ایک رات مہمان رکھے - ابوطلحہ بولے حضرت! میرے ساتھہ کر دیجیئے - مہمان کو لے تو گئے -
گھر پہنچکر معلوم ہوا کہ وہان بھی صفایا ہے - اور کچھہ ہے بھی تو اتنا کہ بچون کا قوت پورا ہو -
آخر اسکے سوا اور کچھہ نکرتے بن پڑا کہ بی بی سے کہا کہ بچون کو تو کسیطرح بہلا پھسلا کر سویرے سے
سُلا دو - کھانے کا وقت آئے تو کسی حیلے سے چراغ گُل کر دینا - مین خالی منہ چلاتا رہونگا -
مہمان کا پیٹ بھر جائے گا - ایسا ہی ہوا - اسی واقعہ کو مفسرین نے آیت و یوثرون علی[52]
انفسہم و لو کان بہم خصاصہ کا شان نزول بتایا ہے - اتبک مین نے شخصی مثالین
بیان کی ہین - یہی حال تھا گروہ کا گروہ سے اور قوم کا قوم سے - مثلاً جب مہاجرین مدینہ
مین آرہے تو انصار نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا حضرت ہمارے
بھائی مہاجر محض بے سروسامان ہین - آپ ہمارے اموال مین اونکا برابر کا حصّہ لگا دیجیئے -
حضرت نے فرمایا تمہارا یہی احسان بہت ہے کہ تم ہمسے کام نہین لیتے - اور خرچ سے ہماری مدد
کرتے ہو - پہر جب بنی نضیر کی غنیمت ہاتھہ لگی تو پیغمبر صاحب کو انصار کی وہ بات یاد تھی - آپنے
انصار سے کہا کہ اب کہو تو غنیمت مین تمہارا حصّہ لگا کر مہاجرین کو تمہارے اموال مین بھی شریک

---

[51] خدا کی راہ مین آزاد کیئے ہوئے ۱۲

[52] اپنے تئین حاجت ہی کیون نہو دوسرون کو اپنے اوپر مقدم رکھتے ہین ۱۲

کرو دن - یا غنیمت صرف مہاجرین کے لئے رہنے دو کہ ان کو ضرورت ہے - تمام انصار نے ایک زبان ہوکر عرض کیا کہ غنیمت صرف مہاجرین کو دیجئے - ہمکو اسکی خواہش نہین اور اپنے مال مین مہاجرین کے شریک کرنے سے ہم پہلے بھی راضی تھے اب بھی راضی ہین -

پھر حُنین کی لڑائی کے بعد جو فتح مکہ کے تھوڑے ہی دنون پیچھے ہوئی - جب ہوازن اور ثقیف کی لوٹ تقسیم ہونے لگی - تو حضرت نے قریش کو خوب جی کھول کر دیا - بعض انصار کے مُنہ سے یہ بات نکلی کہ ہنوز ہماری تلوارون سے قریش کے خون ٹپک رہے ہین اور ان ہی کو بہت دیا جاتا ہے - حضرت کو خبر پہونچی تو آپنے انصار کو جمع کر کے فرمایا کہ مین نے ایسا ایسا سُنا ہے - سو تمکو معلوم رہے کہ مین بمصلحت وقت سمجھکر بعض اوقات نا اہل کو بھی دیتا ہون - کیا تم اس سے راضی نہین ہو کہ لوگون کو مال ملے اور تمکو خدا اور خدا کا رسول - انصار نے عرض کیا کہ ہم مین سے بعض نوجوان آدمیون کے مُنہ سے ایسی بیجا بات نکلی تو سہی مگر ہم مین سے جو صاحب الرّاے ہین اُنکو مطلق شکایت نہین اور ہم خدا اور خدا کے رسول سے راضی ہین - ہمکو مال و دولت کچھہ درکار نہین - ہم اسی کو بڑی دولت سمجھتے ہین کہ آپکے قدم ہمارے سرون پر ہین -

اِن چند باتون سے جو مین نے بیان کین ظاہر ہو گیا ہوگا کہ قرون اولیٰ کے مسلمان کس رنگ سے اسلام اور مسلمانون کی خیر خواہی کرتے تھے - ہم مین بھی خیر خواہان دین ہین - خیر خواہان قوم ہین - اور یہ عمارت - یہ کارخانہ جسمین ہم لوگ اسوقت موجود ہین اس خیر خواہی کا ثبوت مرئی ہے - لیکن گفتگو اسمین ہے کہ آیا یہ خیر خواہی اور اس رنگ کی خیر خواہی مسلمانونکی ضرورت کو کافی ہے یا نہین - میرا کہنا یہی ہے کہ ہرگز کافی نہین - اب تو جان جوکھون کا کچھہ بھی کام نہین - صرف روپئے کا خرچ ہے - سو اسطرح پر سسک سسک کر خرچ کرنے سے نہ ابتک کچھہ ہوا اور نہ آیندہ کچھہ ہو سکے گا - کرنا ہے تو پورا کام کرو - ادہورا کام ہوا نہ ہوا برابر -

عربی - فارسی مین تو کچھ اثر رہا نہین - ابتو چلتا ہوا عمل انگریزی کا ہے سو انگریزی شاعر کہتا ہے

آل[۵۱] دیٹ یو وُڈ - ڈو - وِتھ یور مائٹ ❖ تھنگز ڈن بائی ہاذ آر نیور ڈن رائٹ ❖

ذرا سوچنے اور سمجھنے کی بات ہے کہ قرآن مین جہان جہان مسلمانون کو کوئی حکم دیا گیا - ہر زمانے کے مسلمان مکلف اور مخاطب ہین یا صرف وہی لوگ جو پیغمبر صاحب کے ہمعصر تھے - اگر احکام الٰہی اُسی زمانے کے لوگون کے ساتھ مخصوص ہون تو سستے چھوٹے - مگر ہمنے تو کسی نیچری مسلمان کو بھی یہ کہتے نہین سُنا - سب باتین وہی ہین - کسی مین سرِ مو فرق نہین - اور ہونا ممکن بھی نہین - وہی خدا ہے - وہی قرآن ہے - وہی احکام ہین - اور وہی اُنکا عموم ہے -

ہان ایک بات کا فرق ضرور ہے کہ ویسے مسلمان نہین - اُنھون نے اسلام کو دیکھا ضعیف - محتاج امداد - محتاج حمایت - اور جان و مال سے اوسکی مدد کو پل پڑے - آپ فاقے کیئے اور دوسرون کے پیٹ بھرے - ہم مین بھی کبھی کسی نے ایسا کیا ؟ کسی نے نہین - کبھی نہین - بھوکے بچون کو تھپک تھپک کر سُلایا اور مہمان کو کھلایا - ہم مین بھی کبھی کسی نے ایسا کیا ؟ کسی نے نہین - کبھی نہین - سلطان وقت ہوکر پیوند لگائے موٹا جھوٹا پہنا تاکہ جو کوڑی بچے دوسرے مسلمانون کے کام آئے - ہم مین بھی کبھی کسی نے ایسا کیا ؟ کسی نے نہین - کبھی نہین - کسی نے آدھا اور کسی نے سارا مال ایک دم سے خدا کی راہ مین دے دیا - ہم مین بھی کبھی کسی نے ایسا کیا ؟ کسی نے نہین - کبھی نہین - بے سروسامان بھائیون کی مدد جو کی سو کی اونکو آدھا مال بانٹ دینے کے لیئے اصرار کرتے رہے - ہم مین بھی کبھی کسی نے ایسا کیا ؟ کسی نے نہین - کبھی نہین -

حضرت ص کے چچا حمزہ بن مطلب اور مصعب بن عمر کو پورا کفن تک نہ ملا - یہانتک کہ چادر مُنہ پر

---

۵۱ جو کچھ کرنا ہے بھر مقدور کرو - ادھورے کام کبھی ٹھیک نہین ہوتے ۱۲

ڈہانک کر پیرون پر گھاس ڈالدی گئی - اور یہ اُن مصعب کا مذکور ہے جنکی نسبت پیغمبر صاحب نے فرمایا کہ مین نے دو دو سو درہم کا حلّہ پہنے اپنی آنکھہ سے اونکو دیکھا ہے - ہم مین سے بھی کبھی کسی نے کسی مسلمان کو اس بے سامانی کے ساتھہ دفن ہوتے دیکھا ؟ کسی نے نہین کبھی نہین

حضرت ابوبکرؓ کی طرح تنکے اور کانٹے لگانا تو اون ہی کا کام تہا - ہم مین سے کسی نے چینی کے بٹنون پر بھی کبھی قناعت کی ہے ؟ کسی نے نہین - کبھی نہین - خلاصہ یہ کہ ہم مین سے بھی کبھی کسی نے عام مسلمانون کو اپنے نفس اور اہل و عیال اور عزیزون پر ترجیح دی ہے جسکا دوسرا نام ایثار ہے ؟ کسی نے نہین - کبھی نہین **قطعہ**

خسرو سے خواستگاری شیرین مین کو ہن	بازی اگر نہ پا نہ سکا سر تو کھو سکا
کس مُنہ سے آپکو کہتا ہے عشقباز	اے روسیاہ تجھسے تو یہ بھی نہ ہوسکا

شاعر نے تو کہا ہے ع اے روسیاہ تجھسے تو یہ بھی نہوسکا * اور مین کہتا ہون ع

اے روسیاہ تجھسے تو کچہہ بھی نہوسکا * بس یا تو اپنا استثنا دکھاؤ - یا اسلام - اور خیر خواہی اسلام کے دعوے سے ہاتھہ اوٹھاؤ - یا گزشتہ را صلوات - خیر جو ہوگیا سو ہوگیا - اب اسکی تلافی کرو - سید احمد خان تو میرے لکچر کے سُننے والون مین نہوتے تو بہتر تھا - مجھکو چار و نا چار انکا تذکرہ کرنا پڑتا ہے - اور ان کے برو اُنکی طرح کرنا خود مجھکو ناگوار ہوتا ہے - اِن کو مجھسے بھی زیادہ ناگوار ہوتا ہوگا - مگر یہ میرے اختیار کی بات نہین - ایک شخص کو دیکھتا ہون اور نہ صرف مین دیکھتا ہون بلکہ سارا زمانہ دیکھہ رہا ہے کہ مسلمانون کے پیچھے اپنی جان کھپائے چلا جاتا ہے - کیونکر ممکن ہے کہ مسلمانون پر لکچر دون - اور سید احمد خان کا نام نہ لون - بس ایک اس شخص کی دلسوزی تو اگلے لوگون کی دلسوزی کے لگ بھگ معلوم ہوتی ہے - باقی یون کہنے کو تو ہم سب مسلمان ہین - سبھی اسلام کے خیر خواہ ہین - اور اپنے مقدور کے موافق سبھی کرتے ہونگے ۹

اے ذوق کسکو چشم حقارت سے دیکھئے	سب ہم سے ہین زیادہ کوئی ہمسے کم نہین

سید احمد خان کے ظاہر حال سے دھوکا ہوسکتا ہے کہ اونچے درجے کے انگریزون کی طرح ماند و بود کرتے ہین - گورنرون کو مہمان رکھتے ہین - ان کے ہم پیالہ اور ہم نوالہ ہین - توبہ توبہ زبان آخر تو چمڑے کی ہے - اسوقت کیا بہکی ہے - ہم پیالہ نہین صرف ہم نوالہ - ایک بدگمان آدمی کو یہ کہدینا - اور نہ صرف کہدینا - بلکہ اُن لوگونکو جو حقیقت الحال سے آگاہ نہین - یقین کرادینا کیا مشکل ہے کہ انکی ساری خیر خواہی اسی مین منحصر ہے کہ لوگون کی جیبین ٹٹولتے پھرتے ہین - اور اسکا کریڈٹ آپ لیتے ہین - حلوائی کی دوکان پر دادا جی کی فاتحہ - لیکن جسکے دل مین ایسا واہمہ گذرے اوسکو اس بات پر بھی نظر کرنی چاہیئے کہ سید کو چار و ناچار فیلبانون کے ساتھ دوستی رکھنی پڑتی ہے - اور وہ بڑے پھاٹک کے بدون نبھہ نہین سکتی ہے

یا مکن با پیلبانان دوستی	یا بنا کن خانہ بر بالاے پیل

اگر یہ انگریزون کیطرح کی ہائی لائف (اونچی شاندار زندگی) نہ رکھین - تو کوئی اعلے درجے کا انگریز یا اعلیٰ درجے کا نیٹو (ہندوستانی) جن بیچارون نے ع

فکر ہرکس بقدر ہمت اوست * انگریزی عملداری سے اتنا ہی فائدہ اوٹھایا ہے - کہ انگلش ہیبٹس (اوضاع انگریزی) کا منہ چڑانے لگے ہین - ایسے لوگون مین سے کوئی انکی طرف رخ کرے - رخ کرنا کیسا - اپنی اسپیشل ٹرینون کے علیگڈہ اسٹیشن مین ٹھہرنے کے بھی تو روادار نہون - اور ایسی موٹی آسامیان دام مین نہ آئین تو چندے کی بھاری بھاری رقمین کن سے ہاتھہ لگین - یہ ہے لم - سرسید کی فوق البھڑک زندگی کی - اگر اوسکو فوق البھڑک کہنا درست ہو - مجھکو حقیقت مین معلوم نہین کہ سید احمد خان نے اپنی جیب خاص سے کیا خرچ کیا - لیکن چونکہ انکا عداد اغنیا مین نہین ہے انکی قومی ہمدردی کا اندازہ چندے کی

مقدار سے کرنا بے انصافی ہے - جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مین بھی چندے کی ضرورت ہوئی تو مقدرت والون نے دینار و درم کی تھیلیان لاکر الٹ دین - ایک بے مقدور صحابی تھے انکا دست رس یہین تک تھا کہ چند مٹھی کھجورین جو اونکو میسر آئین لا حاضر کین - اِسکی اُن لوگون نے جو دل سے نہین بلکہ چندے کی مقدار سے دلی ہمدردی کی جانچ کرتے تھے ہنسی اوڑائی - اللہ میان کو انکی ہنسی ایسی بُری لگی کہ بڑے غصے کی ایک آیت نازل ہوئی اَلَّذِین یلمزون المطوعین من المومنین فی الصدقات والذین لا یجدون الا جھدھم فیسخرون منہم سخر اللہ منہم ولھم عذاب الیم - پس سید احمد خان کی قومی ہمدردی کا موازنہ کرنا چاہیئے اس سے کہ اُنھون نے اپنے جسم اور دل اور دماغ اور آرام کو جسکے اس عمر مین سبھی سخت حاجتمند ہوا کرتے ہین اور یہ بھی ہین قوم کے نذر کر دیا - کیا مال ان چیزون سے بھی زیادہ عزیز ہوسکتا ہے - پس ضرور بقدر دسترس اوسکے خرچ کرنے مین بھی اونھون نے دریغ نہین کیا ہوگا - اونھون نے دلسوز - وفادار - اور نمک حلال غلامون کی طرح قوم کی چند در چند خدمتین کین - مین یہانتک بھی انکی بہت قدر نہین کرتا - جس چیز کی سب سے زیادہ وقعت میرے ذہن مین ہے یہ ہے کہ قوم منت پذیر نہ ہوئی - (افسوس) اور یہ شخص اوسی خوشدلی اور اوسی سرگرمی کے ساتھ اپنے کام مین لگا ہوا ہے -

آج سر سید کی لیاقت کا ہندوستان مین ایسا سکہ بیٹھا ہوا ہے کہ انگریزی سرکار مین گنجایش نہین تو ہندوستانی سرکارون مین ہزارون کی نوکری انکی جوتیون سے لگی پڑی تھی - مگر اونھون نے اپنی دُھن کے آگے ان باتون کا خیال بھی نہ کیا ہوگا - یہ وہ خیرخواہیان

ل۹۵ خیرات کرنے والے مسلمان جنکو اپنی محنت کی کمائی سے زیادہ کا مقدور نہین جو لوگ ایسے مسلمانون پر صدقات کے بارے مین طعن و تمسخر کرین اللہ ان کے ساتھ تمسخر کرتا ہے اور اونکو دُکھ کی مار ہے -

ہین کہ روپیہ تو ایک بے حقیقت سی چیز ہے جواہرات بھی انکا مول نہین ہوسکتی - سرسید مین ہم
اس بات کا ثبوت پاتے ہین کہ جس چیز کی مسلمانون کو ضرورت ہے وہ سچی ہمدردی ہے مقدور
ہو نہ سہی - ہمکو دینے والے درکار نہین بلکہ درکار ہین لینے والے - لینے والے ہون گے تو
وہ دینے والے آپ پیدا کرینگے - جن لوگون نے علیگڈہ کالج مین چندہ دیا اونکا دینا
ایک حسنہ ہے - اور سید احمد خان کہین داعی الی الخیر ہوئے - کہین دال علی الخیر کہین
قائد الی الخیر - کہین سائق الی الخیر - پس اونکے یہ مزید حسنات ہین - اور سرسید مسلمانون
کے لئے خیر محض - اسلام کو جو ترقی ہوئی تھی وہ بھی مفلس ہی مسلمانون کی کوشش سے ہوئی
تھی - پس جسکو خدا توفیق دے اور اوسکے دلمین مسلمانون کی امداد کا داعیہ پیدا ہوچاہئیے کہ
متوکلا علی اللہ اوٹھہ کھڑا ہو اور بے سامانی کیطرف سے ذرا بھی پس و پیش نکرے - ارادہ ہی
کافی سامان ہے بشرطیکہ پکا ہو - کیا خوب کہا ہے صمم العزم فی المہمات جدا - قل ما خاب
صادق العزمات - ایک بات میرے دلمین دیر سے کھٹک رہی ہے اور مین اوسکو
ٹالتا چلا آتا ہون - مگر کب تک - ؟ اور اوسکو لگا رکھون تو کس دن کے لئے - وہ یہ کہ قرآن
مین جو جگہہ جگہہ جہاد کی مدح ہے - تاکید ہے - مجاہدین کے لئے بشارتین ہین مواعید ہین اور
اوسکو افضل الاعمال فرمایا ہے - آیا جہاد سے وہی لڑائی مراد ہے جسمین خون نکل آتا ہے جسمین
سر پھوٹتے ہین - اور ہڈیان ٹوٹتی ہین - اور سُنا ہے کہ آدمی مر بھی جاتا ہے - اگر یہ ہے تو اسکے
افضل الاعمال ہونے مین کیا شک ہے - مگر اس صورت مین وہ فرض موقت ہوگا - یعنی اسکی ضرورت
واقع ہوگی فی وقتٍ دون وقت - لیکن الفاظ قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز روزے کی
طرح جہاد بھی حکم مستمر اور متجدد ہے - اور ایک حدیث اسطرح کی بھی ہے کہ جناب پیغمبر خدا ایک غزوہ

ل مشکل باتون کا عزم کرو تو تصمیم کے ساتھہ کرو سچے ارادے کا آدمی کمتر ناکام رہتا ہے ۱۲

سے واپس تشریف لائے - اور فرمایا کہ رجعنا[ف] من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر اور
مسلّم ہے کہ جہاد اکبر سے مراد تزکیۂ نفوس ہے تو معلوم ہوا کہ جہاد کا اطلاق صرف لڑائی بھڑائی اور
مارکٹائی پر نہین - بلکہ ہر عمل خیر جسمین جہد و مشقت ہو داخل جہاد ہے - ہم اپنے محاورے مین ہاتھ
دھو کر ایک کام کے پیچھے پڑنے کو جان کا لڑا دینا بولتے ہین - پس اگر مثلاً یجاھدون فی
سبیل اللہ بانفسہم کا ترجمہ کیا جائے کہ خدا کی راہ مین اپنی جانین لڑا دیتے ہین تو میرے
نزدیک زیادہ روبہ صحت ہوگا - بیشک ایک وہ وقت تھا کہ جہاد فی سبیل اللہ منحصر اور متعین تھا لڑائی
مین لیکن اب مسلمانون کی بہتری اسی مین ہے کہ اہل یورپ کے علوم کو تکمیل کے ساتھ حاصل کرین -
اور ہمارے زمانے کا جہاد یہی ہے کہ جسطرح بن پڑے مسلمانون کو تعلیم دیجائے مین جانتا ہون
کہ آجکل کے مولوی اس تفسیر کو سنکر کان کھڑے کرینگے - مگر مین سچے دل سے کہتا ہون کہ نہ خوف سے
اور نہ خوشامد سے بلکہ دیانت سے مین انگریزی عملداری کو خاصکر مسلمانون کے حق مین بڑا ہی
احسان الٰہی سمجھتا ہون - مسلمانون کو اپنی عملداری مین بھی وہ امن اور آزادی نصیب نہین جو
ہم مسلمانان ہند کو امپرس وکٹوریا کے ظل حمایت مین ہے -

جو لوگ اسلام کے معتقد نہین اکثر ناواقفیت سے اور بعض ضد سے اسلام پر تہمتین لگاتے ہین
مگر غدر اور بدعہدی کی اسلام مین اس سختی کے ساتھ ممانعت کیگئی ہے کہ کوئی جھوٹون بھی
ایسا الزام نہین لگا سکتا - خدا (مسلمانون کا خدا) کیسے صاف لفظون مین پکار رہا ہے -
یا ایھا الذین اٰمنوا اوفوا بالعقود[ف۲] - والموفون بعہدھم اذا عاھدوا - اوفوا بالعہد
ان العہد کان مسئولا - لا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا - خیر یہ تو لکھنے اور کہنے کے

ف ہم چھوٹے جہاد سے لوٹ کر بڑے جہاد کی طرف متوجہ ہوئے ہ ف۲ اے ایمان والو عہد و پیمان کو پورا کرو - جب
عہد کرلین تو اپنے عہد کو پورا کرنے والے - عہد کو پورا کرو کیونکہ اسکی پرسش ہونے والی ہے - امر کے بعد زمین مین فساد مت پھیلاؤ

احکام ہین اب دیکھو اونکی تعمیل - کہ پیغمبر خدا صلعم نے حسب تقاضاے مصلحت وقت حدیبیہ
کی صلح دب کر کی تھی - اوسمین شرط یہ ٹھہری تھی کہ دوران صلح اگر مکّے والون مین کا کوئی شخص بھاگ کر
پیغمبر صاحب کی طرف چلا جاے تو پیغمبر صاحب اوسکو واپس کردین اور اگر پیغمبر صاحب کا آدمی بھاگ کر مکّے والونمین
جا ملے تو خیر صلحنامہ پر دستخط ہو ہی رہے تھے کہ اتنے مین سہیل کا بیٹا ابو جندل جسکو باپ نے مسلمان ہوجانے
کی وجہ سے زنجیرون مین جکڑ رکھا تھا - گرتا پڑتا پیغمبر صاحب پاس حاضر ہوا - اوسکو دیکھکر
صحابہ کے تیور بدلے - اور پیغمبر صاحب کو بھی ملال تو بہتیرا ہی ہوا مگر صلح کر چکے تھے - صاف کہدیا
کہ بھائی جا - صبر کر - مین تو بدعہدی نہین کرونگا -

اسیطرح سے ابو بصیر - مکّہ سے بھاگ کر مدینہ مین آئے - جون ہی پیغمبر صاحب نے انکو دیکھا فرمایا -
ویل امّہ مسعر حرب[¹] - اور بے تامل انکو اُن دو آدمیون کے حوالے کردیا جو انکو پکڑنے آئے تھے -

ایک بڑی ہی عمدہ حدیث ہے کہ پیغمبر صاحب نے اپنے وقت کے سلاطین کو دعوت اسلام کے
خط لکھے - ایک خط روم کے ہرقل کے نام بھی تہا وہ جو اوسکو ملا تو اوسنے دریافت کیا کہ
دیکھو مکّے کے لوگ تجارت کے لئے اکثر آیا کرتے ہین اگر ہون تو اونکو حاضر کرو - چنانچہ سارے
قافلے کو ہرقل پاس لیگئے اونمین ابو سفیان بھی تھے جو اسوقت تک پیغمبر صاحب کے بڑے
مخالف تھے - ہرقل نے ان لوگون سے پیغمبر صاحب کے جزو کل حالات پوچھے - اونمین سے
ایک بات یہ بھی تھی کہ اس شخص نے یعنی پیغمبر صاحب نے کبھی بدعہدی بھی کی ہے - ابو سفیان
کہتے ہین کہ پیغمبر صاحب کی مخالفت کی وجہ سے کئی بار میرے دلمین آیا کہ جھوٹ کہہ دون - مگر
ساتھ والون کے ڈر سے نہ کہہ سکا - جب ہرقل نے پوچھا کہ کبھی بدعہدی بھی کی ہے تو آخر مین
اتنی بات کہہ ہی گذرا کہ ابتک تو نہین کی - آگے کی خبر نہین -

[¹] اسکا بُرا ہو لڑائی کی آگ کا بھڑکانے والا آیا - ۱۲

پیغمبر صاحب کو تو عہد کے نباہ کا یہانتک خیال تھا کہ ایک خطبے مین آپنے فرمایا - اوفوا[۵۱] بحلف الجاھلیة فانه یعنی الاسلام لایزیدہ الاشدة - معاویہ نے اہل روم سے میعادی صلح کی - جب میعاد قریب الانقضا ہوئی تو اونھون نے اس ارادے سے سرحد کی طرف کو کوچ کرنے شروع کردیئے کہ میعاد گزرتے ہی حملہ کردین - اتنے مین دیکھا کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار چلاتا چلا آرہا ہے - اللہ[۵۲] اکبر اللہ اکبر وفاء لاغدر - دیکھا تو عمرو بن عینیہ صحابی تھے - معاویہ نے حال پوچھا تو اونھون نے کہا - سمعت[۵۳] رسول اللہ یقول من کان بینه وبین قوم عھد فلا یحلین عھدا ولا یشدنه حتی یمضی امدہ اوینبذ الیھم علی سواء - یہ سنتے ہی معاویہ اولٹے لوٹ پڑے -

مہاجرین اولین نے جب نجاشی کے پاس جاکر پناہ لی تو وہان نجاشی کو ایک لڑائی پیش آگئی - مسلمان تو گھبرا گئے کہ یہان بھی ہماری تقدیر سے مکہ نے پیچھا نچھوڑا - ع ہر زمین کہ رسیدیم آسمان پیداست + کمرین باندہ باندہ نجاشی کے ساتھہ ہولئے - اور اوسکی فتح کے لئے دعائین مانگا کئے - سوا لگ آیسے احکام اور ایسی مثالون کے ہوتے ہوئے ہول[۵۴] برٹش انڈیا مین کبھی کوئی مسلمان اوس جہاد کا خیال کرہی نہین سکتا جسکے معنی ہین دشمنی اور مخالفت کی لڑائی - ایسی لڑائی اس عملداری مین کسی بھلے آدمی کا شیوہ نہین اور نہ اسکو عقل جایز رکھے اور نہ مذہب - مگر ہان - (کوئی پولیس کا آدمی تو ادہر ادہر نہین لگا ہے) گورنمنٹ کے تو نہین اہل یورپ کے ساتھہ علمی مورچہ لینے کو بے اختیار جی چاہتا ہے - کمبخت مسلمان ہمت ہی نہین کرتے -

---

۵۱ زمان جاہلیت کے عہد و پیمان کو نباہو کیونکہ اسلام کی وجہ سے اوسکو اور قوت ہوگئی ہے ۱۲

۵۲ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے عہد کا نباہ چاہیئے نہ بدعہدی - ۱۲

۵۳ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو کہتے ہوئے سُنا کہ اگر کوئی شخص کسی قوم کے ساتھہ عہد و پیمان رکھتا ہو تو اوسمین تا انقضاے مدت کمی بیشی نکرے یا اونکے ساتھہ معاملہ بمساوات کرے ۱۲ ۵۴ تمام ہندوستان ۱۲

ہینے مضمون ایسا وسیع اختیار کیا کہ اگر مین وعظ کہتا ہوتا تو زیادہ نہین تاہم ایک برس تو خاصا گھسیٹ لیجاتا میرا دماغ نہین تھکا۔ آواز نہین تھکی۔ مگر کھڑے کھڑے ٹانگین تھک گئی ہین۔ اور مستمعین بھی ملول ہوگئے ہونگے۔ مین مسلمانون کے مورلز پر کچھہ ریمارکس کرنے کو تھا مگر وہ بھی دیر طلب کام ہے۔ تو مین اپنے لکچر کو ختم کئے دیتا ہون۔ مگر چلتے چلتے ایک آیت تو اور سنو۔ اسکا ایک ایک حرف ہمپر منطبق ہو گویا ہم ہی اسکی شان نزول ہین۔ ھاانتم ھؤلاء تدعون لتنفقوا فی سبیل اللہ فمنکم من یبخل ومن یبخل فانما یبخل عن نفسہ واللہ الغنی وانتم الفقراء۔ وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم۔ [۵۱] اس آیت مین دو باتین "سیریس نوٹس" لینے کی ہین ایک تو یہ ومن یبخل فانما یبخل عن نفسہ یعنی جو کوئی بخل کرے تو یہ نہ سمجھے کہ دوسرے محروم رہے نہین وہ خود محروم رہا۔ کیونکہ جو کچھہ خدا کی راہ مین خرچ کرتا اوسکا فایدہ اوسی کو پہنچتا۔ اس سے ہماری عام غلطی کی اصلاح ہوتی ہے کہ لوگ خدا کی راہ مین دینے اور لینے والے یا دلوانے والے پر احسان رکھتے اور نہین سمجھتے کہ خدا کی راہ مین دینا عین اپنے تئین دینا ہے۔ دوسری دہکی۔ ان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم۔ خدا اور اوسکی عظمت اور شان اور قدرت کو جاننے پہچاننے والے کے دل پر ویسا ہی اثر کرے گی جیسا کہ دوسری جگہہ فرمایا ہے۔ لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ۔ [۵۲] مگر نہ ویسے دل ہین نہ ویسا ایمان ہے ؂

باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست	در باغ لالہ روید و در شور بوم خس

ایک دل زرارہ بن اوفی تابعی قاضی بصرہ کا تھا کہ نماز مین فاذا نقر فی الناقور [۵۳] پڑھا۔ بے اختیار

[۵۱] دیکھو تم ہی خدا کی راہ مین خرچ کرنیکے لئے بلائے جاتے ہو۔ تو کوئی کوئی تم مین سے بخل کرتا ہے۔ اور جو بخل کرتا ہے تو وہ اپنے حق مین بخل کرتا ہے۔ اور اللہ بے نیاز ہے اور تم حاجتمند ہو۔ اور اگر نہ مانوگے تو تمہارے بدلے دوسرے لوگوں کو لے آئیگا تو وہ تم جیسے ہونے کے بھی نہین ۱۲

[۵۲] اگر ہمنے یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کیا ہوتا تو وہ خدا کے خوف سے جھک گیا ہوتا پھٹ گیا ہوتا ۱۲ [۵۳] جب پھونکا جاویگا صور

چیخ نکلے۔ اور چیخ کے ساتھ روح پرواز کرگئی۔ اب فاذا نقر فی الناقور کے معنی کون سمجھتا ہے اور سمجھتا تو اوسکا یقین کون کرتا۔ سمجھنے والے تو ان فکرون مین پڑے ہین کہ عرصہ گاہ محشر نہوا کوئی فوج کا پڑاؤ ہوا۔ پس ناقور سے اسکے اصلی معنی مراد ہو نہین سکتے۔ اللہ میان بھی کہتے ہونگے کہ عجب کٹھ حجت بندون سے معاملہ پڑا ہے۔ کبھون نے قرآن کو ابن حاجب کا کافیہ بنا دیا ہے۔ کہ لفظ مُنہ سے نکلا۔ اور اعتراضات کی بوچھاڑ شروع ہوئی۔ اسطرح کے شبہات کا دل مین خطور کرنا بڑے خطرے کی بات ہے۔ یہ نشان ہے اس بات کا کہ طبیعت دین کی باتون کے قبول کرنے سے اِبا کرتی ہے۔ فمن یرد اللہ ان یھدیہ یشرح صدرہٗ للاسلام ومن یرد ان یضلہٗ یجعل صدرہٗ ضیقًا حرجًا کانما یصعد فی السماء۔[۵۱] (لکچرار نے کالج کے لڑکون کی طرف نظر کی جو ہال کے دونون طرف اونچے گیلری پر جمع تھے اور خوب قہقہہ اوڑا) بیشک انسان کو جتنی قوتین جسمانی اور دماغی دیگئی ہین کسی مصلحت سے دیگئی ہین۔ انمین سے کسی قوت کا مہمل اور معطل رکھنا داخل رہبانیت ہے۔ ولا رھبانیۃ فی الاسلام۔ مگر اعتدال شرط ہے۔ ضرور عقل بھی ایک قوت ہے اور بڑی بکار آمد قوت ہے۔ مگر اسکی رسائی کی بھی ایک حد ہے اسکو اسکی حد سے باہر پہیلنا۔ گرنا ہی ہے۔ اور یہی وہ عیب ہے جس سے تنگی طبیعت کا آدمی محفوظ نہین رہ سکتا۔ جتنا علم اسوقت دنیا مین ہے ازمنۂ ماضیہ کے علوم سے کتنا ہی زیادہ کیون نہو۔ پھر بھی قاصر و محدود ہے۔ وما اوتیتم من العلم الا قلیلا۔[۵۲] تو جو شخص دین کی ہر ایک بات کو اپنی عقل کی گرفت مین لانے کی کوشش کرتا ہے وہ اوس گھٹکے ٹٹ پونجیئے پنساری سے زیادہ آنسٹ نہین ہوسکتا جو اپنی کوٹھی سے ساری قرابادین کی دوائین مہیا کردینے کا ادعا کرے۔

---

[۵۱] جسکو خدا ہدایت دینی چاہتا ہے اسلام کے لئے اسکے سینے کو کھول دیتا ہے اور جسے گمراہ کرنا چاہتا ہے تو اوسکے سینے کو تنگ مرکا ہوا کردیتا ہے جیسے کوئی اسکو آسمان مین لئے چلا جارہا ہے ۱۲

[۵۲] علم تو تمکو دیا گیا ہے مگر کچھ یون ہی سا ۱۲

اگر عقل انسانی مین اتنی وسعت ہوتی کہ وہ تمام اسرار حکمت الٰہی پر احاطہ - اور اُن باتون مین جو
بعد مرگ پیش آنے والی ہین - راے زنی کرسکتی تو دین کا سارا سلسلہ ہی درہم برہم ہوجاتا -
اور وہی عقل لوگونکی ہدایت کو کفایت کرتی - تحقیقات کا جو طریقہ ہمارے نوجوان انگریزی خوان
ساکنان ملاء اعلیٰ (لکچرار نے کالج کے طلبہ کی طرف پھر سر اُٹھاکر دیکھا) پسند کرتے ہین اسکا ایک
پہلو بہت ہی زبون ہے - کہ جب ہم ہر ایک مسئلے کو عقل کی روشنی سے دیکھین اور کسی بات مین
قصور فہم کا اعتراف نکرین اور جو امر اپنی سمجھ سے بالاتر پائین اُسے جھٹلائین - بل کذبوا[له] بما لم یحیطوا
بعلمه - یا اوسکی تاویل کے درپے ہون تو حقیقت مین ہم مخبر صادق پر ایمان نہین لاتے بلکہ ایمان
لاتے ہین اپنی عقل پر اور بس - یہ بیان منجر ہوتا ہے ایک بہت بڑی بحث کی طرف جسکے لئے وقت
مساعد نہین - بات یہ ہے کہ میری مت کسی سے نہین ملتی - نہ اولڈ سکول (پرانے خیالات) والون
کی طرح مین ڈارک ویوز (کوتاہ نظر) رکھتا ہون اور نہ نیچریون کی سی بلند پروازی - جب سر سید نے
مجھکو لکھا کہ تجھکو مسلمانون پر لکچر دینا ہوگا - تو مین نے اپنے ان ہی خیالات کی وجہ سے فی اول الوہلہ -
چاہا تھا کہ عذر کرون - پھر مینے سمجھا کہ سر سید تو نہین مگر شاید کسی کو ایسا گمان ہو کہ لاہور کی کانفرنس
مین جو ذرا تعریف ہوگئی تھی تو شیخی مین آگیا ہے - بلاتے ہین تو بوڑھے نخرے کرتا ہے -
اس سوء ظن کے دفع کرنے کو مین بے عذر آ موجود ہوا - اگر آج کے لکچر نے کوئی خاص اثر
پیدا کیا تو واہ رے مین - ورنہ مجھکو تو اس مضمون پر کوئی حرف مُنہ سے نکالتے ہوئے پھر
سنوگے نہین - یہ ظرف خدا نے سر سید ہی کو دیا ہے ع کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم +

لہ جو سمجھ مین نہ آیا لگے اوسکو جھٹلانے ۱۲

تمت

ترکیب بند

مولانا مولوی محمد الطاف حسین صاحب حالی

متعلق

اجلاس چہارم محمڈن ایجوکیشنل کانگریس

منعقدہ بمقام علیگڈہ

در مطبع مفید عام آگرہ طبع شد

ترکیب بند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زمانہ دیر سے چلا رہا ہے اے مسلمانو
کہ ہے گردش مین میری غیب کی آواز پہچانو

سُنے ہون گر نہ معنی لاتسبوا الدہر[۱] کے تمنے
تو اب سن لو کہ ہون مین شان ربانی مجھی مانو

وہ ناصح اور ہونگے جنکا کہنا ٹل بھی جاتا ہے
اگر میری نہ مانوگے تو پچتاؤ گے نادانو

مری بازی کا منصوبہ گیا کب کا پلٹ یارو
خبر تمکو بھی ہے کچھ؟ اے مری چالوں سے بیگانو

گئے وہ دن کہ نفرین کرتے تھے دیندار دنیا پر
بقاے دین وملت منحصر دنیا پہ اب جانو

گئے وہ دن کہ ثروت باپ دادا چھوڑ جاتے تھے
پس اب ثروت ہی مزدورونکا حصہ ای تن آسانو

گئے وہ دن کہ لاکھون بے ہنر یہان عیش کرتے تھے
ہوا ہے بے ہنر جینا بھی اب مشکل مری جانو

مٹے ہو جس ہنر اور فن پہ تم وہ مٹنے والے ہین
یہ سودا کب تک اے شمع سحرگاہی کے پروانو

بھرا سمجھے ہو جس گھر کو نہین دیّار وہان کوئی
کہان بیٹھے ہو تم اے خانۂ ویران کے دربانو

نصیحت میری مانو اب بھی اپنی ہٹ سے باز آؤ
پھری جسوقت دیکھو میری چتون تم بھی پھر جاؤ

گیا دورہ حکومت کا بس اب حکمت کی ہے باری
جہان مین چار سو علم وعمل کی ہے عملداری

جنھین دنیا مین رہنا ہے رہے معلوم یہ انکو
کہ ہین اب جہل ونادانی کے معنی ذلت وخواری

[۱] یہ ایک حدیث کی طرف اشارہ ہے جسکے الفاظ یہ ہین " لاتسبوا الدھر فان الدھر ھو اللہ " یعنی زمانہ کو بُرا نہ کہو کیونکہ وہ بھی ایک شان ہے شیون الٰہی مین سے اور زمانہ کے جو واقعات تم کو ناگوار گذرتے ہین وہ درحقیقت خدا کے کام ہین"

ضرورت علم و دانش کی ہے ہر فن اور صناعت مین
نہ چلسکتی ہے اب بے علم نجّاری نہ معماری

جہان علم تجارت مین نہ ماہر ہونگے سوداگر
تجارت کی نہ ہوگی تا قیامت گرم بازاری

نہ آئیگی پسند اُن نوکرون کی خدمت و طاعت
جنھین پائین گے آقا زیورِ تعلیم سے عاری

اگر چاہین گے کرنی آدمی گھوڑونکی سائیسی
تو دینا ہوگا اونکو امتحانِ علم بیطاری

نہ مستغنی بنگا دل علم سے ہین اب نہ باورچی
ہوا ہے مدرسون سے مطبخون تک فلسفہ جاری

یقین جانو کہ آیندہ ملے گی درسگاہون مین
گر آٹا پیسنے کو چاہیئے گی اک پسنہاری

کوئی پیشہ نہین اب معتبر بے تربیت ہرگز
نہ فصّادی نہ جرّاحی نہ کحّالی نہ عطّاری

جہانتک دیکھیئے تعلیم کی فرمانروائی ہے
جو سچ پوچھو تو نیچے علم ہے اوپر خدائی ہے

گئے وہ دن کہ تھا علم و ہنر انسان کا اک زیور
ہوئی ہے زندگی جو منحصر اب علم و دانش پر

کوئی بے علم روٹی سیر ہو کر کھا نہین سکتا
نہ زرگر اور نہ آہنگر نہ بازیگر نہ سوداگر

مہندس چاہیئے مزدور اب اور راج اقلیدس
بس اب دنیا مین بیعلمون کا ہے اللہ ہی یاور

نہ پہنے گا کوئی جاہل کی شاید سی ہوئی جوتی
بس اب سوچی فلاطون سے یونھین کچھ ہون تو ہون کمتر

جہانداری مین آج ایک ایک عامل ہے جم و کسریٰ
جہانگیری مین ہے ایک اک سپاہی طغرل و سنجر

گئے وہ دن کہ تھے محدود کام انسان کے سارے
برابر تھا بئے کا گھونسلا اور آدمی کا گھر

یہ دورہ ہے بنی آدم کی روز افزون ترقی کا
جو آج اک کام ہے اعلیٰ تو کل ہو اُس سے اعلیٰ تر

کوئی دن مین خسارہ سب سے بڑھکر اسکو سمجھینگے
کہ دو دن آدمی ٹھہرا رہے یہان ایک حالت پر

نہ تھا غیر از ترقی فرق کچھ انسان و حیوان مین
دیا ہے امتیاز انسان کو یہ تعلیم نے آکر

زمانہ نام ہے میرا تو مین سب کو دکھا دونگا
کہ جو تعلیم سے بھاگین گے نام اونکا مٹا دونگا

ہمارے شکر سے اسی قوم احسان اوسکا بالا ہے
کہ جسنے قوم کی تعلیم کا یہان ڈول ڈالا ہے

خدا کی برکت اور رحمت ہو نازل تجھپہ اے سید
کہ تو نے بھائیون کا ڈوبتا بیڑا سنبھالا ہے

فدائی قوم کے تجھسے ہی گذرے ہونگے دنیا مین
کہ دلسوزی کا جنکی آج توموں مین اُجالا ہے

بھلائی کا تری احسان مانین یا نہ مانین ہم
بھلائی کرنے والون کا ہمیشہ بول بالا ہے

کرین کیا گر نہ ابناے زمان ہون بدگمان تجھسے
کہ دردِ دل کی کیفیت سمجھ سے اونکی بالا ہے

نمونہ کوئی ہمدردی کا دیکھا تھا نہ یارون نے
ترے کامون نے اُنکو اسلئے حیرت مین ڈالا ہے

کیا ہے کام جو تو نے نہ ڈر انجام سے اُسکے
کہ نیکی کا نشان قایم خدا خود رکھنے والا ہے

کیا گو تو نے سب کچھہ پر بہت کچھہ ہے ابھی کرنا
ہے آخر قوم کی تعلیم یا مُونہ کا نوالا ہے

جسے احباب اِک قصرِ رفیع الشان سمجھے ہین
نہو تو اسکا پشتیبان تو اک مکڑی کا جالا ہے

عزیزون کو خدا وہ نا مبارک دن نہ دکھلائے
کہ سایہ تیری ہمدردی کا اُنکے سر سے اُٹھ جائے

ترے احسان رہ رہ کر سدا یاد آئین گے اونکو
کرینگے ذکر ہر مجلس مین اور ڈھونڈھینگے اونکو

تری کوشش پہ تیری زندگی مین جو کہ ہنستے ہین
نتائج اوسکے تیرے بعد خون رُلوائینگے اونکو

تری رایون کو جو منسوب کرتے ہین ضلالت سے
زمانہ کے حوائج جلد ترسا ئینگے اونکو

ترے کامون کو خود رائی پہ جو محمول کرتے ہین
وہ جب آئینہ دیکھین گے تو ہم دکھلائینگے اونکو

اونھون نے خود غرض شکلین کبھی دیکھی نہین شاید
دل اُنکے۔ کوئی دن جاتا ہے۔ خود جھٹلائینگے اونکو

بہت مشکل ہے جانی سرد مہری قوم کے دل سے
مگر تیرے ہی دل کے داغ کچھہ گرمائینگے اونکو

اگر ہین بھی کہین کچھہ کچھہ دبی چنگاریان باقی
لگائینگے وہ گھر مین آگ جب سلگائین گے اونکو

بہت ہین مدعی ہمدردیِ اسلام کے لیکن
ٹٹولین گے اُنھین جب یار خالی پائینگے اونکو

کبھی تسبیح کو اونکی ملی فرصت وظائف سے
تو تیری خدمتین اسلام کی گنوائین گے اونکو

ملا گو قوم سے ابتک نہین اصلا صلا تجھکو
نہین امید پر تجھسے کہ ہو اسکا گلا تجھکو

جنھون نے قوم کی اصلاح کا بیڑا اوٹھایا ہے
اونھون نے پھل سدا محنت کا کم دنیا مین پایا ہے

یہ تیری خوش نصیبی تھی کہ ثمرہ تیری کوشش کا
خدا نے زندگانی مین تری تجھکو دکھایا ہے

بہت جھکّڑ چلے اور آئین اکثر آندھیان لیکن
رہا گلزار ہوکر باغ جو تونے لگایا ہے

دیا ہے ساتھ بھی تیرا ہزارون نے دل وجان سے
اگر دو چار نے کچھ کہکے تیرا دل دکھایا ہے

ادہر پورب سے پچھّم تک اُدہر اُتّر سے دکّھن تک
مددگار اپنا جس گوشہ مین ڈہونڈا تو نے پایا ہے

اودہ سے سندھ تک کشمیر سے راس کماری تک
دلون مین تونے سکّہ شہر شہر اپنا بٹھایا ہے

دکن مین تیرے یار ہین دوآبہ مین ترے ساتھی
ترا مداح ملکون مین ہر اک اپنا پرایا ہے

خصوصًا وہ مبارک ملک جسنے ہند مین اول
رکاب اسلام کی تھامی اور اسپر سر جھکایا ہے

خدا کی برکتین پنجاب اور پنجاب والون پر
جنھون نے ہر سفر مین تجھکو آنکھون پر بٹھایا ہے

جنھون نے قوم کا ہمدرد دل سے تجھکو مانا ہے
تری نصرت مین اخلاص مسلمانی دکھایا ہے

نہو افسردہ دل اور قوم پر فیض اپنا رکھہ جاری
کہ اک ہمت سے تیری بندہ رہی ہین ہمتین ساری

ہوئے ہین سرد۔ دل یارون کے تو ڈھارس بندھاتا رہ
امیدین اونکے استقلال سے اپنی بڑھاتا رہ

ہوا پروا ہو یا پچھوا نہ کر تو اسکی کچھ پروا
لگایا ہے چمن جو تونے پودا اوسمین لگاتا رہ

امیدین ہین بہت وابستہ تیری زندگانی سے
دعائین قوم کی لے لیکے عمر اپنی بڑھاتا رہ

ابھی سیراب کم ہین اور بہت ہین تشنہ لب باقی
سبیل آخر لگائی ہے تو پیاسون کو پلاتا رہ

نہین تعلیم بے علمون کی کم اِحیاے موتیٰ سے — جہانتک تجھمین دم باقی ہے مُردون کو جلاتا رہ
زبانین تو نے گر اپنے پہ کھلوائی ہین حق کہکر — تو خاموشی سے اپنے نکتہ چینون کو تھکاتا رہ
فرو ہوتی نہین آتش سے جب آتش بھڑکتی ہے — ہر اک شعلے کو آبِ بردباری سے بجھاتا رہ
کیا ہے زندہ قومون کو سدا قومون کے کشتون نے — مہم گر فتح کرنی ہے تو چوٹین دل پہ کھاتا رہ
شدائد مین تحمل خاص میراث انبیا کی ہے — جو تو آلِ محمدؐ ہے تو سب صدمے اُٹھاتا رہ

کوئی دن اور اس دار المحن مین رنج سہنا ہے
پھر اسکے بعد تجھکو زندۂ جاوید رہنا ہے

عزیزو حق کی نعمت ہے یہ پیر ناتوان ہم مین — پھر ایسا پیر ہے ہم مین نہ کوئی نوجوان ہم مین
ہزارون ہم مین ہونگے بیچلر اور ماسٹر پیدا — مگر اے قوم پھر یہ صورتین پیدا کہان ہم مین
ہو ہم مین قوم کا ہمدرد یہ قدرت خدا کی ہے — نہین رشتہ کوئی مدت سے باقی درمیان ہم مین
ہمارے تفرقون نے کر دیئے تحلیل سب اجزا — نہ پاؤگے کہین ترکیبِ قومی کا نشان ہم مین
ابھی اُٹھکر فلاحِ قوم پر کوئی کمر باندھے — ہزارون اُس سے ہو جائینگے پیدا بدگمان ہم مین
ابھی سُن لین کسی قومی جماعت مین شکر رنجی — ہزارون ہونگے یہ بدفال سُنکر شادمان ہم مین
بن آئے قوم کی خدمت تو کیونکر ہم سے بن آئے — نہ دور اندیشیان ہم مین نہ خیر اندیشیان ہم مین
اگر بوجھہ اس پہیلی کی نہ سیّد ہمکو بتلاتا — تو اسلامی اُخوّت تھی فقط اک چیستان ہم مین
نہ کی سیّد کے منصوبون کی گر تائید یارون نے — تو پھر ہرگز سنبھلنے کی نہین تاب و توان ہم مین

بہت مشکل سے ہاتھ آیا ہے منزل کا نشان یارو
پہنچنے دو سلامت تا بمنزل کاروان یارو

رہو جیسے رہے ہو قوم کے غمخوار و یار ابتک — کرو ڈھونڈا نہ اوس رستے کو جو ہو بے غبار ابتک

جماعت کو تمہاری دیکھتے ہین لوگ حیرت سے
تمہارے دم سے ہی کچھ قوم کا باقی وقار ابتک

تمہاری کوشش اور ہمت کا چرچا ہے زمانہ مین
تمہاری خدمتون کی قوم ہے منت گزار ابتک

جو کام انجام کرنا ہے تو سید کے رہو حامی
کہ قومی کامیابی کا اوسی پر ہے مدار ابتک

وگرنہ دوستو سن لو کہ ہے آپکی اَن بَن کا
وہی انجام جو ہوتا رہا ہے آشکار ابتک

پڑے ہین جا بجا بکھرے ہوئے اطراف عالم مین
کھنڈر لاکھون ہمارے تفرقون کے یادگار ابتک

ہزارون باغ ویران ہو گئے آپس کے جھگڑون مین
پلٹ کر پھر نہین آئی جہان فصلِ بہار ابتک

سفینے غرق لاکھون کر دیئے بادِ مخالف نے
زمانے کو نہین معلوم خود جنکا شمار ابتک

نہ سمجھو یہ کہ فارغ ہو گئے ہم خاک مین ملکر
ہماری گھات مین ہے انقلابِ روزگار ابتک

نظر آتا نہین یہان حملۂ دوران سے بچنے کو
سوا اک درسگاہِ قوم کے کوئی حصار ابتک

کرو پورا حصارِ قوم کو سب جوڑ کر یارو
ہٹاؤ حملۂ دوران کو سب جی توڑ کر یارو

یہ دار العلم سدِّ راہِ آسیبِ زمان ہوگا
اسی دار الشفا مین بخت پیر اپنا جوان ہوگا

نہین صورت ابھرنے کی ہماری کوئی پستی سے
اگر ہوگا اسی گھر سے بلند اپنا نشان ہوگا

کمی نے کر دیا ہے علم کی ہمکو سبک سب سے
اسی پاسنگ سے ہوگا تو یہ پلہ گران ہوگا

یہ بیت العلم روز افزون ترقی کا ہے سرچشمہ
اسی چشمہ سے دیکھو گے کہ اک دریا روان ہوگا

یقین ہے ٹہنیان پھیلینگی طوبیٰ سے سوا اسکی
ہمارے واسطے دنیا مین یہ باغِ جنان ہوگا

اگر راس آگئی آب و ہوا اس کھیت کی ہم کو
تو جو اوٹھیگا پودا اس زمین سے آسمان ہوگا

اگر اسلام مین باقی ہے خصلت حق شناسی کی
تو ایک اک نونہال اس باغ کا خود باغبان ہوگا

جو حق نے عالمِ اسباب دنیا کو بنایا ہے
تو جو نکلیگا یہان سے کامیاب و کامران ہوگا

بہت مدت سے ہے قحط الرجال اہل قوم امت مین — اسی کھیتی سے اوسمین جنس مردم کا سمان ہوگا
بنا اسلام کی کہتے ہین یہ تعلیم ڈھادیگی تو — نہ ڈھینے دیگا حق - اسلام پر گر مہربان ہوگا
کسوٹی ہے یہ دار العلم اسلامی اُخوت کی — ہم اُس سے بدگمان ہونگے جو اس سے بدگمان ہوگا

کبھی یہان آکے کچھہ دیکھا بھی ہو اے نکتہ چین یارو
بُرا کہنا گھرون مین بیٹھکر اچھّا نہین یارو

اگر رکھتے ہین دل پہلو مین آکر یہ چمن دیکھین — ریاضِ قوم کا فصلِ خزان مین بانکپن دیکھین
وطن کو جو سمجھتے ہین کہ ہے ترجیح غربت پر — وہ آکر شامِ غربت بہتر از صبح وطن دیکھین
ہوئے ہین جمع یہان جو نونہال اطراف سے آکر — بہم سب کو شریکِ شادی و رنج و محن دیکھین
محبت اونمین جب دیکھین تو سمجھین بھائی مان جائے — وطن پوچھین تو ہند و سندھ و پنجاب و دکن دیکھین
اگر غیبت مین پوچھین ایک کا حال ایک سے آکر — تو ہر طفل و جوان مین حفظ غیب و حسنِ ظن دیکھین
تکلف سے بری ایک اک کو دیکھین اور بناوٹ سے — سخن مین راستی دیکھین بیان مین سادہ پن دیکھین
تواضع منعمون کی دیکھین اور غیرت غریبون کی — ادب بچّون کا دیکھین نوجوانون کا چلن دیکھین
تامل رائے مین دیکھین تو دیکھین کام مین پھرتی — ڈرائی فیلڈ مین دیکھین کلب مین یونین دیکھین
اطاعت سلطنت کی احترام اہلِ حکومت کا — وفاداری کی گردن مین بندھی سب کے رسن دیکھین
نہ بو اونمین غلامی کی نہ بیباکی کی خو اون مین — ادب اور معتدل آزادگی اون کا چلن دیکھین
زبان سے قیصرِ ہندوستان کا نام لے کوئی — تو اک دریا محبت کا دلونمین موجزن دیکھین
سلف پر فخر دیکھین اور تاسف اپنی حالت پر — لگن اسلام کی اور قوم کی دلمین چبھن دیکھین

نمازون کی تقیّد دیکھین اور روزون کی پابندی
اجازت نیک کرداری کی اور ہر کام کی بندی

کلب مین آکے گر احباب رنگِ انجمن دیکھین
تو زیبِ کرسیِ صدر اک مجسم نور مین دیکھین

نہ دیکھی ہون جنھونے شفقت و طاعت کی تصویرین
وہ بک اور اُسکے شاگردون کو باہم ہمسخن دیکھین

تاسف کرتے ہین جو ہند کی نا اتفاقی پر
کلب مین ہندیون کے آئین وہ اور نرمین دیکھین

اگر باور نہو اخلاص سُنّی اور شیعی کا
بہم شیر و شکر یہان چار یار و پنجتن دیکھین

نہ دیکھا ہو جنھونے پیار ہندو اور مسلمان مین
وہ آکر مسلم اور ہندو کو یکجان و دو تن دیکھین

مسیحی پوشش دیکھین مسلمانون کے بچّون کی
مسیحی کو مسلمانی قبا زیبِ بدن دیکھین

مجسم دیکھنی ہو شکل مہرِ مادری جنکو
وہ بچّون سے سلوکِ آرنلڈ و میرلین دیکھین

اگر ہو دیکھنی تقریر مین تصویر معنی کی
تو والس کا بوقتِ درس اندازِ سخن دیکھین

اگر اسکول مین چاہین کہ دیکھین ہورسٹ کو آکر
فرائض مین تمام اوقات اوسکے مرتہن دیکھین

دمِ تدریس دیکھین جسکو درتی کو اگر یون
نہ پیشانی پہ بل دیکھین نہ ابرو مین شکن دیکھین

ادب اور شرقی تاریخ کا ہو دیکھنا مخزن
تو شبلی سا وحیدِ عصر و یکتائے زمن دیکھین

اگر بو جعفر طوسی کو زندہ دیکھنا چاہین
تو عباس ابن جعفر سا محیطِ علم و فن دیکھین

سخن کوتاہ - دار العلم پر ہون قوم کے نازان
جو آکر اوسکا ایک اک دُرِّ مکنون من و عن دیکھین

پھر انکے بعد دیکھین گر مُربّی اپنے بچّون کا
تو اک بچّون سے بڑھکر زندہ دل پیر کہن دیکھین

خوشی مین رنج مین صحت مین بیماری مین مکھ دیکھین
اُسے جب آکے دیکھین قوم کی دُھن مین مگن دیکھین

رہین چُپ کسطرح ہم باغبان کی مدح و تحسین سے
جب ایسا حیرت افزا آنکھ سے اپنی چمن دیکھین

نہ سمجھین یہ کہ ہے اُسکو ہماری مدح کی پروا
اگر سیّد کا استحقاق اہلِ انجمن دیکھین

محبِّ قوم سُنتا ہے در و دیوار سے تحسین
جنھین یا ورنہ آئے وہ محبِّ قوم مین دیکھین

ادا سیّد کا حق تو ہمسے ہوسکتا ہے کیا حالی
مگر ہان ہمکو اپنا فرض کرنا تھا ادا حالی

تمت

ترتیب بند

مولانا مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی

پروفیسر مدرستہ العلوم علیگڈھ

متعلق

اجلاس چہارم محمدن ایجوکیشنل کانگریس

منعقدہ بمقام علیگڈھ

مطبع مفید عام آگرہ میں طبع ہوا

بسم الله الرحمن الرحیم

ترکیب بند

مولانا شبلی

حیرتم می برد اینکه بدین زینت و ساز — چیست کین بزم بآئین دگر بست طراز
جلوه گاهیست همانا همه رنگ و همه بوی — بزمگاهیست همانا همه برگ و همه ساز
مژده باد اهل نظر را که تماشا مفت است — شاهد بزم دگر چهره برافروخت بناز
بسکه شور طرب از خاک بگردون برشد — باز این گنبد فیروزه پر است از آواز
هان بآئین ادب آی که سرتاسر بزم — پردهٔ دیده بود فرش به پهنا و دراز
بزم را تا چه قدر پایه بلند است امروز — بسکه والاگهران اند درو جلوه طراز
در صف صدر جوان حوصله پیری بنگر — رهبر قافلهٔ ما به نشیب و به فراز
وآن گرانمایه بزرگان که ز بیتابی شوق — در نوشتند بپای طلب این راه دراز
همه خوشخوی و همایون نفس و پاک نهاد — همه دانش طلب و دیده ور و نکته نواز
گر حدیث از شرف نسبت ایشان گذرد — انجمن را بتوان گفت که بر خویش بناز
ذرهٔ بزم نگر- گرمی هنگامه ببین — ور بپرسی که چرا اینهمه زیب است و طراز

باز لختی به سخن پیچم و ور ذوق سخن
ندهم پاسخ و افسانه ز سر گیرم باز

انتظار تو و شوق تو چو از حد گذرد
لاجرم پرده کشایم ز رخ شاهد راز

تهنیت گویم و از جا روم از جوش طرب
مژده بر مژده رسانم که بصد زینت و ساز

با همه فرّ و فر با همه تمکین و شکوه
چارمین **مجلس تعلیم** نهادند آغاز

هی چه آغاز - که پیرایهٔ ایام است این
هی چه آغاز - که طغرای صد انجام است این

هان بیا - عرضه که شوق و تمنا بنگر
هان بدریوزهٔ فیض آی و مواسا بنگر

انچه از گرمی هنگامه و انبوهی ناز
هیچ جای نتوان یافت بهر جا بنگر

گوشها - محو نواهای دل آویز به بین
دیده ها - را همه حیران تماشا بنگر

آن گرانمایه بزرگان که بدانش مثل اند
همه را جای - درین بزم دل آرا بنگر

ورنشان می طلبی - بهر شناسا بودن
فرّهٔ تابش اقبال - به سیما بنگر

نگه از مهر - سوی **حالی** آزاده فگن
وان **نذیر احمد** طوطی شکرخا بنگر

آن یکی را لب - آن نغمهٔ جانسوز به بین
وان دگر را بکف - آن دفتر انشا بنگر

پس ازان پایه فرود آی و به پائین بساط
شبلی دلزده را - زمزمه پیرا بنگر

نالهٔ چند که ریزد زلبش باز شنو
پس - زجا رفتن دلهای شکیبا بنگر

تا بسنجی که فغانش نبود بی چیزی
انچه برمارود از چرخ ستم زا بنگر

هرچه از شوکت اسلام شنیدی زین پیش
اینک آن زمزمه را مایهٔ سودا بنگر

اینک آن دفتر اقبال - پراگنده به بین
اینک آن نسخهٔ اسلام مجزّا بنگر

دودمانها - همه سرگشتهٔ حرمان - دریاب
خان و مانها - همه در رفته به یغما بنگر

آن جگر دوز فغان سنجی احباب شنو — وان دل آشوب شکر خندهٔ اعدا بنگر
بگذر از کجروی چرخ و نگونساری بخت — انچه برما رود از جور - هم از ما بنگر

چند - با بخت و فلک - دست و گریبان باشیم
صرفه آنست که از کرده پشیمان باشیم

روزگاریست که سرگشته سعئیم - مگر — نخل اندیشهٔ ما هیچ نیاورد ثمر
هر چه گفتیم و شنیدیم - بجای نرسید — گرچه - صدبار بگفتیم و بگوئیم دگر
هیچ از ناوک تدبیر نیامد به نشان — همه بگذار - همین **کانگرس** را بنگر
چار سال است که این جاده نوردیم هنوز — حاصل ما نبود زان همه جز لوک و مگر
تا چه سود است که در عرضهٔ سالی دو سه روز — نغمهٔ چند سرایند با آهنگ اثر
تا چه سود است که در بزم بهنجار سخن — مصرعی چند بیافند و بخوانند از بر
هم زهر ناحیهٔ - دیده وران جمع آیند — وانگه آن دفتر پارینه کشایند از سر
آن یکے - گرم - ز جا خیزد و استد برپای — رو به بزم آرد و بخشے نهد اندر محضر
هم بر آن حرف دلاویز برهان و حجج — گوید آنگونه که رسم است در آئین هنر
حاضران جمله به تسلیم و به انکار آیند — خود گمان برده که از پی بودش نفع و ضرر
پس فراوان سخن از گفته و ناگفته رود — تا بجای که خود آن حرف شود یک دفتر
دو سه بحثی که گزینند بپایان سخن — جمله دارند قبولش که ازین نیست مفر
بعد از آن کانهمه هنگامه نشیند از پاے — بزم برهم شود و خلق شود - راه سپر
آن سخنها همه افسانه و افسون گردد — آن بناها همه یکباره شود زیر و زبر
دل ز اندیشه تهی گردد و یاران عزیز — مست خسپند بغفلت کده تا سال دگر

خود همین ست گر آئین طلبگاری ما
وای بر ما و برین هرزه زیان کاری ما

چند سال است که یک کس ز عزیزان دیار
می ندانست که چون میگذرد لیل و نهار

تا چه نیرنگ همی اورد از پرده سپهر
تا چه درباخت ز بازی فلک عربده کار

از غلط کاری ما بر سر اسلام چه رفت
تا چه بودیم و چه هستیم و چه داریم شعار

غافل از کار و هم از فتنه گریهای فلک
فارغ از خویش و هم از خستگی خویش و تبار

همه را بادهٔ دوشینه فرو برده بخواب
همه را مستی پیشینه در افزوده خمار

ما همان ست بخواب اندر و نیرنگ سپهر
فتنها ریخت نه چندانکه توان کرد شمار

سختی دهر چو از حوصلهٔ صبر گذشت
برگرفتیم سر از خواب سراسیمه و زار

لب پر از مویه که آه این چه جفا رفت بما
دل در اندیشه که هی تا چه بود چارهٔ کار

هر یکی گرم براه طلب افتاد چنان
که دران پویه ندانستی روز از شب تار

گرچه راندند درین ره به نشیب و به فراز
پا بها گرچه درین مرحله ماند از رفتار

هم ز بی راهروی بود که با این تگ و پوی
خود بسر منزل مقصود نیفتاد گذار

از تبه کاری و بربادی ما هیچ نکاست
ما همانیم و همان بر همی شهر و دیار

پستی سخت۔ هم امروز چنان است که بود
حالت جمله۔ هم امسال همان است که پار

داورا اینکه جهاندار و جهان بخش توئی
بندگان تو دریغ است که باشند نزار

مپسند۔ اینکه نشینند باین روز سیاه
خاک بوسان سر کوی رسول مختار

داورا۔ هان مپسند اینکه درین کد باشیم
ما که از حلقه بگوشان محمد باشیم

قصیدہ

آغا کمال الدین سنجر

متعلق

اجلاس چہارم محمدن ایجوکیشنل کانگریس

منعقدہ بمقام علیگڈہ

مطبع مفید عام آگرہ میں طبع ہوا

قصیدۂ آغا کمال الدین سنجر

عبرتاً للناظرین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کنم بنام خداوندگار عنوان را	کہ نطق داد و روان داد آخشیجان را
ہمان خدای مقدس کہ دست قدرت او	نمودہ پہن بساط بسیط گیہان را
ہمان خدای معظم کہ ذات اقدس او	بعقل و علم بیاراست شخص انسان را
ہمان خدای کہ از ترک سجدۂ آدم	رجیم کرد ز درگاہ قرب شیطان را
ہمان خداے مکرم کہ بر رسول کریم	ز روی معجزہ نازل نمود قرآن را
ہمان خداے کہ از سنگلاخ خاک عرب	زمین دین دمانید باغ و بستان را
ہمان خداے کہ از فرّ دین ختم رسل	عطا بزمرۂ اسلام کرد ایمان را
ہمان خداے کہ با مصطفی شبِ معراج	ز پردہ داد برون رازہای پنہان را
ہمان خداے کہ بر اہل کفر چیرہ نمود	بزور و قوت دین نبی مسلمان را
ایا جماعت آنیم ما کہ در رہ دین	چو خارہ خار شمردیم مال و ہم جان را
ایا جماعت آنیم ما کہ در بغزا	خداے داد بما نصرت نمایان را

ایا جماعت آنیم ما که در اسلام — تهی ز کفر نمودیم سطح گیهان را

ایا جماعت آنیم کو بنصفت و داد — برون ز دهر نمودیم ظلم و طغیان را

بلی جماعت اسلام ما همانستیم — که نور طلعت ما بود زیب ایوان را

همان گروه فقیریم کو بدولت دین — بضرب تیغ گرفتیم روم و ایران را

همان گروه قلیلیم کو بشوکت و فرّ — خدای داد بما دولت فراوان را

همان گروه شجاعیم کو بگاه نبرد — ز فرق پوست کشیدیم شیر غرّان را

همان گروه غیوریم کز شکستن بت — بسوختیم دل شوم بت پرستان را

همان گروه جلیلیم کو بحکم خدای — مطیع و بندهٔ خود ساختیم شاهان را

همان گروه جوادیم کو ببخشش و جود — بدهر خیره نمودیم چشم قاآن را

ایا جماعت آنیم ما که در گیتی — رواج دهر نمودیم علم و عرفان را

ایا جماعت آنیم ما که در حکمت — زبان ناطقه بستیم اهل یونان را

ایا جماعت آنیم ما که اهل فرنگ — گرفته اند ز ما علم دین و دوران را

ایا جماعت آنیم کو بفضل خدای — بتحت حکم کشیدیم ملک امکان را

ایا جماعت آنیم کو بچالاکی — بگوی کلهٔ دشمن زدیم چوگان را

اگر که رستم دستان بجنگ ما نگریست — زدی ز فرط تحیر بفرق دستان را

بضرب تیغ دلیران فوج ما بالله — عدو ندید دگرباره روی میدان را

بکوفتیم همانا بگرز هیکل سای — سر سران جهان همچو پتک سندان را

نشست بر دل سخت حسود تا سوفار — رها ز شصت چو کردیم تیر پران را

یکی پیاده ز فوج سپاه ما نشمرد — چو پیر زال جهان رستم و نریمان را

هزار شکر که پیران ما بدان فکرند　　کنند تربیت از روی مهر طفلان را
هزار شکر خدا حامیان دین مبین　　بدرد قوم فراهم کنند درمان را
همه دلاور و دانشورند دریا دل　　تمام منبع فیضند لطف و احسان را
بویژه حضرت والانژاد سیّد　　که وقف قوم نمود است باشعف جان را
امین صادق ملت که بر نصیحت قوم　　ز روی مهر کشوده لب درافشان را
طبیب حاذق ما کز دم مسیحائی　　بنطق زنده کند مردگان بیجان را
سخنوریکه بیک نکته می تواند گفت　　بروز بحث جواب هزار برهان را
مقرریکه همانا بمنطق شکرین　　زدوده زنگ غم از سینه غم نصیبان را
همافریکه کشاده است با هزار شکوه　　برای تربیت قوم خان الوان را
مدبریکه بتدبیرهای گوناگون　　کشاده بامدد قوم این دبستان را
خصوص زمرهٔ پنجابیان نام آور　　که خود حمایت قوم است کار ایشان را
دگر چرا نه در آفاق کامیاب شویم　　طرب چسان نرسد خاطر پریشان را
الا که عاقبت کار قوم شد محمود　　هزار شکر خداوندگار منّان را
امیدوار از انیم کاحمد و محمود　　برآورند ز حیرت قلوب حیران را
ز روی مرحمت و لطف مرهمی بنهند　　پی تسلّی دل سینه های بریان را
مراست چشم که از روی لطف پاک کنند　　باستین کرم دیدهای گریان را
هزار شکر کشودم بمدح قوم زبان　　همین بس است بلی سنجر ثنا خوان را
خدا کند که بامداد پیر و بخت بلند　　رسد شکیب بدل جمله ناشکیبان را
برون شوند ز ظلمات جهل و بخل و نفاق　　ز دست خضر بنوشند آب حیوان را

تمت

قصیدہ

مولوی محمد عبداللہ صاحب فخری لاہوری

متعلق

اجلاس چہارم محمڈن ایجوکیشنل کانگریس

منعقدہ بمقام علیگڈہ

مطبع مفید عام آگرہ میں طبع ہوا

قصیده

محمد عبداللہ صاحب فخری

جلسۂ علمی و اسلامیِ قومِ ماست این
پیرِ روشن رای روشن روی ما آراست این

آنچہ در دی ہست بر جائی خودش موزون بود
دلپذیر ہر ہمہ مطبوع سر تا پاست این

آستانہ آسمانی مختصر بر فرقہاست
ز آسمان گو پست آمد از ہمہ بالاست این

اتفاقِ آب و آتش گو خلافِ قدرتست
گرمیِ ہنگامہ اندر موسمِ سرماست این

لوحش اللہ جلسۂ خُرّم چو گلزارِ ارم
یک چمن آراستہ از مردمِ داناست این

مختلف مردم در و گرد آمدہ از ہر دیار
اینت ادنی اینت اوسط طبقۂ اعلیٰ ست این

جلوہ گر کرسی بہ کرسی صف بہ صف ترتیب وار
یک تماشا ای فلک بزمِ نشاط افزاست این

یک خدا را بندگان و یک نبی را امّت اند
بر سرِ پیشانیِ منشورِ دین طغراست این

یک خیالِ دردِ قومی جملہ را اینجا کشید
ضاعف اللہ ضاعف اللہ دہ چہ دردی خاست این

اندک اندک قوم زان خوش خواب برجستن گرفت
باد بر سیّد مبارک تہنیت را جاست این

خفته بود اسلام زیرِ سایهٔ خوابِ گران
پیری آمد خواند افسون آب زد بر خفتگان
قوم در ظلمت که پیری شمع در کف زد ندا
قافله در دشت گم مردی ز غیب آمد و گفت
کشتی قومی به طوفان مرد و زن در نالها
بر کنار افگند کشتی رفت جو نیمش کنون
سیّدِ علوی گهر جوهر شناسِ علم دوست
سلسله جنبانِ علم نو ست در اسلامیان
عالمی ظلمات دانش چشمهٔ آبِ بقاست
بو البشر زین علم سبقت برد بر روحانیان
هر زمان از گوشها در گوشها آید ندا
یک تن و همّت جهانی قدرتِ حق را نگر
همّت ای اسلامیان همّت خدا را همتی
کار بر فردا چه بگذاریم فردا هیچ نیست
کار سیّد بود خود کین قوم را بیدار کرد
قوم خفته بود شامت گشته شکلِ اژدها
گفت قُم قُم اَیُّها القوم ایُّها القوم اینچه خواب
نعرها بر زد دگر به کایُّها النّاس اَلعُجل
العجل ای قومِ خفته العجل کآمد اجل

دهر میگفتی که مُرد اکنون نخواهد خواست این
کرد از نو زنده مانا نوعی از احیاست این
که برون زین منزلِ خون مسلخِ احیاست این
که بر آ زین تهلکه اینست راه راست این
خضرِ شکلی آمد و گفتا چه واویلاست این
نزد من با آن نشانها نیست کس الّاست این
کز جواهرهای علوی گوهرِ یکتاست این
در جهانِ علم نو مانا ابو الآباست این
ساقیش جامی بکف پیرِ خضر سیماست این
در کلامِ پاک رمزِ علّم الاسماست این
قوم را شیداست این و قوم را شیداست این
عینکِ قدرت نما و دیدهٔ بیناست این
کارِ سیّد نیست کارِ ماست کارِ ماست این
اینکه امروز ست خود دیروز را فرداست این
آنکه پرده خوابِ ما ماناست این ماناست این
حلقه گرد اگرد منبر و ناگهان برخاست این
اژدهای بد به قصدِ جانِ ما بر پاست این
ورنه دیگر دم کشد ما را چو خوردن خواست این
قهرِ حق در پیکرِ اژدر به جنبشهاست این

نیم خوابان زان شغبها چشم مالان خاستند
آن یکے در کوریِ تحقیق گفت اژدر کجاست
اژدہا نا دیدہ و بر خفتگان خندہ زنان
جاے گریہ خندہ را از شانِ بیداری شمرد
ای مُحِبّ القوم ای سیّد جزاک اللہ خیرا
مدح بیجا کارِ چون من بندۂ آزاد نیست
آخر آمد نظم و در آخر دعا گفتن خوش است
سیّد ما شاد باد و قوم ما آباد باد

اژدہا نا دیدہ در نالش کہ ہا ہا ہاست این
وان دگر تقلید یا نہ گفت ہان اینجاست این
تا کہ دانایان چنین دانند کہ داناست این
این مگر اصلاح قومی نیست استہزاست این
جہد تو نامی بدنیا توشۂ عقبےٰ ست این
ہر چہ گفتم قوم داند جاست یا بیجاست این
اِستَجِب لِی دَعوَتِی یا رب کنم درخواست این
اضطراری حالت و فخری و استدعاست این

تمّت

نظم

منشی محمد ارتضی علی کاکوروی

متعلق

اجلاس چہارم محمدن ایجوکیشنل کانگریس

منعقدہ بمقام علیگڈھ

مطبع مفید عام آگرہ مین چھپی

نظم

محمد مرتضی علی علوی کاکوروی

چاندنی رات تھی کل پیر فلک کی مہمان
کہ سرِ شام سے تھا صبح منور کا گمان

سطحِ غبرا پہ تھا اسطرح پڑا عکس قمر
صاف دہوئی ہوئی جسطرح بچھی ہو چادر

عالمِ نور وہ ہر شئے پہ نظر آتا تھا
جلوۂ تابش خورشید کو شرماتا تھا

چرخ پر عقد ثریا کی نمایان تھی بہار
جسطرح گردن مہوش مین جڑاؤ کوئی ہار

منتشر چرخ پہ ہر ایک طرف تھے اختر
جسطرح ہار کے ٹوٹے ہوئے موتی اکثر

کہکشان اور ستارون کا عجب تھا نقشا
نیلی مخمل پہ بنا کام تھا زردوزی کا

قابلِ سیر تھا دریا شبِ مہتاب مین کل
خانۂ آب تھا پرتاب کہ تھا شیش محل

آب دریا تھا شبِ ماہ مین یون موج فگن
چہرۂ حور پہ جسطرح سے زلفون کی شکن

چاندنی رات سے پیدا تھی مزے کی خنکی
اور دلہن کی طرح آہستہ ہوا چلتی تھی

دیر تک مینے یہ قدرت کا تماشا دیکھا
صنعتِ صانعِ معبود کا نقشہ دیکھا

چاندنی دیکھ کے اسطرح کی فرحت پائی
دیکھتے دیکھتے آنکھون مین مری نیند آئی

خواب مین کہہ نہین سکتا مگر اک غفلت تھی
خواب اصلی نہین نقلی کی سی کیفیت تھی

سرزمین ایک نظر آئی نہایت آباد | پُرفضا روح فزا دلکش و دلچسپ سواد
وہ عمارت نظر آتی تھی رہ قصر و ایوان | منفعل جنکی بلندی سے سپہرِ گردان
خانقاہین تھین مساجد تھے کہین دارِ علوم | حق پرستون کا رہا کرتا تھا ہر وقت ہجوم
اللہ اللہ وہ ذکرِ احدی وردِ زبان | دیکھکر شغل کو تھے جن و ملائک حیران
اونکی تسبیح کا ہوتا تھا فلک پر چرچا | اونکی توصیف مین ہوتے تھے ملایک گویا
خانۂ حق کی سجاوٹ کا کرون کیا مین بیان | خامہ معذور ہے تحریر سے قاصر ہے زبان
سرِ قد تھی وہ اقامت مین ستون یا مینار | جسطرح آکے جماعت مین کھڑے ہون دیندار
طاعتِ ایزدِ باری مین جھکی تھی محراب | پر وہ سجدے کے لئے گرتے تھے ہوکر بیتاب
در و دیوار سے تھا نورِ الٰہی کا ظہور | تھا لبِ فرش مساجد پہ خدا کا مذکور
خطبہ و وعظ کا ہوتا تھا جو پیہم چرچا | فخر سے عرشِ معلّےٰ پہ سرِ منبر تھا
مدرسون مین تھی وہان کثرتِ تعلیمِ علوم | طلبہ کا ہی رہا کرتا تھا ہر وقت ہجوم
فلسفہ منطق و انشا و ریاضی حکمت | تھی معانی و احادیث کی کیا کیا کثرت
فقہ مین اور عقائد مین تھا ہر اک کامل | انہین چرچون مین بہلتا تھا وہان سبکا دل
جتنے اوس شہر مین رہتے تھے بہت تھے خوشحال | جانتے ہی نہ تھے کہتے ہین کسے رنج و ملال
نیک ستھے اونکے خیالات چلن اچھا تھا۔ | برکتین اونکی تھین راضی تھا بہت اُنسے خدا
حضرتِ سرورِ عالم کی شریعت جاری | ظالم و فاسق و فاجر پہ تھی ہیبت طاری
بیغرض منصف و عادل تھے وہانکے قاضی | فیصلہ وہ کہ فریقین تھے جنسے راضی
چوڑے چوڑے بنے اوس شہر مین بازار تمام | جہان بکتی تھی تجارت کی سب اجناس تمام
بیچنے والے تھے ایمان پر اپنے محکم | لینے والے تھے مسلمان بڑے نیک شیم

اچھی نیت کا یہ پھل تھا کہ ہمیشہ دولت
گنج قارون کی دکھاتی تھی انھین کیفیت

کارخانے تھے وہان صنعت و حرفت کی تمام
کام ایسا تھا کہ دنیا نے نہ دیکھا وہ کام

دستکاری تھی زمانہ مین یہ اونکی روشن
دیکھکر دنگ تھے سب اہل فرانس و لندن

نزہت افزا و طرب خیز وہان کے سب باغ
تر و تازہ ہو جنھین دیکھ کے عالم کا دماغ

بوی گلشن تھی کہ جلتے تھے وہان عنبر و عود
جب ہوا آتی تھی پڑھتی ہوئی آتی تھی درود

روز رہتی تھی جوانان چمن مین اک عید
جنبش برگ سے آتی تھی صداے توحید

جھومتے تھے مے وحدت کو پیے سب اشجار
ڈالیان جھکتی تھین سجدے کو زمین پر ہر بار

پھل تھے سب اپنے عقیدے مین نہایت پختہ
دیکھکر جنکو ہون سب اہل عقیدت پختہ

لب جو سبزے کے سونے کا عجب تھا انداز
سو گئے خضر تھے یا کرکے وضو پڑھ کے نماز

پتے پتے سے تھا نیرنگی قدرت کا ظہور
آتش گل سے عیان ہوتے تھے وان جلوۂ طور

صحن گلشن مین بپا شور جوانان چمن
گا رہے تھے عجب انداز سے مرغان چمن

بادۂ عیش سے لبریز تھا لالے کا ایاغ
نشہ ایسا تھا کہ ہر ایک کا مختل تھا دماغ

دفعتًہ آنکھ سے غائب ہوئی وہ باغ و بہار
خواب نوشین سے ہوئے مردم دیدہ بیدار

خانقاہین نظر آئین نہ وہ مسجد نہ وہ باغ
نہ وہ غنچے نہ وہ گل اور نہ وہ لالے کا ایاغ

نہ مسلمانون کی دولت نہ وہ ثروت نہ علوم
نہ وہ اسکول نہ وہ درس نہ لڑکون کا ہجوم

نام اسلام کا باقی ہے کہان اب اسلام
اور وہ نام بھی افسوس ہوا ہے بدنام

جاہ و اقبال گیا رہ گئی نکبت باقی
عیش و عشرت کی جگہہ حسرت و عسرت باقی

بیکسی رہتی ہے رہتے تھے جہان شاہ جہان
ہو کے میدان ہوئے ہای وہ قصر و ایوان

ملگئی خاک مین وہ عظمت و ثروت بالکل
ہوگئی شمع شبستان جہانبانی گل

تخت سلطان تہا جہان خاک کا انبار ہے وان
اب تو ڈہونڈہے سے بہی ملتا نہین شاہی کا نشان

چرخ نے ظلم کیا رنگ یہ لائی تقدیر
مانگنے بہیک لگے جو تہے زمانے مین امیر

دانے دانے کو ہوئی قوم ہماری محتاج
لیکن افسوس ابہی ہے وہی شاہانہ مزاج

نہین جاتی ہے امیری کی ابہی بو ہے وہی
ہے وہی طرز وہی رنگ ابہی خو ہے وہی

باز اسراف سے آئے نہ اگر قرض ملے
گنج قارون بہی کرے صرف جو بالفرض ملے

تاج گانے مین ابہی لاکہہ کا گہر خاک کرے
کچہہ پس و پیش نہو حیف نہ کچہہ باک کرے

اور افسوس یہ اوپر ہے کہ غفلت ہے وہی
طلب علم و کمالات سے نفرت ہے وہی

سب کی نظرون سے گری علم کی دولت نرہی
ملگئی خاک مین کچہہ خاک بہی عزت نرہی

ہو گیا علم مسلمانون سے بالکل معدوم
معنی علم جو پوچہو تو نہون گے معلوم

اپنے ہاتہون سے مٹے آپ حماقت دیکہو
اور اتنک ہے ہماری وہی غفلت دیکہو

ہای ہمت وہ کہان ہے وہ حمیت ہے کہان
جوش زن کیون نہین ہوتی ہے وہ غیرت ہے کہان

ہے ابہی خیر خبردار سنبہل جا اے قوم
پیچہے رہتا تو نہین خوب نکل جا اے قوم

شکر کر قوم کہ سیّد ہے ترا پشت و پناہ
ہے سراپا دانش و تدبیر حقیقت آگاہ

جسنے لی سارے زمانے کی برائی سر پر
بہیک بہی مانگی ترے واسطے جسنے دردر

سچے دل سے ترا ہمدرد ترا خیر طلب
اسکو ہے تیری ترقی سے ہمیشہ مطلب

ناخدا ہے تری کشتی کا یہی ہے ملاح
ایسے طوفان مین دیتا ہے تجہے نیک صلاح

تجہکو تدبیر بتاتا ہے ذرا چل اوسپر
صاف کہلجائیگا اے قوم تجہے نفع و ضرر

دیکہہ سکتا نہین اے قوم تجہے خوار و زبون
اسکا دل چاک ترے غم سے جگر اسکا خون

زر تو کچہہ مال نہین جان مٹانے والا
خود بگڑ کر تجہے اے قوم بنانے والا

خاک ذلت سے اوٹھائے تجھے بالا کردے
تجھمین کھوئی ہوئی جو بات ہے پیدا کردے

اسکی تقریر نے اک دھوم مچائی ہر سو
اسکی تحریر ہوئی اپنے اثر مین جادو

نور سے اسکے منور ہین یہ دیوار یہ در
یہ چمکتے نظر آتے ہین اوسی کے جوہر

اسکی تحریک سے پنجاب کو جوش آیا ہے
اسکی تحریک سے بیہوشونکو ہوش آیا ہے

جسنے غفلت کو سلایا ہے یہ وہ سید ہے
جسنے سوتون کو جگایا ہے یہ وہ سید ہے

تیرے ہی واسطے دلّی سا وطن چھوڑا ہے
تیری ہی فکر مین بلبل نے چمن چھوڑا ہے

گر کوئی غم ہے زمانے مین اوسے غم ہے ترا
اوسکے گھر مین کوئی ماتم ہے وہ ماتم ہے ترا

تیرے ہی غم مین ہوا پیر ہوئے بال سفید
زندہ رکھتی ہے اوسے تیری ترقی کی امید

شرم رکھ اوسکے بڑہاپے کی خبردار ہو اب
دیکھ کیا وقت ہے کیا حال ہے ہشیار ہو اب

طلب علم مین سستی نکر اے قوم تباہ
جادۂ علم سے اے قوم نہو اب گمراہ

پھر وہی اپنا زمانے مین بجا دے ڈنکا
پھر اوسی طرح سے دم بھرنے لگین سب تیرا

علم ہی سے تری عزت ہے تری عظمت ہے
علم کے کسب پہ موقوف تری ثروت ہے

باغ عالم مین بندھے پھر تری اگلی سی ہوا
خیر خواہون کی یہی رہتی ہے خالق سے دعا

تری نکہت تری عسرت ہو جہان سے کافور
تیرے چہرے پہ چمکنے لگے اقبال کا نور

آب رفتہ سوے جو باز بیاید اے قوم
نزہت تازہ بتو رو بنماید اے قوم

رب اختم بالخیر

مُسدّس

حافظ سیّد فضل حق صاحب آزاد پٹنوی

متعلق

اجلاس چہارم محمدن ایجوکیشنل کانگریس

منعقدہ بمقام علیگڈھ

در مطبع مُفید عام آگرہ طبع شد

مسدس

حافظ سید فضل حق صاحب

سنو سنو کہ یہ حیرت فزا فسانہ ہے
اوٹھو اوٹھو کہ اوٹھا خواب سے زمانا ہے
چلو چلو کہ ہر اک قافلہ روانا ہے
بڑھو بڑھو کہ بہت دیکھنا دکھانا ہے
بھری ہے باغ جہان کی ہوا چلو دیکھو
بہار آئی ہے تم بھی ذرا چلو دیکھو

جہان کو دیکھ لو کیفیتِ جہان کیا ہے ؟
زمین کی چال ہے کیا دورِ آسمان کیا ہے
بہار لائی ہے کیا رنگ۔ گلستان کیا ہے ؟
غرض کہ مشرق و مغرب یہان وہان کیا ہے
جو دیکھنا ہے تو آجاؤ دیکھ لو تم بھی
چمن کا رنگ ہے کیا آؤ دیکھ لو تم بھی

شگفتہ پھول ہین غنچے ہین رنگ لائے ہوئے
شجر ہین اپنی جگہہ مین پرے جمائے ہوئے
بہت ہین پھولے بہت سے ہین پھل پڑے ہوئے
چمن ہین ایسے ہی کتنے سجے سجائے ہوئے
جدہر اوٹھاؤ نظر اک ہجوم ہے ہر سو

نوائے طوطی و بلبل کی دہوم ہے ہر سو

خوشی ہے عام۔ خوشی سے بھرا زمانہ ہے
خوشی نے بھر دیا اک ایک کا خزانہ ہے
خوشی کا اوج ترقی پہ کارخانہ ہے
خوشی کا شکر گزار آج دانہ دانہ ہے
خوشی کی بزم ہے ہوتے ہین چہچہے کیا کیا
لگا رہی ہے صراحی بھی قہقہے کیا کیا

ہوا سنکتی ہے مستانہ جھومتے ہین نہال
کمال درجہ ہے نظارگی کو اسکا خیال
کھلے ہین پھول نزاکت بھی جنسے ہے پامال
کہ پتیون مین یہ رنگت ہو خاک ہین یہ جمال
جو دیکھو نخل کی رفعت تو ہین پہاڑ کھڑے
پر اپنے باغ جو دیکھو تو ہین اوجاڑ پڑے

نہ اب وہ باغ نہ وہ بوستان نہ وہ گلزار
نہ وہ ہوا ہین لطافت نہ فصل مین وہ بہار
نہ وہ زمین نہ وہ آسمان نہ وہ اشجار
نہ وہ پرند نہ وہ مستیان نہ وہ چہکار
نہ اب وہ شاہد گل کا کہین تجمل ہے
نہ اب وہ نالۂ قمری نہ صوت بلبل ہے

نکلتے خار ہین جس جا سے گل نکلتے تھے
کھنڈر پڑے ہین جہان دور جام چلتے تھے
اب اوڑتی خاک ہے جس گھر مین رنگ اوچھلتے تھے
اندھیرے رہتے ہین جنمین چراغ جلتے تھے
نہ اب وہ بزم نہ وہ دور ہے نہ وہ ساقی
خمار عیش گزشتہ بھی اب نہین باقی

عجب طرح کی پڑی ہائے یک بیک افتاد
گزر گئی ہے جو آنکھون کے سامنے روداد
نہ وہ چمن ہے نہ وہ بلبلین نہ وہ شمشاد
کسیطرح وہ نہین دل سے بھولتی۔ فریاد!

مین سوچتا ہون وہ عالم سراب تہا۔ کیا تھا
کوئی طلسم تھا یا وہم وخواب تہا۔ کیا تھا

گزر گئین جو بہم صحبتین نہ پوچھو کچھہ
نکالین عیش کی جو صورتین نہ پوچھو کچھہ

میسر آئی ہین جو عشرتین نہ پوچھو کچھہ
وہ صرف ہوگئین سب ہمتین نہ پوچھو کچھہ

وہ رنگ عیش وہ عشرت جہان نہ دیکھہ سکا
جہان کو کیا کہون۔ یہ آسمان نہ دیکھہ سکا

روا نہین گلۂ روزگار۔ کیا حاصل
کسی کا دل نہ دُکھا بار بار۔ کیا حاصل

شکایتون سے ہے انجام کار کیا حاصل
خزان مین تذکرۂ نوبہار کیا حاصل

سُنا سُنا کے فسانے نہ یون اودھیڑ مجھے
بہار جا چکی او باغبان نہ چھیڑ مجھے

مین جانتا ہون کہ مجھسا نہین کوئی برباد
اگرچہ اگلے فسانے مجھے بھی ہین سب یاد

نہ مجھسا ہوگا کبھی کوئی مورد بیداد
مگر مین ننگ خلایق ہون ننگ آدم زاد

جہان مین عاجز و احقر نہین کوئی مجھسا
بُرے بہت سے ہین بدتر نہین کوئی مجھسا

نہ مجھسا مفلس و نادار و ناتوان کوئی
نہ مجھسا رہ رو گم کردہ کاروان کوئی

نہ مجھسا بے زر و بے زور و بے امان کوئی
نہ مجھسا ننگ جہان زیر آسمان کوئی

جہان مین دشمن دل دشمن حیا مین ہون
جو گر کے پھر نہ اوٹھے وہ گرا ہوا مین ہون

غرض جو کچھہ ہون وہ مین جانتا ہون کیا ہو نہین
اسیر و عاجز و بے برگ و بے نوا ہون مدت

بسان خاک رہ آوارہ جابجا ہون مین
جو آگیا کوئی جھونکا تو بس ہوا ہون مین

خزان کو دیکھ کے ہر چند جان جاتی ہے
ہوا ہے بدلی۔ مگر پھر بہار آتی ہے!

عجب نہین کہ وہی چہچہے کے دن پھر آئین
ہوا کا رخ پھرے ایسا کہ بادہ کش بل کھائین
یہ سوکھے سوکھے جو ہین نخل پھر ہرے ہوجائین
بہار آئے۔ جوانان باغ دھوم مچائین

وہ بزم عیش وہ عشرت نصیب ہو پھر بھی
دل ستم زدہ راحت نصیب ہو پھر بھی

اگرچہ لایق گلگشتِ گلستان مین نہین
جو سمجھے مجھکو کوئی خوش بیان تو وہان مین نہین
حریف صحبتِ یاران نکتہ دان مین نہین
چمن کا تیرے ہوا خواہ باغبان مین نہین

مسافرانہ سہی کوئی دم ٹھہرنے دے
جب آگیا ہون یہانتک تو سیر کرنے دے

یہ تختۂ چمنِ دلکشا مین دیکھ تو لون
وہ انتہا نہ سہی ابتدا مین دیکھ تو لون
عجب بہار ہے یہ واہ واہ! مین دیکھ تو لون
نصیب ہو کہ نہو دیکھنا۔ مین دیکھ تو لون

اگرچہ حال سزاوارِ بزم ماتم ہے
جو ہو گیا وہی اس بےبسی مین کیا کم ہے

یقین کسکو تھا پھولے گا یہ چمن ایسا
کرے گا سنگ کے دلمین اثر سخن ایسا
گلون سے ہوگا یہ ویرانہ خندہ زن ایسا
بنے گا قوم کا بگڑا ہوا چلن ایسا

چمن مین آئیگی پھر باغبان بہار ایسی
زمین صحن چمن ہوگی لالہ زار ایسی

کسے خبر تھی کہ تعلیم و تربیت کیا ہے | وہ جسکا نام ہے تہذیب کون چڑیا ہے
معاشرت کا زمانے مین کیا طریقا ہے | یہ قوم کیا ہے کہ جسپر جہان شیدا ہے

کسے پڑی تھی کہ یا ہم ہون حاکم اور محکوم
مآل عاقبت کار تھا کسے معلوم

بتاؤ حوصلہ کسکا بلند تھا ایسا ؟ | وہ دل تھا کون کہ جو دردمند تھا ایسا ؟
وہ کون تھا کہ مصیبت پسند تھا ایسا ؟ | وہ کون ناصح پیرانہ پند تھا ایسا ؟

بلائین غیرون کی یون سر پہ لین اوٹھا کسنے ؟
متاع و مال کیا قوم پر فدا کسنے ؟

یہ کسکی کوشش مشکور کا نتیجا ہے ؟ | کہ خار و خس نہ تھے جس جا وہ حیرت افزا ہے ؟
جو آگے دشت تھا اب باغ فرحت آما ہے ؟ | جو سمجھے قوم تو فخر اس پہ اوسکو زیبا ہے ؟

تماشے دیکھ رہے ہین کھڑے علیگڈھ مین
چلے ہی آتے ہین چھوٹے بڑے علیگڈھ مین

یہ مدرسے کی عمارت یہ بورڈنگ کی شان | یہ وضع ایک سی لڑکون کی اک طرح کے مکان
اور ایک نہج پہ یہہ بود و باش کا عنوان | یہہ مسجد اور یہہ نمازین یہہ گھنٹیان یہ اذان

کہین نہ پاؤگے ڈھونڈھو بھی - نفع عام ہے یہ
جو نقص ہے وہ یہی ہے کہ ناتمام ہے یہ

کہان ہین قوم کے دلدادہ اسطرف آئین | دکھا چکے ہین جو ہمت وہ پھر بھی دکھلائین
ذرا جو جوش حمیت کو کام فرمائین | تو ناتمام جو تعمیر ہین وہ بنجائین

کوئی مہم نہین کچھ ایسی کائنات نہین !

جو چاہین چاہنے والے تو کوئی بات نہین

امید کہتی ہے بنجائین گی - بنین کیونکر
خدا کرے کہ جبئین اپنی قوم کے رہبر !

جناب سید و سرسید و بلند نظر
قوی ارادہ و باہمت و ہمایون فر !

ستم کشیدہ جہان دیدہ و جہان آگاہ
نکالی جسنے ترقی کی ایسی سیدہی راہ

وہ جسکو قوم کی نفرت بُری لگی نہ کبھی
بجاے شکر شکایت بُری لگی نہ کبھی

ملامت اور حقارت بُری لگی نہ کبھی
جو کی کسی نے عداوت بُری لگی نہ کبھی

نہ کچھہ خیال کیا اور نہ کچھہ بُرا مانا
پہ جیسا چاہیئے تہا قوم نے نہ پہچانا

وہ فخر قوم فلک رتبہ سید محمود
رہی ہے مدنظر جنکو قوم کی بہبود

وہ ممبران جو اس کانگرس مین ہین موجود
وہ جنکو فکر ہے اسکی ہنوز نامحدود

کرے گی قوم جو انکی ہدایتونکا خیال
تو دور ہونگے یقین ہے یہ سب گزند و ملال

خیال چاہیئے مشکل بھی ہو تو کٹ جاے
جو ہمت آن کھڑی ہو پہاڑ اُلٹ جائے

جگر کو شق کرین دریا - زمین پھٹ جائے
ہوا کا رخ بھی اگر چاہین ہم پلٹ جائے

یہ سب ہین بس اسی صلح و وفاق سے ممکن
محال جتنے ہین - ہین اتفاق سے ممکن

خلاف راے ہے کچھہ - اور نفاق ہے کچھہ اور
ہوس ہے اور ہی شئے - اشتیاق ہی کچھہ اور

حجاب وصل ہے کچھہ - اور فراق ہے کچھہ اور
جسے سمجھتے ہین ہم اتفاق - ہے کچھہ اور

جو امر خاص ہے ہرگز وہ امر عام نہین
اس اختلاف سے ملت مین کچھ کلام نہین

وہی چمن ہے وہی باغبان وہی ہین ہم
وہی بہار وہی چہچہے وہی جھم جھم
وہی نسیم وہی مستیان وہی عالم
وہی انیس وہی راہبر وہی ہمدم

یہ مجمع رفقا ہمنفس مبارک ہو
الٰہی قوم کو یہ **کانگریس** مبارک ہو

الٰہی باغ جہان جب تلک رہے شاداب
بچھائے سبزۂ نوخیز بستر کمخواب
گلون کی کانون مین شبنم بنے دُرِ خوش آب
گھٹائین جھومتی آئین اُمنگ پر ہون سحاب

خزان نہ آئے چمن مین کبھی - بہار رہے
شگفتہ گل رہین گلشن پر اک نکھار رہے

کھلین جو پھول تو بو باس مین ہون جان افزا
لگین جو پھل تو حلاوت مین شہد سے ہون سوا
اُٹھین جو نخل تو رفعت مین ہون فلک فرسا
ہلین جو برگ تو جنبش مین بھی نئی ہو ادا

بہار آئے الٰہی رہے چمن آباد
دعائین دے چکے آمین کہہ چلو **آزاد**

تمت

قصیدۂ عربیہ

مولوی عبدالمجید صاحب لاہوری حال وکیل

عدالتہائی سیالکوٹ

متعلق

اجلاس چہارم محمدن ایجوکیشنل کانگریس

منعقدہ بمقام علیگڈھ

در مطبع مفید عام آگرہ طبع شد

قصيدة عربية

مولوی عبد المجید صاحب لاہوری

بسم الله الرحمن الرحيم

عرا الجميعَ دينِ الحقِّ داءٌ … من الاملاقِ ليس له دواءٌ

فقد فُقد التلاطفُ والاخاءُ … فكلّ المرءِ يطلبُ ما يشاءُ

اقولُ لكم وما قولي بكذبٍ … لقد عدمَ المروءةُ والوفاءُ

ارى كلّ العنادِ مقامَ رفقٍ … ورفقاً ايْنما يجب القلاءُ

بفقد العلم اتكم بُليّةٌ … وما ادراكم ما ذا البلاءُ

هو الداءُ العضالُ فمنه فِرّوا … الى مَنْ بَيْنَ ايديه الشفاءُ

فانَّ الجهلَ يُورِثُ كلّ ذلٍّ … يبوخ به التعسّرُ والشقاءُ

فانْ كانتْ مصادقةٌ لدينا … يروحُ عناؤنا ياتي الغناءُ

كما كانوا الذين مضوا بسلفٍ … فكانَ اليسرُ فيهم والولاءُ

شموسُ علومِهم بزغتْ وذرّتْ … بها قد شاع في الدنيا الضياءُ

وهم كانوا اولي بأسٍ شديدٍ … وابداً كان عندهم السخاءُ

فاين العزّ والشرفُ الرفيعُ … وذالكم النجابةُ والعلاءُ

وَاَیْنَ خِلَالُهُمْ والحِبُّ دفینا … واَیْن لنا الشمائل والعطاءُ
واین العلم والعمل الصلیح … وذا الکم الحذاقته والدهاءُ
وما من مثل اَدَبِهِمْ لدینا … وما فینا العقول ولا الذکاءُ
اُبیّنُ حالهُمُ والقلبُ کئبٌ … محا صبری ولم یَبْقَ العزاءُ
وغفلتنا تزائد کُلَّ یومٍ … ولا لاشدکر بتنا ہفاءُ
فکم من مُسْرِفٍ فینا یمالا … یُفیدُ ولا یُعَدُّ هوالسخاءُ
وکم من شاربٍ کاسات خمرٍ … فلیس لهم من الله الحیاءُ
یُفِیْدُ لنا الیٰ فاقٍ بکل امرٍ … ولا یُجْدِی التأوُّہ والبکاءُ
فَسَیِّدُ قومنا هادٍ بصدقٍ … فیجب به الوفاق والاهتداءُ
هُوالحبر الاریب طبیب داءٍ … وفی انفاسه الازکی الدواءُ
فان لم نعتبر بالنصح منه … علی سمع لنا کان الغطاءُ
بنیٰ دار العلوم بکل سَعْیٍ … کما فی المکرمات له البناءُ
مُصِیْبٌ رایه فِی کُلِّ خطبٍ … اجلَّ ولا یریٰ فیه خطاءُ
ومِلءُ فُؤاده رِفْقٌ ولطفٌ … وطُبِعَ الصدق فیه والصفاءُ
ومِنْ شِیَمِ الکرام له کثیرٌ … فاِحْصاءُ مدایحه هجاءُ
وکان لِمُسْلِمِی هِنْدٍ المساعی … نَ عونًا للکروب لهم کفاءُ
بفضل الله اَنَّا قد رُزِقْنا … فهذا من دُعای والرجاءُ

لـــــــــــــــــــــــــــ

قطعات

غزلی و رباعیات و نظم اُردو

مولوی احسان علیخان آحسان شاہجہانپوری

متعلق

اجلاس چہارم محمدن ایجوکیشنل کانگریس

منعقدہ بمقام علیگڈھ

مطبع مُفید عام آگرہ میں طبع ہوا

بسم الله الرحمن الرحيم

قطعات

مجلس طيب مع التدبير	كل قلب يؤثر التقرير
جاء نصحاء فوق منافيه	سعيهم ههنا هو التصوير

قطعہ ثانی

نجم علم اضاء للتعليم	ذهب الجهل جاءنا التفهيم
سيد القوم ههنا موجود	خببوا خببوا مع التعظيم

قطعہ ثالث

ان هذا الزمان ضيع فيه	درس علم من العلوم بديه
فالامير الكبير ذو الشوكه	سيد القوم فخر كل وجيه
يجمع الناس شفقة رحما	ينصح الكل يفعل التنبيه
بادروا واسلموا آوامره	يصلح الحال ينتفي لتكريه
عظموا العلم ايها الحضار	موجب النفع بالغ التنزيه
قدموا العلم كائنا ما كان	سيما للمعاش يا اهليه
قلب القلب جانب التعليم	اقبلوا اقبلوا بلا تو جيه
خيركم فيه خير دنياكم	لو تركتم فرجلكم في التيه
ليس الا انتفاع خلق الله	قصدنا من كلامنا ما فيه

رباعیات

درماندہ ہین مفلس امرا ہین غافل
احسان اب اس قول کی مصداق ہر قوم
بیچارے مسلمان ہین اکثر جاہل
لکھے نہ پڑھے نام محمد فاضل

دیگر

امراض جہالت کے معالج وہ کہان
ڈھونڈھا نظر آتے ہین دار التعلیم
اچھا ہو کسی طرح یہ فالج وہ کہان
اسپین کے بغداد کے کالج وہ کہان

دیگر

تہذیب نہ حاصل ہو تو حرفت معلوم
یک پیر جوان بخت کا سچ ہے یہ قول
اخلاق نہ شامل ہو تو عزت معلوم
تعلیم نہ کامل ہو تو دولت معلوم

دیگر

غفلت جو بڑھی باعث ادبار ہوئی
سید نے بہت دھوم کی بنکر ہمدرد
تعلیم گھٹی عقل بھی بیکار ہوئی
سب جاگے مگر قوم نہ بیدار ہوئی

دیگر

یارب تو ہمین علم دے جاہ و فر دے
اورون کیطرح جملہ مسلمانون کو
تہذیب دے اخلاق دے مال و زر دے
تعلیم کی جانب متوجہ کر دے

قصیدۂ قومی

غفلت بڑھی تو دور ہوا سب وقار قوم
رکھا نفاق نے نہ ذرا اعتبار قوم

تہذیب کا پتا ہے نہ اخلاق کا نشان
لوٹی خزان جہل نے کیا کیا بہار قوم

افسوس دوسرے کی نہین ایک کو خبر
آشوب حشر کیون نہ بنے روزگار قوم

گھیرے ہوئی ہے مثل فلک پست ہمتی
محتاج ہوتے جاتے ہین ناکردہ کار قوم

عالم مین خاک جہل اوڑ رہی ہے ستم ہوا
بے آب ہوگیا گہر آبدار قوم

دیکھے کوئی اوٹھا کے تواریخ سابقہ
غیرون کا علم کب سے ہوا ننگ و عار قوم

تعلیم سے غرض نہ تمدن کا ہے خیال
افسوس کیا تباہ ہوا کاروبار قوم

غفلت نے پیش وپس سے جو گھیرا ہے راتدن
نکبت بھی ہمقدم ہے یمین و یسار قوم

پیدا ہوئی ہین خلق مین نا اتفاقیان
اوٹھ جائیگا زمانے سے اب اعتبار قوم

افسوس اہل قوم کو یہ بھی خبر نہین
غیرون نے ہم سے چھین لیا ہی وقار قوم

یونان کے وہ مدرسے ویران ہو گئے
مٹی کے ڈھیر رہگئے بس یادگار قوم

صنعت کا کچھ خیال نہ حرفت کی کوئی فکر
غفلت نے کیا خراب کیا روزگار قوم

شغل شراب ناب و تماشاے بزم رقص
یہ صبح و شام سے تو وہ لیل و نہار قوم

مرجائینگے مگر نہ بڑھائینگے حوصلہ
یہ رہگئی ہے زندگی مستعار قوم

مامون ہی زندہ ہے نہ ہی ہارون جو لین خبر
منجھدار مین ہے کشتی عز و وقار قوم

پہلے کی یاد آتی ہین علمی ترقیان
چرخ کمال پر تھا مہ اقتدار قوم

کیونکر سنبھال سکتے ہین ہم بگڑے کام کو
جب اپنے حال پر بھی نہوا اختیار قوم

اے سونیوالو جاگ کے ہشیار ہو رہو ‏ دشمن یہ چاہتے ہین کہ کھیلین شکار قوم

اوٹھتا نہین قدم طلبِ علم کے لئے ‏ گویا بچھے ہین خار سرِ رہگذار قوم

ہم کیا تھے اور ہو گئے کیا دورِ جہل سے ‏ سب جانتے ہین ملک عرب ہی دیار قوم

زندہ دلی کو آگئی فی الحال جب اجل ‏ سیّد کی ذات پاک بنی سوگوار قوم

ق

اے اہل قوم میر جوان بخت کی سنو ‏ بنگالیون کے دلمین جما ہے غبار قوم

وہ **کانگریس** کہتے ہین سب جسکو نیشنل ‏ کھونے کو ہے ترقی عزّ و وقار قوم

بیوجہ کا کسی سے تعصب کسی سے بغض ‏ عالم مین رہگیا ہے یہی اب شعار قوم

ایسی چلی ہواے مخالف جہان مین ‏ مٹی مین ملگیا چمنِ روزگار قوم

یک وقت یہ ہے جانتے ہین ہمکو سب ذلیل ‏ یک وقت وہ تھا کرتے تھے سب اقتدار قوم

کم ہمتی نے ہمکو بنایا ہے مردہ دل ‏ سو دقتون مین کیون نرہے حال زار قوم

اسپین و مصر و دیلم و بغداد و روم و شام ‏ ہر سو بلند تھا علم افتخار قوم

بیوقعتی کا حال یہان تک پہونچگیا ‏ ہنستے ہین دیکھ دیکھ کے سب انتشار قوم

نزدیک ہے کہ صرصرِ ادبار لے اوڑے ‏ پتّے سے بھی کہین ہے سبک اعتبار قوم

نادانی و عناد و تعصب نفاق و جہل ‏ یہ پانچ کانٹے کھوئین گے ساری بہار قوم

شکر یہ اوسکا چاہیے **احسان** اب ضرور
جو آجکل زمانے مین ہے غمگسار قوم

سیّد سا آج کون ہے خدمتگذار قوم ‏ کیونکر کہون نہ تاج سرِ افتخار قوم

کیا کیا ہمارے واسطے کین تونے کوششین ‏ اللہ خوش رکھے تجھے اے نامدار قوم

پنجاب مین جو ہوتی ہین علمی کمیٹیان ‏ یہ تیرے ہی سبب سے ہین بہر وقار قوم

نزدیک ہے کہ پھر بھی ترے آپ سعی سے — سرسبز جلد ہو چمن روزگار قوم

اس فکر کے سوا نہین تجھکو کچھہ اور فکر — تعلیم ہو عزیز بڑھے اعتبار قوم

ہم سو رہے ہین ایک ہی کروٹ سے بیخبر — ہمکو جگا رہا ہے تو اے غمگسار قوم

ایسا ملے گا ناصح مشفق ہمین کہان — عمر عزیز اپنی جو کردے نثار قوم

تعلیم کی طرف متوجہ کیا ہمین — دیکھا بہت خراب جو انجام کار قوم

بھولے ہوئے تھے یاد دلائی ہمین یہ بات — کسب کمال ہے سبب اقتدار قوم

شُورے دیئے طریقۂ تحصیل علم کے — یہ کانگریس خلق مین ہے یادگار قوم

محمود سا عقیل و خوش اطوار جانشین — چھوڑیگا تو جہان مین اے افتخار قوم

بیشک پکارے جائینگے ہم تیرے بعد بھی — ہوتی رہیگی پرسش احوال زار قوم

دعا

احسان بے کمال کی اسوقت کی دعا — مقبول کرے اے مرے پروردگار قوم

ہمکو چھپا لے دامن کسب علوم مین — تیرے سوا نہین ہے کوئی پردہ دار قوم

یا رب ہمارا رایت اسلام کر بلند — گو ملک ہند مین ہے بہت کم شمار قوم

سب ملکے دوڑین کوچۂ تعلیم کی طرف — دیکھین نہ اپنی آنکھہ سے ہم انتشار قوم

تعلیم کی پکار علیگڈھ کا مدرسہ — مطلب مین کامیاب ہوا ای کردگار قوم

ہر شہر و ہر دیار مین قایم ہون مدرسے — ہم دیکھین علم و فضل کو زیب کنار قوم

ہر سال دھوم دھام سے یہ کانگریس ہو — ہوتی رہے ترقی عز و وقار قوم

سید رہین جہان مین زندہ بہت دنون — شاد و پائمال ہون بنجائین کار قوم

تمت

مضمون

پیش کردہ حاجی محمد اسمعیل خان صاحب

رئیس دتاولی ضلع علیگڈھ

متعلق

اجلاس چہارم محمڈن ایجوکیشنل کانگریس

منعقدہ بمقام علیگڈھ

در مطبع مفید عام آگرہ طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مضمون پیش کردہ حاجی محمد اسمعیل خان صاحب رئیس دتاولی

اگرچہ ایسے اہل علم اور عقلا کے جلسہ مین گفتگو کرنے کی مجھکو لیاقت نہین ہے مگر چونکہ یہ جلسہ مسلمانون کی علمی ترقی پر بحث اور غور کرنے کیواسطے جمع ہوا ہے اسواسطے مین بھی ایک اپنا ایسا خیال ظاہر کرنا چاہتا ہون جو کئی برس سے میرے ذہن مین ہے اور جسکو مین اپنے نزدیک مسلمانون کے حق مین مفید جانتا ہون۔

صاحبو گو یہ زمانہ ہمارے واسطے ایسی ترقی کا نہین ہے جسکو ہم ترقی کی معراج کہہ سکین لیکن اسمین کچھ شک نہین کہ ہم لوگ کچھ نہ کچھ علمی ترقی کر رہے ہین۔ ایک طرف مین دیکھتا ہون کہ مسلمان دنیوی ترقی اعلیٰ درجہ کی کرنا چاہتے ہین اور اسواسطے دنیوی علوم مین روز بروز مصروفیت بڑھاتے جاتے ہین۔ دوسری طرف مسلمانون کا ایک گروہ علوم دینی کے پھیلانے اور حاصل کرانے کی طرف کوشش کر رہا ہے۔ گو علوم دینی کی جیسی کہ اس زمانہ مین ترقی ہونی چاہیئے

وہ نہین ہے مگر تاہم خوش نصیبی سے مذہبی خیالات کی ترقی دینے والے موجود ہین۔

مگر اے صاحبو مجھکو یہ دیکھکر افسوس ہوتا ہے کہ زید اور عمر صرف ایک ایک علم مین جدی جدی ترقی کر رہے ہین۔ زید جسطرح علوم دینی سے ناواقف محض یا قریب ناواقف کے ہے اوسیطرح عمر جو ایک فقیہہ یا محدث تو ہے مگر علوم دنیوی سے بالکل ناواقف ہے۔ پس جسوقت مین کہ ہمکو ایک دل ہو جانے کی ضرورت ہے یہ ہو رہا ہے کہ مسلمان دو گروہ ہوگئے ہوجاتے ہین ایک وہ جو دین کی بہت کم پروا کرتا ہے اور دوسرا وہ جو دنیا اور اہل دنیا کو بُرا کہتا ہے مگر خود اوسی دنیا مین بُری طرح مبتلا ہے۔

میرا یہ اعتقاد نہین ہے کہ کل افراد ایسے ہو سکتے ہین جو علوم دینی اور دنیوی سے واقفیت تامہ رکھتے ہون۔ مین اسکو محال جانتا ہون مگر ایک ایسا گروہ ضرور پیدا ہو سکتا ہے کہ جو علماء دینی اور دنیوی کے سلسلہ کے ملا دینے کو کڑی کا کام دے اور اس کڑی کے سبب سے جو جدائی کہ دونون گروہون مین ہے وہ مبدل بہ اتحاد ہو جائیگی۔

یہ گروہ علماء علوم دنیوی کو بتا اور سمجھا سکیگا کہ بغیر مذہب کی عزت کیئے اور بغیر مذہب کی ضروری پابندی کے کوئی سوسیٹی اور گروہ نہ بن سکتا ہے اور نہ قایم رہ سکتا ہے اور نہ وہ خوشی اور ترقی جو متحدہ سوسئٹی کی حالت مین ہر فرد کو ہوتی ہے اونکو حاصل ہو سکتی ہے۔ اور یہ گروہ علماء دین کو سمجھا سکیگا کہ دنیا کے وہی معنی قرار دیکر اہل دنیا سے نفرت نہین کرنا چاہیئے۔ گروہ اہل دنیا و اہل ثروت اسلام کا نہایت ضروری رکن ہے۔ غرضکہ یہ گروہ دونون کی نفرتون کو کم کرے گا اور اون مین اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔

اے صاحبو میرے نزدیک مذہب اسلام کی حقانیت بمقابلہ کُل دوسرے معلوم مذہبون کے زیادہ تر ثابت ہے اور چونکہ مین خود ایک مسلمان ہون اور جنسے کہ مین مخاطب

ہون وہ بھی سب مسلمان ہین ہو جاوے مین اپنے اس دعوے کی کوئی دلیل بیان نہین کرونگا
لیکن ہر زمانہ مین ایک گروہ علما و واعظین کا ایسا ہوتا آیا ہے کہ جسنے مخالفین کے سامنے
مذہب اسلام کی سچائی کو بیان کیا ہے - اور یہ گروہ جس زمانہ مین رہا اوس زمانہ کے تمام
ضروری علوم سے بقدر کفایت کے واقف تھا - اور اگرچہ اب بھی ایسے علما موجود ہین جو
مذہبی وعظ کے ذریعے سے گمراہون کو ہدایت کرنے کی کوشش کرتے ہین مگر غالباً آپ سب
صاحبون مین سے ایک بھی کسی ایسے مولوی صاحب کا نام بتا سکین گے جو کہ فلسفہ جدیدہ
اور علوم مغربی سے کچھ بھی واقف ہون - پس ایسے علما کیطرح بھی اون اعتراضات کا
جواب نہین دے سکین گے جو از روے علوم جدیدہ کسی اسلامی مسئلہ پر پیش کیا جاوے -

علاوہ ازین اے صاحبو آپ لوگون کو خیال ہوا ہو یا نہوا ہو مگر مینے اپنے مختلف مشاہدین
اور تجربون سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ مذہب اسلام اور مسلمانون کی ترقی کے واسطے یہ لازمی امر ہے
کہ ہمارے علما - یورپ - امریکا - آسٹریلیا - مین جاکر وعظ کہین - اور مجھکو ذرا بھی شک
نہین ہے کہ ان وعظون سے بیحد فائدہ ہوگا اور یورپ اور امریکا مین ایک بڑا گروہ پکے
اور نہایت کار آمد مسلمانون کا مہیا ہو جاوے گا - جسکی وجہ سے ہم اوس مرتبہ کو بہت آسانی
سے حاصل کرسکین گے جسکی اس صدی مین ہمکو ضرورت ہے -

مذہب اسلام کی بابت ابتک ایک بڑی ناواقفیت موجود ہے جسکو آپ اس حکایت
سے اندازہ کرسکتے ہین جو مین ابھی بیان کرونگا - سات یا آٹھ مہینے کا عرصہ ہوا کہ بمبئی مین
ایک معزز یورپین جنٹلمین نے جو میرا دوست ہے مجھسے کہا کہ میرے ایک یورپین دوست
نے کہا ہے کہ مکے مین محمد صاحب کا تابوت اودھر لٹک رہا ہے اور اسیوجہ سے مسلمان اوسکی
پرستش کرتے ہین اور اوسکی اودھر لٹکنے کی وجہ صرف یہ ہے کہ تابوت لوہے کا ہے اور ہر طرف کی

مقناطیسی قوت سے درمیان مین معلق ہے اوسنے مجھسے کہا کہ مین نے اوس دوست سے کہدیا ہے کہ ہمارا ایک مسلمان دوست مکہ ہمیشہ جاتا ہے ہم اوس سے اس بات کی تحقیق کرکے تمکو لکھین گے۔

پس اے حضرات یورپ مین بہت ایسے لوگ موجود ہین جو مذہب اسلام کی حقیقت سے یا تو ناواقف ہین یا مخالفین نے اپنی طبعی رنگ آمیزی سے مذہب اسلام کے نورانی چہرہ کو بگاڑکر لوگون کو دکھلایا ہے۔ باوجود اس رنگ آمیزی کے یورپ کے بہت سے علما کو مذہب اسلام کی خوبیون اور صداقت کو تسلیم کرنا پڑا ہے جنکی تصانیف کو آپ صاحبون نے ملاحظہ کیا ہوگا۔

ترکی کے علماء اشاعت مذہب کی طرف کچھہ کوشش نہین کرتے باوجود اسکے میزان نامی ایک ہفتہ وار اخبار جو قسطنطنیہ مین چھاپا جاتا ہے اوسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا کہ وہ ہر ہفتہ مین ایک فہرست اون لوگونکی چھاپتا ہے جو مذہب عیسوی یا یہودی مذہب کو ترک کرکے اوس ہفتہ مین مشرف باسلام ہوئے ہون اسی اخبار سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ ترکی سلطنت مین دائرۂ اسلام مین داخل ہونے والے شخص کو اسلام لانے کی اجازت حاصل ہونے کیواسطے وزیر صیغۂ خارجیہ کو درخواست دینی ہوتی ہے وہانسے اس بات کی تحقیقات کے بعد کہ اسلام لانے کیواسطے کسی شخص نے اسکو مجبور تو نہین کیا ایک سند عطا کی جاتی ہے۔

صرف ان دو مثالون کے سُننے سے اور اوسپر غور کرنیسے غالباً آپ سب صاحب خود یہہ نتیجہ نکالین گے کہ اگر ہم عیسائی دنیا مین مذہب اسلام کا وعظ کہہ سکین گے تو ضرور ہمکو ایک بڑی فتح حاصل ہوگی اور بہ نسبت کم علم اشخاص کے ذی علم اشخاص کو اسلامی سوسیٹی مین زیادہ داخل کرلین گے۔

لیکن اسے صاحبو علما کا ایک ایسا گروہ پیدا کرنا جو علوم دینی اور علوم مغربی کا جامع ہو کوئی سہل بات نہین ہے اسکے واسطے ہمت کی اور اولوالعزمی کی سب سے اول ضرورت ہے انسان کیواسطے سب سے اوّل پیٹ پالنے کی ضرورت ہے۔ بس کہ اس نئے گروہ کیواسطے کچھہ کھانے کا بندوبست ہونا چاہیئے۔

میری راے مین اس نئے گروہ کی تعلیم کیواسطے نہ کسی کالج کے بنانے کی ضرورت ہے نہ کسی مذہبی مدرسہ کی بلکہ موجودہ کالج اور مدرسے ہمارے مقاصد کے پورا کردینے کیواسطے کافی ہین۔ صرف ضرورت اسبات کی ہوگی کہ اس گروہ کی تعلیم کے مصارف کا کچھہ بندوبست کرین اور کامیاب اشخاص کو دوامی پنشن دے سکین اور اس گروہ علما کے واسطے ایک بہت ہی بڑا کتب خانہ جمع کرنا ہوگا جسمین عربی و فارسی کی کل وہ کتابین جمع ہون جو کہ دنیا مین ملسکتی ہین اور نیز انگریزی کتابونکا ایک بہت ہی بڑا ذخیرہ ہو علاوہ اسکے سنسکرت زبان کی تمام وہ کتابین جمع کرنی ہونگی جو کہ ملسکتی ہین۔

اُن مقاصد کے پورا ہونے کیواسطے میری راے مین کم سے کم ایک کرور روپیہ کی ضرورت ہے جسکی تعداد کے سُننے سے غالباً بہت سے لوگ مایوس ہوگئے ہونگے لیکن مین یہ کہتا ہون کہ مایوس نہین ہونا چاہیئے بیشک ایک ساتھہ ایک کرور روپیہ جمع نہین کرسکتے لیکن ہم ایسا کرسکتے ہین کہ ابتدائی کام شروع ہوجاوے۔ میرے خیال مین چندہ وصول کرنے کا ایک نہایت سہل طریقہ آیا ہے جسکو مین ابھی عرض کرونگا جسکی نسبت مین یہ چاہتا ہون کہ ضرور تجربہ کیا جاوے۔

ہندوستان کے اندر پانچ کرور مسلمان ہین ان پانچ کرور مین سے صرف دو کرور مسلمانون سے فی کس ایک آنہ وصول کیا جاوے تو ساڑھے بارہ لاکھہ روپیہ جمع ہوسکتا ہے۔ چند لوگ

اسکے واسطے محنت گوارا کرین تو دو تین برس اسمین صرف ہونگے محنت صرف یہ ہوگی کہ ہر ہر ضلع بلکہ ہر ہر گانؤن مین پھرنا پڑے گا-

چندہ وصول کرنے مین یہ بھی التزام رکھا جاے کہ کسی شخص سے کسی حالت مین دس روپیہ سے زیادہ چندہ نہ قبول کیا جاوے-

اگر ساڑھے بارہ لاکھ روپیہ جمع ہوجاوے اور اوسکے پرامیسری نوٹ خرید لئے جائین تو بحساب فیصدی چار روپیہ پچاس ہزار روپیہ سال کی آمدنی ہوجاوے گی جو کام شروع کرنے کیواسطے کافی سرمایہ ہوگا-

میری یہ راے ہے کہ اس فنڈ کے واسطے جسقدر روپیہ وصول ہوتا جاے اوسکو ہم محفوظ کرتے جائین یعنی اصل سرمایہ مین سے کچھ خرچ نہین کرنا چاہیئے بلکہ اوسکی آمدنی مین سے صرف ہو-

اب مین آپ سے اس نئے گروہ علما کے علم کی مقدار اوسکی پنشنونکی مقدار کی بابت کچھ عرض کرنا چاہتا ہون- میرے نزدیک ان علما مین دو درجہ کے عالم ہون ایک وہ جوکہ علم دینی مین پورے محدث اور پورے فقیہ ہون اور علوم دنیا مین ولایت مین جاکر سب سے زیادہ وہ بڑی ڈگری حاصل کی ہو جو اس زمانہ مین ملسکتی ہے- دوسرے وہ کہ جو علم دین مین پورے محدث اور فقیہ ہون اور علوم انگریزی مین ہندوستان کے اندر جو سب سے اونچی ڈگری ہے وہ اونکو ملی ہو- علاوہ ازین انمین سے بعض ایسے ہونے چاہئین- جو سنسکرت کے بھی عالم ہون اور بعضونکو جرمنی اور فرنچ زبان مین کامل دستگاہ ہو- پس ایسے لوگون کو علی قدر مراتب ما دام الحیات پنشن ملنی چاہیئے جسکی تعداد سو روپیہ ماہواری سے لیکر پانسو روپیہ ماہواری یا اوس سے زاید ہون- لیکن پنشن دیتے وقت ایک معاہدہ اوس سے

ہونا چاہیے کہ یہ لوگ اپنی زندگی مذہب اسلام کے وعظ اور اسلام اور مسلمانونکی ترقی مین بسر کرینگے اور جب کبھی یہ ثابت ہو کہ وہ اپنے فرض منصبی کو انجام نہین دیتے تو اونکی پنشن بند کر دیجاے۔

اے صاحبو مینے اپنے بیان کو بطور ابتدائی بیان کے نہایت مختصر طور پر عرض کیا ہے اور مین نہین چاہتا کہ میرے ان خیالات کا اسی اجلاس مین کچھہ فیصلہ کر دیا جاے بلکہ میری یہ خواہش ہے کہ محمڈن ایجوکیشنل کانگریس کے آیندہ اجلاس تک اس میری گذارش پر بذریعہ اخبارات کے خوب مباحثہ ہونا چاہیے اور نیز پبلک اور پرایوٹ جلسون مین اسکے ہر پہلو پر غور کیا جاے۔

غالباً بہت مفید بات ہوگی کہ جو اخبار اس امر پر کوئی بحث چھاپے اوسکا وہ پرچہ میرے پاس بھیجدیا جاے۔ اور نیز اہل ملک اپنی راے سے بذریعہ خطوط کے مجھکو آگاہ فرمائین۔ مین اس بات کا نہایت فخر اور خوشی سے وعدہ کرتا ہون کہ مین ایسے اخبارات اور خطوط کو ایک جگہہ ترتیب دونگا اور اوسکا خلاصہ اس کانگریس کی آیندہ اجلاس مین پیش کرونگا۔

اے صاحبو مین آپ کی اس تکلیف گوارا فرمانے کا شکریہ ادا کرتا ہون۔ اور صرف اسقدر اور التماس کرنا چاہتا ہون کہ میرے یہ خیالات فراموش کرنے کے لایق نہین ہین اگر ہم ایسا کر سکے جیسا کہ مین نے بیان کیا ہے تو ہم ایسے [illegible] بہترین اصل الاصول طریقہ مین سے حاصل کر سکین گے جسکی کہ ہمکو ضرورت ہے [illegible] حاصل کرنے کا [illegible] زیادہ سہل طریقہ نہین ہے۔ فقط